

تاج الیکبر والیکبر

مصنف حضرت علامہ العالم محمد تقی دہلوی صاحب خدایہ شاکر علیہ السلام
الملقب صاحب البرکات صاحب کتب اللہ علیہ السلام دار الفکر مدینہ منورہ

شکوہ عشق

ان عشق

محرم الیکبر

عراق ہندی

لہوان جونا

جس کو خدایا قطعا جی شایہ علی حسن و حسن مجاہدین کا علیہ کائنات نور و نور
مرب کیا اور بندہ ہمیشہ ز غافانی و قادر ہستی اپنی نورانی

میراج غیاث الیقین و نور الیقین و نور الیقین

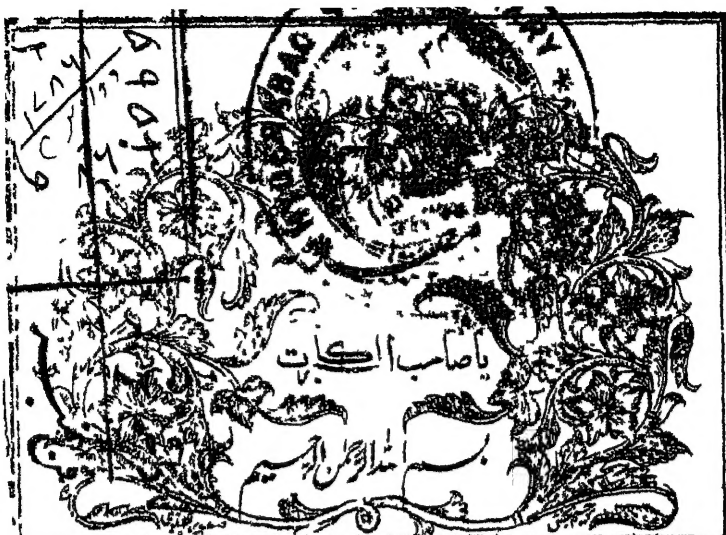
نور الیقین و نور الیقین و نور الیقین

ریاض سخن

بہو لے میں اب تو مردم دیدہ چہ کج پہول
آنکھوں سپن رہے میں ریاض سخن پہول

حضرات یدوہ گلدستہ جو سبکی برہتی سے ناظر کو ایک خاص دلچسپی ہوتی ہو اس کے ہر ایک پہول کو معشوق
گل عارفین سو تشبیہ و بیانی جو اس گلدستہ کو ریاض سخن میں پہول پہلے دل میں ہونے کے ہر پہلے میں ایک
سو اپنے حسن و جمال کی خوبیاں ہلکے کود کساتا ہو اس گلشن سخن کی جو شخص سیر کرے اسکو وہ وہ لطف حاصل ہوگا
بیان کے ہماری زبان قاصر ہو کہیں سوسن اپنی زبان و کلامی سبق و عری ہو کہیں گرس آنکھوں ہی آنکھوں میں
گل کی محبت کا اشارہ کر رہی ہو کہیں جو انسان چہ مست الست کی طرح جہو دم میں کہیں سرو اپنے خرام ناز
ماشوق فریاد کو لگو پہال کر رہا ہو جو غرض کہ یدوہ گلدستہ جو سبکی و برہتی کیلئے حضرت داغ بالقابہ اور حضرت امیر
شوق اور حضرت جلال اور حضرت آسمان اور حضرت مضطر اور حضرت شہرہ جیسے لوگ اپنا اپنا عزیز وقت
سہ پہلک کے ناز و کو موافق علاوہ نظم کے اٹھ صفحے ناول کے بھی شائع کیے جاتے ہیں اور نیز
یہ نچھوڑا سا فارسی کلام بھی اس گلدستہ کے ساتھ شائع ہوتا ہو جس کے مصنف ایک مشہور
جناب عالم و فاضل حضرت فرجی سید شاہ صاحب عالم صاحب صاحب قدس سرہ العزیز سجاد
رگاہ عالیہ برکاتیدار ہر ہرین کی خوبی دیکھنے پر مختصر ہے گو با ناصا اہل فارس کا کلام جو اس مجموعہ سخن
قیمت مرن مبلغ (عنا) مہ محمول ڈاک جو جو صحن گلدستہ نظم لیکنے اُسے ایک روپیہ (عنا) اور
(عنا) معہ فارسی کلیتہ (عنا) روپیہ ہے غرض کہ ہر پارٹ اسکا قابل دیدہ ہو منگائیے اور بلائے

المشتہ
سید علی حسن آسن شیخ ریاض سخن ماہرہ صانع ایضہ



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وآلہ وصحبہ فی الفضل العظیم

محمد چشم بر راہِ ثنا نیست

خدا در انتظار احمد مانیت

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اودیارہتمہ جمعہ
 انی احقیقت وہ مشہور و معروف خاندان جسکے ہر ایک جز کو خاص و عام معزز ہوں
 سے دیکھتے ہوں اور واقعی وہ قابل افتخار و اعزاز ہوں تو اسکے وہ حالات جسکی وہ
 اس خاندان کے حضرات بابرکات مغتر خیال کیے گئے ہیں اگر قلب بندہ کیے جائیں
 تو اس خاندان کے انتساب بخصیب خیال کیے جائیں گے۔

میں اسوقت سادات بگرام کے ایک بزرگ یعنی اپنے جد امجد قدوہ الہیہ

سلطان العاشقین حضرت بشیاد برکت اللہ الملقب بہ صاحب البرکات
قدس سرہ العزیز کے مختصر حالات لکھ کر انکی تصنیف کے مجموعہ میں بطور دیباچہ
پسپان کیے دیتا ہوں ناظرین سے امید ہے کہ اسکو قدر کی نگاہوں سے
دیکھ کر مجموعہ پر بخشین گے۔

اصل میں آپ کا آباؤ اجداد کا مولد و مسکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوی جو ملک
اردھ میں ہے تھا مگر آپ کے بچپن میں شاہ عبدالجلیل خلیف کبیر
حضرت میر علیہ احد قدس اللہ سرار بہا یک مشہور و معروف بزرگ ہیں ماہرہ
کے قیام کا سبب ہوئے جنکی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپکی طبیعت تنہائی
پسند تھی اور اہل تصوف میں صاحب جذبہ قوی مانے جاتے تھے اکثر
صحرا نوردی کیا کرتے تھے چنانچہ عرصہ تک اسی ذوق و شوق میں اپنے وطن اور
عزیزوں سے کٹاؤ کش رہے آپ کی عمر کا قریب قریب نصف حصہ اسی حالت
میں گزرا تا تک آپ نے اپنے اعمہ کو اپنی طرف چشم برائے انتظار رکھا اتفاقاً ایک
مرتبہ اسی حالت بخیر دی میں ایک جماعت کے ساتھ آپ کا گزر بلگرام میں ہوا۔
یہ وہ زمانہ ہے کہ بن تاریخوں میں حضرت علی الدین شاہ دار کا سالانہ عرس
ہوا کرتا ہے۔ مگر پور جہان کی حضرت مہموف کا دار اوقاف ہے بلگرام سے قریب تیرہ

اور اس زمانے میں اسکا راستہ بلگرام ہی ہو کر تہا یہ وہی جماعت تھی جو غنیمت فرشتوں
برکات مرس و فاتحہ مکن پور جاتی تھی غرض کہ جب آپ بلگرام پہنچے اور اس محلہ
میں صہبن کہ انکی ہر شہیر کا مکان تھا گردے اتفاقاً انکی بہن نے ان کو دیکھ کر پہچانا
انہوں نے اس محبت عینی سے مجبور ہو کر (جو خدا نے ہر ایک بہن بہائی کے
دل میں دلچسپی کی ہے) با آواز بلند بچا لگ کر یہ تو دوسرے ہی عالم میں تھے وہ آواز
نہ سُنی آخر بشکل تمام اپنی ہمشیر کے گھر میں آئے اور اپنے عزیز اقربا کے ہمانے
بجھانے سے وہ دن اُسی گھر میں گزرا اور آخر شب سب کو سوتا چوڑ کر وہاں سے
نکل کسے ٹھہرے اسی سفر میں آٹھ گنڈا تر بنی کہ ٹیڑھ پر ہوا یہ کیڑہ مار پڑے جانب شرق
واقع ہے یہ جگہ جو حصہ سے غنیمت آباد ہے چونکہ اس پر ایک بزرگ کامزار واقع ہے

حسین شہید کے نام سے مشہور ہے اسلئے اس مقام پر پانچ بھی معدودے چند
خادموں کا قیام رہتا ہے شہر میں جبکہ سلطان محمد معز الدین سام الملقب بہ
شہاب الدین غوری خلافت گاہ غزنوی پر جلوہ فرما ہوا تو چند مرتبہ وہ بارادہ تسخیر
ملک ہندوستان میں آیا حتیٰ کہ ۸۲ھ میں بعد محاربت عظیم اسے تہوہر بادشاہ
دہلی کو زندہ گرفتار کیا اور سب سے پہلے سلاطین اسلامیہ میں تخت سلطنت دہلی پر جلوہ افروز
ہوا اس درمیان میں راجہ مین سے جواز بنی کھیڑ کا ایک تہا کچھ ٹکلی

بیچیدگیان ہو کر نو بہت بجا بہ پونجی چنانچہ ایک مرتبہ بذات خاص خود شہاب الدین نے
شکر کشی کر کے فتح کیا اور بذریعہ سربنگ کل عمارت نیست و نابود کردی اسی
عادۃ میں راجہ جین معملہ شعلقین و توسلین و سپہ کار گیا اس زمانہ سے وہ قلعہ بطور
ٹیلہ کے دیران پڑا ہے۔

بہر حال حدود و علاقہ میں حضرت رکا گزرا اس غیر آباد ملک میں ہوا اور کچھ دنوں تک
شہید و مصروف کے مزار پر آپ کا قیام رہا شدہ شدہ آپ کے قیام کی خبر ماہرہ پہونجی محمد
وزیر الملک بہ چودھری وزیر خان جنکے آبا و اجداد سلاطین عصر کی طرف سے علامہ
ماہرہ کے خانوں کو مقرر تھے اور یہ خود بھی اس عہدہ پر معمول اور ماہرہ کے عزیز غلام
تھے اس خبر پر سکر بہت خوش ہوئے اور گویا بہ الما غنہ ایک دن علی الصباح اپنے
ساتھ ایک جماعت بزرگ لیکر حضرت کے استقبال کے لیے پہونجے اتفاقاً
حضرت نے ہی اس روز ٹیلے سے اتر کر خرایان خرایان ماہرہ کی طرف آ رہے تھے
راستہ ہی میں وزیر خان سے ملاقات ہوئی اور وہ آپ کو بہ اعزاز تمام ماہرہ لائے
غرض کہ اس زمانے سے پیر زادگان ماہرہ کی بنیاد ماہرہ میں قائم ہے بعد شریف آری
حضرت کی عمر کے تقریباً چالیس برس ماہرہ میں گذرے اور میں بہر سلطنت
ابو المظفر سلطان خرم شہاب الدین محمد شاہ جہان ساتویں صفر ۱۰۵۸ھ کو اس جہان فانی

سے رحلت فرمائی آپ کا فرار بارہ ہر وہین زیارت گاہوں نام ہے آپ کے صاحبزادے
حضرت میراویس بلگرام سے مارہر وہین اکثر تشریف لایا کرتے تھے مگر ان کا مستقل
قیام یہاں نہیں رہتا تھا حضرت میر عبد الجلیل کے بعد آپ کے معتقدین نے بہت
چاہا کہ حضرت میراویس مارہر وہین اپنی سکونت اختیار کریں مگر آپ نے اسکی درخواست
نام منظور کی البتہ بہ نسبت سابق کے یہاں قیام زیادہ کرنے لگے مسئلہ صرہین
جبکہ آپ بلگرام تشریف لے گئے تھے حیات مستعار نے وفات کی اور وہیں انتقال
فرمایا حضرت صاحب البرکات انہیں بزرگ کے بڑے صاحبزادہ ہین اب میں اپنے
سفرِ ناظرین کو حضرت صاحب البرکات کے حالات کی طرف متوجہ کرنا ہوں ۔

حضرت صاحب البرکات کی ولادت با سعادت کا وہ زمانہ ہے جبکہ ابو انظر محمد الدین
محمد اور نایب عالمگیر کو تختِ سلطنت پر بیٹھے دو برس گزر چکے تھے آپ کا سال ولادت
سن ۱۰۸۷ھ ہے آپ نے ایک شعر میں اپنی تاریخ ولادت خود لکھی ہے ۵

سال تولد ہم بمقام تقویم دان شہر	روے حساب ثانی خوبان نوشتہ اند
---------------------------------	-------------------------------

آپ کی ولادت قصبہ بلگرام ضلع ہردوی میں واقع ہوئی اپنے والد بزرگوار حضرت میراویس
صاحب کی حیات تک آپ کی عمر کا حصہ بلگرام ہی میں گزرا بعد وفات اپنے والد ماجد
کے کابلی تشریف لے گئے اور وہاں حضرت ریض الشاہ فضل اللہ صاحب سجادہ

سے دست بیچ ہو کر بارہو تشریف لائے حضرت میر غلام علی آزاد بلگرامی اپنے تذکرہ
آخر الکرام میں شرح تحریر فرماتے ہیں۔

شید بکت اللہ الملقب بہ صاحب البرکات بن شیداویس بن شید عبد الجلیل بن
میر عبد الوہاب بلگرامی قدس سرہ سرار ہم شاہیادیت آتاش سیدہ المفتی ویکہ
تاریت سید اشمنہوات علی شمشود لایت از جنینش پیدا و جبروت فقر
از ناصیہ آتش ہویدامہ العمر سر بر آستانہ خالق گزاشت و قدم برد و مخلوقے فقر
ایسر و فقیر فرش آتاش بودند کو سے سعادت عرصہ علوی و سفلی سے ربوہ
اگرچہ او اکل حال دست بعیت بجناب شید ذری بن شید علی بنی بلگرامی قدس سرہ
و اداناز مبادی عہد شباب تا آغاز ایام کموت صحبت سید العارفین میر سید
لطیف اللہ عرف شاہ لدہ قدس سرہ لازم گرفت و عقیقہ استعدا و شخص پذیر غ
باطن اقدس رنگ کمال پذیرفت واد و مشرب خاص آنحضرت حلقے مستوفی
اندوخت و سند خلافت و اجازت اخذ نمود سید العارفین انست بالیشان
معاملات معنوی خاص بود و مکاتیب محتوی بر اسرار حقائق و معارف اکثر بنام
مشاعر الیہ شریف محدود ریانت بسیار سے ازان مکاتیب در نسخہ انیس لمحققین
منہرج است طالبان را از مطالعہ آج حقا و عانی حاصل سے شود و نیز صاحب البرکات

بدارالولایت کاپلی رفتہ از خدمت مخدوم زادہ عالیجناب شاہ فضل العبدین
میر سید احمد قدس سرہ سارا ہما تیمناؤتیر کاسند اجازت و خلافت التماس نمود
حضرت مخدوم زادہ قدس سرہ التفات باو عنایت با مبذول داشت و بے عطا
مثال خلافت پایہ اش را بلند گردانید و بہ اسرار و اکرام فرمان خواہان نخست
فرمود: الخ

اول اول جبکہ حضرت صاحب البرکات مارہرہ تشریف لائے تو اپنی جد بزرگوار
کی خانقاہ میں قیام کیا جسکے ہمسایہ میں اکثر ذلیل توام کا سکنا تھا چونکہ ایسی جگہ
آپ کے قیام کے لیے مناسب نہ تھی اسلئے آپ نے وہاں سے ترک سکونت
کر کے اوس جگہ قیام فرمایا جو فی الحال سببی پیر زادگان کے نام سے مشہور ہے
جبکہ آپ کو اپنے قیام کی اطلاع پورا پورا اطمینان ہو گیا اُسوقت آپ نے اہل و
عیال کو بلگرام سے طلب فرمایا اور مارہرہ کو اپنا وطن قرار دے دیا آپ کے دونوں
صاحبزادے یعنی حضرت شاہ آل محمد حضرت صاحب النجات شاہ نجات العبد
بلگرام ہی میں پیدا ہوئے ہر جبکہ آپ کا مستقل قیام اس غیر آباد جگہ میں ہوا تو
باز نام اکثر متعبدین و امثال عمائد کنوہ خانقاہ اور مسجد تعمیر ہوئی آپ کے فضل و کمال
کا ثمرہ تھوڑے ہی عرصے میں آویزہ گوشہ اشفاق ہوا اور اکثر اعمال اور تحفہ واد

آپ کے مستعد و مرید ہوئے۔

اگرچہ آپ کو سنا و خلافت سلاسل خمسہ باعین حیدر حاصل تھیں مگر آپ نے زیادہ تر قرآن
سلسلہ علیہ قادریہ کو دیا ہوشیہ آپ عطا بین شریعت نامہ مثل و آمد فرمایا کرتے تھے
آپ کے مستعدین یا مریدین میں بھی اگر کوئی خلافت شیعہ روم کا شیوع کرتا تو آپ
اسکو تنبیہ فرماتے بلکہ اکثر لوگ جو باہر کے آجاتے اور وہ معاصی و منافیہ میں مبتلا
ہوتے تو آپ انکو بطریق سنت سینہ اپنے اخلاق سے ایسا گردیدہ کرتے
کہ وہ خود بخود ان افعال قبیحہ سے تاب ہو جاتے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
اس جگہ دو ایک حکایتیں آپ کی عادات اور اوصاف اور اخلاق کی جو آپ کے چھوٹے
صاحبزادے حضرت صاحب البغات نے نقلینہ فرمائی ہیں۔ بجزارتہ نقل کر کے
بدیہ ناظرین کروں۔

ذکر اہیت و مسلمان شدن آن

وقتے کہ رابعہ خوشوقت اسے قوم کہتری عامل مارہرہ بود فقرائے ہنود از فرقہ
اہیت آمدہ زیر درخت نیب کہ متصل آبادی سہلے برد دروازہ کٹرہ احمد سید خان
صاحب جاگیر در واقع است فرد آمدند در آرنما ہر صبح و شام رکنے برد درخت
آوٹھیہ بدان خود را آویزان می ساخت بطرزے کہ سر نیز پیا لادور زیر آن آتش

می افروخت و ناقوس می نواخت و بران آتش مثل جبهه شعله آمد و رفت
 می کرد و آسب آتش باو نیز رسید تمامی بنووان جمع شده گرداگرد دست بسته
 با ادب تمام می ایستادند بعد دو گهر می که فرمود می آمد انگشتها می آن آتش افروخت
 را تبرک کرده می بردند و نذر بها می از هر قسم می آوردند بعد دو سه روز از اهل
 اسلام هم جمع شدند و بطرز بنووان انگشتها می میگرفتند و نیازها می کردند
 شهره عام و غلو تمام شد روزی بعد نماز عصر فقیر اکثر در باغچه که احال درگاه در اینجا
 می آمد انا بخا آن زمره بنظر می آمد آن اثیت سردار سردار و با پرده بطرز می که
 نگاہ بقیه نشسته بود و تبار خواست و دیدم که بسوس می آید چو انی خود بصورت
 تعلین چو بین در باب می آنکه از کسی پرسد و دعا و سلام کند روان روان هر دو از
 درآمد گو یا که اورا کسی گرفته می برود و آنوقت در حضور حضرت صاحب چندان انبوه
 بنود معدود می چند حاضر بودند و قاعده چنین بود که همیشه حضرت صاحب هرگز
 و زنا رگا می بطریق نمی نگریستند مگر کسی که مدبره آید یکبارگی نظر بر او داشته
 بسوس می نگریستند آن نگاه که

آیا بود که گوشت چشمه پاک کنند	آنانکه خاک را بنظر کی میا کنند
کسانی که این حالت دیده اند میدانند که هیچ چشم مست بدان نیست و مخور می بنظر	

نیا مدہ و نیز اگر شکر ضابطہ بود کہ تکلم باہر یک از زبان نمی نمودند مگر بنا بر ضرورت
 یا اشارت سیفر نمودند مثلاً اگر کسی تازہ وارد سے رو برو شد سچیم اشارہ شد
 و بعض وقت لب بستہ بدست مبارک ایما فرمودند اگر آئندہ معلوم کرد جواب
 عرض نمود والا حاضران گفتند کہ از کجا کئی عرض کہ عجب جناب مانی بر اہل
 مجلس نظیر ہمہ بیت و سلامت بشا بستہ بود کہ از اہل دنیا و علما و فقہ را ہزار بار
 معاینہ شد کہ استفسار نکند یا استکشاف عمت نمودند جناب عالی ہر چہ
 از زبان مبارک ارشاد فرمودند سایلان یا را سے تکرار نہ داشتند و ہمہ
 گردنشان کہ رو برو شد نہ ادب خشوع و خضوع کرد نہ الحاح مسل کہ آن آیت
 را دیدہ نیز بہمان تویسر اشارہ فرمودند چنانچہ ادب تمام استادہ عرض
 کرد کہ فقیرم و از دوا رکا کہ معبد ہندوان است می آیم فرمودند کہ در تو ہم دوا رکا
 است ازان ہم خبر داری عرض کرد کہ نے و کتب خود دیدہ ام باز عرض
 کرد کہ متصل آبادی نہ رود آمدہ ام و بر آتش آویزان سے شوم باز فرمودند
 کہ آتش کہ دست گاہے بران آویختہ عرض کرد کہ نے و کتب خود دیدہ ام
 باز عرض نمود کہ ارادہ گیا تر بینی دارم فرمودند کہ از تر بینی کہ در خود داری غشی غسل کردہ
 گفت نے بہمان جواب سابق گفتہ بی اختیار از زبانش آمد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بعد از ان عرض نمود کہ ہمین جا با ششم دہندہ از بندگان سرکار نجوم و
 این جامعہ کہ ہمراہ دایم ہمہ را جواب دہم اینقدر عمر عیشت را نکان ضائع شد
 تمام معبد ہمارا رسیدم و بچہ زان اصولیہ نیافتم فرمودند کہ الحال برو ۱۰۰
 کہ در ساری راہ خود گیر ہر چند عرض نمود پذیرا نشد چار و ناچار رخصت شد
 بطرف حشران فرمودند کہ از سہ روز این آواز تا توسل این غوغا غبار بخاطر آوردہ فر
 احوال رفع شد سبحان اللہ

جمال رودے ترا ہر کہ دید حیران شد	چہ صورتی ہے ترا لا الہ الا اللہ
----------------------------------	---------------------------------

ایک اور حکایت جس سے آپکی استغنا کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور جو کمال فقر
 پر دلالت کرتی ہے تحریر فرماتے ہیں -

وقت یکینہ اب ثابت خان بہادر از ایٹہ روانہ شد از اتفاقاً وقت براہ
 کند رہ بکول رفت از آنجا بہ پینہ پور پہاڑ آمد از خبر آمد آید جاگیر داران
 و خانوگلو یان برائے استقبال رفتند اب فرمود کہ ہاںجا باز گردید و حضور حضرت
 مے آیم ہاںجا ملازمت نمایند از خدمت کا گفت کہ کلیم سیاہ بیا کہ رو برو شیر
 مے رو دم لباس شیران باید پوشید و جاگیر داران وغیرہ را رخصت کرد
 کہ شما ہاںجا رفتہ نشیندین مے آیم و خود را ہاںجا قرار دے وقت کرد کہ جاگیر داران

بحضور رسیدند فرمودند که خیر است چنانچه آمده اید با چراغ عرض نمودند
 فرمودند که شما هفتاد و یک نفر را دیدم هرگز نواب را آمدن نخواهیم داد و درین اثنا
 نصیرالدین خان آمده از طرف نواب تسلیات و بندگی و چنین چنان عرض کرد
 هرگز قبول نغفتا و موسی الیه و دوباره بنیاز تمام و خاکساری مالا کلام
 گذارش نمودند طبیعت جناب عالی از دست رفت فرمودند اگر او بر فوج خود
 نازان باشد این فقره کنگر زنده قتی که روبرو خواهند شد فوج و لشکر
 بکار نخواهد آمد تا مبرور رفته با نواب ملا هر نمودن نواب خواست که برینهم رود نصیرالدین خان
 دیده بود عرض کرد که صلاح نیست نواب ازین طرف بازگشته آن طرف
 شهر دریره نمود صبح آن فضیلت و کمالات و دستگاه میر سید عبدالستار متولین بگرام
 محله سید اژه از انبای سپه بیان مرحوم که از چند مدت رفیق و صاحب نواب
 بودند آمدند بار او انیکه با سکه آمدن نواب عرض نمایند و از نواب دعوی کرده
 آمده بودند که من معقول میکنم قتی که روبرو شدند بعد قد بموس نیاز گذارایند
 حضرت صاحب فرمودند که چه ضرورت است احوال بعد لایه و سنت
 تمام فقیر را حکم شد همین که در بدو نشستن هیچ نتوانست گفت گو یا که کسی
 زبان بند کرده است بعد در سه چون دیدند که چیه میگویند و سر اسیر

و حیران و از شسته اند بفقیر حکم کردند که میرا طعام بخوراید از آنجا برخاسته
 بروم و طعام خورایندم و را شاکه طعام خورایندن گفتند که نواب چنین عادل و پنهان
 بر دین و اسلام قائم است و در باره مساکن و محتاجان شفقت و ایشار میکند
 و مساجد با ساخته اند نام بنیاد گفت کرده و اکتش که کفار و سیدنیان را در اسلام
 آورده و آفا نگه ابا کثور ادر اقتل کرده و قطع طریقان را و دزدان را از پنج بکر کرده
 متناصل ساخته بر دینداران واجب و لازم است که دعای غنیمت را در حق انجمنین
 کس هر پنجوقت کنند و ملاقات چنین دیندار را طاعت و عبادت دانند
 و آرزو کنند و نظر را رویه خلق باید چنانچه حق تعالی بارسول می فرماید و آنکه
 لَعَلَّ الْخَلْقَ يَتَّقِيهِمْ بَدِ خَلْقِي وَرَشِي وَطَلْحِي از کجا مخصوص در باره انجمنین دینداران
 زنه از زنه از خوب نیست گفتیم عیث صاحب در دست میکند بیع ازین فایده نخواهد
 شد مگر بزرع شما باشد که مکر این حکایت پیش حضرت رسانم ممکن نیست
 هر چه گفتنی باشد شمار دیر عرض نماید بگری و در شش تمام گفتند که من را در
 من گویم روبرو آمدند نام که با وصف نفیست و جناندیگی و سلیقه کمال چه شد
 که باز تا تسکین نشدند هرگز دم نزد تا شش روزه در نجا دایره داشت و یک
 هم آمدند عرض نمودند یازده میرزا کور با نواب گفتند که نواب را اگر با فقرا

از اوست است درویشی را طلبیم که نواب حفظ کنند و دانند که فقیر این را سیگوس
 سید لطف الله عنده شاه لدر با بلگرامی درویش کامل اند نواب خط نوشت
 که صاحب را بنجواب دیده ام از آن وقت آرزو منم مردم خود بدولت تشریف
 آرد و من به سبب کار و بار و بعضی مواعیات رسیدن نمیتوانم ملا سعادت
 سید انتم سید عبداللہ نیز خط نوشتند و طرہ آنکه خطوط را گویند نہ کردند و پیش حضرت
 صاحب فرستادند کہ بہرست آدم خود بلگرام فریستند و مبلغ یکصد روست و پنج روپہ
 بٹودی ملغوف ساخته فرستادند حضرت صاحب بہرست آدم سرکار خطوط
 بہ بلگرام فرستادہ جواب طلبیہ بکول فرستادند میر صاحب عذر ضعف و
 بیماری نوشتند و قتی کہ نواب براسے بند روست بہ اٹا وہ رفت با وجودیکہ از اٹا وہ
 بلگرام نزدیک بود بار خط طلب نوشتہ و ہندوی صدر روپیہ و خط سید
 عید اللہ پر وانہ زمین صدر یکہ بختہ و دور روپیہ سیہ ہم از اٹا وہ بارہرہ فرستادہ
 کہ حضرت صاحب بہ بلگرام فریستند چنان شد دیدند کہ از نیم مدعانہ کشور روزی
 دو پیرزائے غالب کہ از کشمیر باشند بر رخصہ سوار آمدند و قاعدہ بود کہ حضرت صاحب
 وقت دوپہر ہمیشہ وضو کردہ بیرون تشریف آوردند گانہ خواندہ می نشستند
 و ہمہ ہاد خواب مے بودند تا آنکہ وقت اذان ظہر مے شد آن زمان فقیر این

از خواب برخاستہ طہارت کرنا بہ تہیہ نماز مشغول مے شد نہ بمان عادت قدیم
 از اندرون تشریف آورده بعد از غرغ و گمان نشستند در این اثنا آن ہر دو
 از دور و رآمدہ آداب بجا آوردند و عرض نمودند کہ اصل علی خان خواجہ سراسر
 نواب کگل اختیار و مدار نواب بود و بدردہ زنی از فرستادہ عرض نمود کہ بہت
 بدل و جان ارادت آورده ام و مرید شدہ ام آرزو دارم کہ بخدمت رسیدہ بہجت
 نمایم از اینجہ کہ تمام کار و بار اینجا ذمہ من است نواب بیکندار کہ از کول بدگیر گشتہ
 چنان توجہ من نمایند کہ بخدمت رسم اگر بخاطر آید بنواب قلمی فرمودہ مرا بطلبند
 و این سخن دہندہ سواسے حضرت صاحب دیگرے را معلوم شود ہمان وقت
 حضرت صاحب فرمودند این جواب تعلق از در بردار و دہندہ ہم ہمان وقت گرفتہ
 خواہد شد و در بردار این فریستہ ہمراہ برید چرا کہ وقت نماز است مروان مے آیند و
 این بہر یک معلوم خواہد شد ہر چند عرض نمودند کہ از نیاز است باشد و اعلام است
 و بسیار آرزو ہست نمودہ کہ قبول شود قبول نکردند آنہا ہر دو ہیجان گرفتہ بیرون
 مے رفتند کہ شیخ خیر اللہ گنبدہ کہ مرید صادق بود و از وقت واقف اکثر از ہمہ اول
 مے آمد نامبر دہ از در آمدنہا را دیدہ متعجب شد کہ کہ نام اندوچرا آمدند و زود رفتند
 چون روز بہ حضرت صاحب تبسم فرمودہ فرمودند کہ ناموز زرنک واپس دارم

وسرگداشت بیان کردند ثانی الحال بعد عصر معلوم شد کہ این فرستادہ نواب
بود کہ براے امتحان فرستادہ

آپ کے روزمرہ کے سب اوقات منضبط تھے دن بہر آپ وظیفے میں رہتے۔
بعد عصر ملاقات کا وقت تھا آپ کی عبادتِ شغل عام لوگوں کی عبادت کے
نہ تھی بلکہ جو خاص اولیاء اللہ کی صفت ہونی چاہیے وہ آپ میں تھی حد سے زیادہ
خضوع و خشوع نماز میں زمانے تھے آپ کو عادات بھی سلف صالحہ کے مطابق
پائے جاتے تھے حضرت صاحبِ انجات فرماتے ہیں ۲۲

از ان وقتیکہ شعور یا فہم حضرت صاحب زادیم تا وقت وفات خمیازہ واروغ
گاہے ندیم روزے درجائے بستہ دیدیم کہ انبیاء واروغ و خمیازہ نمود اذات
گو یا بتخصیص بدتے درین تقصیر بودم ہرگز گاہے ندیم و گاہے خندہ و قہقہہ
ہم ندیم بعض وقت کہ نہایت خوشی می نمود و مال بردہ بن مبارک سے نماز بدو
چہرہ مبارک قدرے سرخ میشد طاقت جسم بسبب بیاضت شانہ ہرگز نہ ہو لیا
ضعیف و نحیف بودند نماز اکثر نشستم یعنی اندند و در وقت خواندن نماز چنان مستو چہرہ
مستغرق می شد کہ بجز ارکان نماز اصلاً دیگر خبر نداشتند روزے وقت نماز
عصر مارسیا ہ از سقف مسجد بدون افتاد اول پیش حضرت صاحبِ ابدال از ان

پیش امام آمدہ درجائے کہ امام سجدہ میکنند پنج خوزه بفرافت نشست باز
 روانہ شدہ پیش حضرت صاحب دانا بنیاد پیش تمام مقتدیان آمدہ باز گردیدہ
 پیش حضرت صاحب آمدہ با جہنمیں گردش کرد مقتدیان و امام ترسان
 و ہراسان ببیب آنکہ حضرت صاحب نکر و ندا ستادہ مانند نوبت سیوم محمد افضل
 کنبہ و پخواست و از پا پوش سرش کوفت و باز داخل نماز شد بعد نماز ہر یک
 آہستہ آہستہ شکر گزاری محمد افضل سے نمودند کہ ہمہ را ازین ہودی خلاص کردی
 و رہا میندے حضرت صاحب فرمودند کہ چیت ہمہ ہا قصہ مار سیاہ تمام عرض
 نمودند نسیم چونکہ مار اصلا ازین خبر نیست ۵

ہر چہ چنانچہ چہ پیش بیکار چہ بود	نہ ہر چہ شستن در جہانست ہر چہ نہاد
----------------------------------	------------------------------------

ہر حال آپ کے اوصاف عیہ اور اخلاق پسندیدہ بنے حد و پایان ہر چہ
 کمزور فکرمین اتنی طاقت نہیں کہ اسی سے پُر زور واقعات کا محاصرہ کر سکوں
 ہندوستان اور دیگر ولایت میں اکثر بڑے بڑے شہر کے باشندے اس درگاہ
 سے فیض حاصل فرماتے اور نہایت بہت

آپ کا انتقال دسویں محرم ہذی عاشر سن ۱۱۸۰ھ میں ہوا بعد رحال آپ کے مزار پر
 بہت اہتمام سے اہل ایمان و متقدمین ایک بہت بڑا گنبد تعمیر کیا گیا رشتہ رشتہ اور مکان بہت

گئے چنانچہ اب اس وقت ایک بڑے احاطہ میں وہ درگاہ قائم ہے جس میں
 علاوہ اس گنبد کے متعدد صحنیان اور کمرے ہیں جو وزارت معمر ہیں۔
 اسپ کے انتہائی کی نارنجین اکثر مورخین نے لکھی ہیں منجملہ ان کے دو ایک تاریخی
 بنیاد پر لایا علی آقا کی مصنفہ روح کی جاتی ہیں جو لطف سے خالی نہیں ۵

بیدار دے وقت سوئے محفل قدس	برستے صحرا سے جہان محل قدس
تاریخ و سال او خود کر دہم	صاحب برکات واصل منزل قدس

ولہ

سید کاظم و شعل صاحب برکات	رفت زمین عالم با حضرت حق یا واصل
کرد آقا رفتم سال روزا نفس بدو	یوم عاشور هزار صد و چہم چن دو سال

ولہ

نکا برنا	ورق محراب سے خونی اغوان است
گنبد و در سے - ہند کر -	جگانشہ گستاخان ارم راہ
چہ - زہرا ازل سے -	میا ورج کا ست قطب تمکین
پہ -	رفت نفس پامی اوفال اراوت
نکا	وہ عالم و دنیا است و استاد گم

وصال ش روز عاشورا ازان شد	کہ با سبطین خربت روان شد
نوشتم سال تاریخ مکرم	فنائی اللہ شد آن پیر مجرم
وگر تاریخ او بر مے کشم آہ	وصال ش یوم عاشورا احباب نکاح

آپ کی شادی بلگرام میں سید محمد دود بن سید محمد قاضی بن سید عبدالحکیم بلگرامی
 کی لڑکی سے ہوئی اور ان سے دو لڑکے اور تین لڑکی پیدا ہوئیں آپ کے
 انتقال کے بعد دونوں صاحبزادے جدا جدا سجاہ نشین ہوئے اور اس
 زمانے سے دو خانقاہیں قائم ہوئیں چنانچہ ایک خانقاہ بڑی سرکار دہری
 چوٹی سرکار کے نام سے مشہور و معروف ہیں اس درگاہ کے صنف
 کے لیے شامان سلف کے زمانہ سے چوبیس دہہ معاف ہیں جن میں سے
 علاوہ حق تولیعت و جایداد آل تنخالی ایک معتبرہ رقم صنف درگاہ کے
 لیے مقرر ہے جس کا اہتمام و انتظام بہ قاعدہ مستمرہ دیکھیتی کرتی ہے جو گورنمنٹ
 کی طرف سے بہ رضامندی حلیہ پیر زادگان اولا و حضرت مقرر ہوتی ہے علاوہ
 اس جایداد و وقفہ کے چار سو چوبیس روپیہ چار آنہ سالانہ بطور نیشن برٹش گورنمنٹ
 سے ملتا ہے جو شامان سلف سے مقرر چلا آتا ہے ۔
 اب میں اپنے دیباچہ کو ختم کرتا ہوں اور ناظرین کی دلچسپی اور آگاہی کے لیے

آپ کا شجرہ نسب اور وہ وصیت نامہ جو آپ نے اپنے صاحبزادے کے نام
لکھا ہے دج کرتا ہوں وہ ہوندا۔

اے محمد و جنات اللہ سلامت باشندین چند نصیحت نوشہ شدہ برآں
عمل نمایند این رسالہ را چھوارہ با خود دارند باید کہ مستعمل بیاوالہی باشند و
بکتاب فقہ و سولہ الفتن نمایند و از مقام خود با جیش نہ نمایند بخاندان
و مروج دنیا نزنند و زیارت قبول و بیدارن عاصی کہ وہ۔ لے داشتہ باشند بنگہ
ظاہر او بدین و دیانت آراستہ باشند البتہ رومند و امانت اسعادت کونین
و اندوہیج کار سے وسیلہ بجا کہ بکے رجوع نکنند کہ راہ نذر کار ہا کار سادہ
و حسیۃ اللہ براسے کار خلق یا ہر کس خلق و حاجت نمایند کہ باعث ثواب است
روز سے عاصی با ایزد مایہ براسے کار سے مخافت کرد و در گذر روز شد
اکثر عزیزان بادلتی باشند قبول نکرد و گفت اگر فلا نے مرا رقعہ نویس ازین
کار و انکار بہ ہم عزیزان بایت تبلیح الی اللہ تعالیٰ۔ رقعہ نوشتن بکبر و جہد نہیں
کردن ناجا لاین بیت نوشہ شد ۵

آنگہ خسار تر از ننگ گن نسیرین داد	صبر و آرام تو اندرین مسکین داد
خواند باز آمد و موافقت نمود بر حال و دید او باشند و ہر آن فردائی اللہ و لفظہ	

من رتہ اللہ و تو کلکو اعلیٰ شہر دول و جان و پان جاری در و طریقیہ نماہر اباسویہ
 از دو لکھ پیش سازند شہارین راہر چہ تقیہ و تحف کہ وہ ایدر بیخ نکند
 جاہد فی سبیل اللہ سے جہاد اکبر ترین است کہ خود را آرام نہ ہند تا کہ آرام نیامد
 ما یہ نفس کند و بجگر رجس نشوند و بر خلیج سگر گزہر گاہ اعتماد نکند
 و بایہ نامتاج نشوند

بایہ ارچہ اچہ تہیکس وہ منور	ستہ شاو خانہ پرور مارکتہ است
نقیحتہ گفت باو گیر و غسل آر	کہ این حدیث زیبہ بالیقہ است
مجوورستی عمد از جہان مست نہاد	کہ این مجوزہ عروس ہزار داماد است

المقصود علم و عمل پیش گیرند و بران مغرور نشوند و آرزو سے ان کنند کہ چشم گریان
 دل بریان و عمل خالص و اجابت و عا درفاقت و درویشان ہسکن مسجد و آہ دروتا
 اخفا سے مال از مدد الہی و از فیض عالم پناہی ناسر شود آئین ہم درین بودم
 کہ دل با من غتاب کرد و جام بیچ و ناب نمود مطابق قبل مشہور کہ خود قضیت و
 دیگانہ انہضیت است و ارموت سفید رشتہ دولت بچنان سیاہ است
 ظاہر است و باطلت بناہ پس کا بخود بشین و بر حال خود غم و الم تاحی کہ رام
 سنہ از تو سرزدہ کہ یکر سے انہضیت پیش سے آئی و کہ رام حمیدہ را سر انجام دادہ

کہ ارشادی فرمائی بس کن وقت از دست مرده

بنشین پس کاؤیدہ بر دوز از نازِ نراق خود ہمے سوز

این گندم نائی و جو فروشی تا چندان چنان باشش کمی نائی آن چنان نائی کہ
مے باشی چون نیک نگر لیتم از ان ہنرم کہ دل گفت آہ صد آہ

وقت عزیز رفت بیا تا قضا کنیم عسکے کہ بے حضور صراحی و جام رفت

بس کردم تو بہنودم خوش گشتم بہوش و خروش آبدہ بودم بودم بارہوش رسیدم
یخرج الحی من المیت بینہ و کرہ -

شعبہ نسب

نام	سنہ ولادت	سال وفات	جائے مزار
سید برکت اللہ	سنہ ۱۰۷۰	۱۰ محرم ۱۱۲۲ھ	مارہرہ ضلع اٹیہ مالک منسبہ دشالی
میر سید ادیس	۰	سنہ ۱۰۹۷ھ	بلگرام ضلع ہر دوتی
میر سید علی بک بیل	سنہ ۱۱۶۲ھ	سنہ ۱۲۵۶ھ	مارہرہ
میر سید بلو احمد	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۲۱۷ھ	بلگرام

.	.	.	سید ابراهیم
.	.	.	سید قطب الدین
.	.	.	شاه بدہ
.	.	.	سید کمال
.	حدود ۱۲۷۵	.	سید قاسم
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید نصیر
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید نصیر
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید عمر
بگرام	اشجیان ۶۴۵	.	سید محمد نوری
.	.	.	سید علی
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید الفرج تانی

.	.	.	سید ابوالفراس
واسط	.	.	سید ابوالفتح واسطی
.	.	.	سید داود
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید یحییٰ
.	.	.	سید علی
.	.	.	سید یزید
.	.	.	سید محمد علی
.	.	.	سید چمن
.	.	.	سید علی عارفی
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید علی
.	.	.	سید محمد
.	سید ۱۵۴	سید ۱۱۵	سید محمد ابوال
.	سید ۱۲۱	.	سید محمد رشید

حضرت علی مام زین العابدین	۲۳۰ھ	۹۴ و ۹۵ھ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسین علیہ السلام	۴۰ھ	۱۰- محرم ۶۱ھ	کربلائے معلی
حضرت علی ابن ابی طالب <small>علیہ السلام</small>	۳۰ برس قبل ہجرت	۴۰ھ	منجنا شرف
تولید ہوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			سید الانبیا

قطعه تاریخ از حقیر علی حسن غنی شاعر

<p>گشت مطبوع در بہمن اوقات وہ چو تالیف بے مثال نیست صدف کا مدران در مکنون شروع چپ ہوش دل بر بود روقت افروز شد بصبح چمن اہل دل ذکر حق ازین گیرند ہست تصنیف صاحب البرکات کہ پے عاشقان بود جانے چہ ریاضے کہ شک باغ بہشت</p>	<p>لند اسمد مجمع البرکات وہ چو تصنیف با کمال نیست کوہ کا مدران بود جیون نظر داکش چہ ہوش دل افروز جس اوہ شاہان باغ سخن اہل معنی سبق ازین گیرند الغرض این ذخیرہ حسنات مختصر گفتمہ است دیوانے شنوئی رباعی عشق نوشت</p>
--	---

قصه جوی خوری نموده رسم
 قلمی شد عوارن هنر
 پاره شمع بر دال و جواب
 بر کات ایل دل از ان یا بند
 نیز سالات آن خمسه فضال
 چون مرتبه این ذخیره پاک
 بهت غیب دان ز جرسنج کن
 سال خستیم و لطیف عشقی

عشق درویش شد سپرد قلم
 حل نموده معارف هنر
 جمع کرده بر اسے مقصواب
 حنات ایل دل از ان یا بند
 جمع کردم به واقفیت حال
 مدو سال خواستم زاد را ک
 و او آواز کاس علی احسن
 گو مرتب صحیفه عشقی
 ۱۳۱۵ هـ



حضرت علی امام زین العابدین	۲۳ھ	۹۴ و ۹۵ھ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسین علیہ السلام	۴۷ھ	۱۰- محرم ۶۱ھ	کربلائے معلیٰ
حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام ابن ابی ترجمہ محمد رسول اللہ سید انسا	۱۳ برس قبل ہجرت	۴۰ھ	نخف اشرف

قطعه تانچہ از حقیر علی حسن ابن عیسیٰ شریعتی

لندہ سمدھج البرکات وہ چہ تصنیف با کمال نیست کوزہ کا مہر ان بود بسی چون نظم و دیکاش چہ پوش دل افروز جس اوہ شاہان بارش سخن اہل معنی سبق ازین گیرند انغمض این ذخیرہ حیات مختصر گفته است دیوانے شنوئی رباط عشق نوشت	گشت مطبوع و پدید آمدنات وہ چہ تالیف بے مثال نیست صدف کا مدران و درمگون شرع و سپہ پوش دل بر بود روقت افروز شد بصحن چین اہل دل ذکر حق ازین گیرند ہست تصنیف صاحب البرکات کہ پئے عاشقان بود جانے چہ یافتنے کہ تنگ بان بہشت
---	--

نقشِ سروِ هری نموده در ستم
 قلمی شد عوارفِ هنرِ ستم
 پارهٔ مشعرِ سوال و جواب
 برکاتِ ایلِ دلِ ازان یا بند
 نیزِ حالاتِ آن خمسهٔ خصال
 چون مرتب شد این ذخیرهٔ پاک
 بافت غیبِ دانِ ز چرخِ کمن
 سالِ ختمِ وظیفهٔ عشقی

عشق در رویش شد سپرد قلم
 حل نموده معارفِ هنرِ ستم
 جمع کرده بر اسرارِ تصواب
 صناتِ ایلِ لُزِ ازان یا بند
 جمع کردیم به باقیهٔ خصال
 مدو سالِ خدای ستم زاد را ک
 داد ادا و اذکارِ علی احسن
 گو مرتب صحیفهٔ عشقی
 ۱۳۱۵ هـ





که کار عشق گشتاید تیریس سائلها
 بهما زخنده میدارند زخم سیم بسملها
 زهر رنگه نمود است آن صید فکن دلها
 که دیار فتنه را یار می نیار و کوسا علما
 جگر خون گشتن اینجا بیناید حل مشکلمها
 و گرنه بود بر قمار محبت راه و سنه لهما

بیای دل بخوان در وصف آن مهر سالها
 شکا رشخ چشمتی شو که در میدان بیدادش
 ندانم پیش ازین گشتن چشم جان اگر بینی
 بوحسنت غوطه زن تا از و کون آسودگی پابی
 ز جام می کجا تسکین پذیر و مضطرب ل
 بهمن قیابی دل سیه مرغی میدید هر دم

دل مخمور عشقی با دوه شیرازی خورم

آلایا آیات اتی او کسا و ناولما

بجام من چه می بینی که باشد فریدینا	من آن جام که چشم مجده می آرد بریدینا
که از خانه سیری کرده تا کشوریدینا	بها یون قطره ام کجی به ام و صف منیدینا
حساب بخود میا میشود و دوست بریدینا	بر یون خانه خم گرد آئی بگری بریدینا
چو ساقی وار گوید میکند و محشر بریدینا	چه پاک انما که ز هستی و پندارم رقم وار
اتقانی الله بکاست میرساند بریدینا	اگر میل نفس در ای زهر می تا عدم جام
که سلمان بخت می براید زو بریدینا	منید انتم نیست اولیکن انقدر و انهم

خس و خا خرو آلاشی وار یون عشقی
بوز و گر معان من گذار و انگر سپینا

ز باجی تاجه نیم حسن چو بایش را	از بی نویسی است این چو نیم آفتابش را
که چندان صبحا که روز بگرد و کایش را	حساب ما بر یا آشنایان نچنان بر
بصحرای جون سوخته باشد و صحرایش را	تخلال دل بخود گرد و کند صد نافه چین بوم
که در هر ذره می یابد شعاع آفتابش را	تو بجز سر چه غافل میشوی ز دیدم هم بنگ
بجای هر حر و جان و از نماند آفتابش را	زبان که زبانی است آشنایان و سخن گوئی
که رنگ و بوی جانان به چنان آید که بایش را	بول از غمناک میجران خوش لیکن زین

ہیں یک صریح ناعری آمدنم عشقی
 بود حکم پری و ریشہ ساز گشت ریش را

<p>آنکون خیال باوہ در فرست او مارا در صومعه ندیدم چند انکہ بسبب دیدم دوی پیہ دریر باسن میگفت از زحم بجایے کہ جم ندیدہ اسے ساقیا بن وہ ازین بجر بے نہایت پیچ و تاب نادم اگر شتگی کہ دارم ازین میسر بن جانان</p>	<p>بایان واعظا برون شو پندی مدہ خدا را آن مے کہ سے او شایہی دگر گدا را میخو کہ را ز نہان خواہد شد آتش کارا کو بخو دی ندانم احوال ملک وارا اسے دوستان خدا را گوید شتارا از نوک خار پری عالی ہنس پارا</p>
---	--

بہر شربت کہ گفتنم ہر لولوے کہ سفتم
 از کاشفی بدست فیض است عشقی را

<p>کدام فتنہ ز عشق تو در سر است مرا بتیغ تیغ کشد ز با کنداز دام بایست فنا میر دم زہر و دوسرے جہم ہست شیشہ تناسم نہ بادہ گلگون نغان نیز شہ گریہ سحر گاہ ہے</p>	<p>کہ از دو کون تھی کردہ است دست مرا ز حیرت است کہ صیاد چون لبت مرا کہ در دوسر نشود زین بلند و پست مرا نگاہ ساتھی بن کردہ است دست مرا از کار خانہ عشقت ہیں بس است مرا</p>
---	---

<p>که کرده است شب و روز خود پرست مرا چرا که خسته آه بلند پرست مرا همین بس است بشوق تو بند پرست مرا</p>	<p>خیال قامت او دلنشین است مگر چماقست که در بزم دوست و رستاو گه بام روم گاه در قفس آیم</p>
	<p>ز غنچه تنگد اشتق می کنم عشقی بشور ز نور وصال هست مرا</p>
<p>یک نگاهش میدیدم بیوشی صهبا مرا لافت نبود نقد جان وادون دین سودا اشک غمازی که هر دم میکند رسوا مرا در سر و در سینه و در دیده و در پام را دو گواه متفق لفظ اندوا معنی مرا میدیدم جد جان و هر دم سیر و از امار</p>	<p>ز گرس خمر ساقی میکند شیدا مرا گر دو جهان گوید و انیم سر و سودا خوش است غرق طوفان ساز یارب چونکه تنگدالم ز خشم ناپیدا و پیدا در دها صد حسرتی زلف پیچ تو بر حال پریشان دلم آن لب شکر فشان و گردش آن گمش</p>
	<p>عشقی بر شوکت آشفنگی لازم کردو فرش جنبید است در پا خار هر صحرا مرا</p>
<p>آه ما دار است و جانم بر سرش منسوب صد تجلی مینماید ناله پر شور ما</p>	<p>نه چون صنوا نا احق و ارشد منظور ما جسم ماطور است و جان موسمی است معین</p>

<p>کس چہ داند انتشار و حالت معمور ما مے نگیرد و غوطہ تہائے کہ گوید مورما الغلت اسی کا شفی بپشتہ مخمور ما از لبش ہر دم شود بر داسلا ناسور ما گر چہ صد طوفان نماید چپستہ معمور ما</p>	<p>یافتہم مجنون باخو و عین لیلی تلک خاتمہ وار و سلیمان و لم آتا چہ سود ویدہ ام ہنگامہ عیسیٰ است در ہر جرعت کز خلیل دل رود بر آتشین عارض چپاک گر نہنگ لا بہ بند آید ہمین کامت ہوں</p>
<p>عشقی الانسان ستری خوبی فرمودہ است حیف نعمتہائے خود را می نہ بیند کورا</p>	
<p>بے جز آب نہ مایند غم سان و ریا را تو از خورشید کے تابنی کہ بکشا ہم مارا گلزار اف پریشان تاب واد این صید لولا بیا اسے آتشین رومی بوج آبے ہ مارا صبا کا رے نمیا زورین گلزار و طارا</p>	<p>خود رفتن ہم آغوشی است با آن رستان را چو دنیائے ہم پید است ز بنور سویدائی بہشت جشت آہوے و لم و لیا نہ میگردد سویداد ائے غم و ہست و دل چون مجھری ماند ہست و غمچہ دل از نسیم آوجی باشد</p>
<p>خود چون شب بگزیو و وادہ شیدائی چو عشقی آب می آید یسم میکند جارا</p>	
<p>انتیائے وہ کہ بکشا سد و زخم ہمارا</p>	<p>اے خداوند کرم ہر شوایں بے بہرہ دارا</p>

<p>بے نیاز ایک نیا آوروں کا ہر گھٹ پاؤں گم نہایت نیندا میں اگر بوجھ تو سر پر ایک غزل از جان دل</p>	<p>کے زیری چونکہ میسریم و خود زہرہ را رغبہ سے در دل نیندا کہ خواہم شہرہ اسے خوش آن دوستی کہ قاصر نہایت</p>
	<p>اے صبا از عشقیہ باک شفی گوئی ز عجز اتقلتے کے نائی ساکن بار ہرہ را</p>
<p>الا اے پارسا خود کو رسی اوست شہرہ را زبان آرہے دل ناز کے حال شہرہ را و عاے سکنی و اندیک آہ گزاری تو ہمہ ذکر اللسان نہ بیان است ذکر القلوب چہ ہر شیارم و گریستم کہ ہستم زان ہا و ہستم ہر آن و غطے کہ و اغط سکنہ باو ہستی او</p>	<p>کہ از خون جگر سازند شتاقان خواہیجا خیال مطربان واری کہ میساری گلوایجا بیایا بیجا بے را کہ شہرہ را و ہر ہا کہ ذکر الروح راحت وادارامو ہوا گویا من کہ تو خود کیستی است و گویا تہران مجیدش خواندہ ام لا تقطوا</p>
	<p>تفکر کن در آلیش تو عشقی در ہر ہا کہ ذاتش بس عیان است این و لا تفکر و ایجا</p>
<p>رنگ گلزارم روئے شما پانچل نہایت ہر ہر ہا</p>	<p>مشک حسرت بردازوئے شما زین خزان سرود و ہر ہا</p>

<p>عسره خون زیز بول کار کرد باغ جنت از جا البسته دور چون بازی از وفا چو گان ناز</p>	<p>تا چه خواهد کرد گیسوے شما عطر با یک شمع از بوسے شما خویش را چون ساختم گیسوے شما</p>
<p>زنده حب اوید گرد عقیقا هر که باشد کشته گیسوے شما</p>	
<p>دور سازی چو پرده لارا الف و لام را چو طے میکنی ذکر و تذکر و ذکر است همچو در صف عشق سر هم گیرند وحدت و کثرت یک گرو ابجد عشق مشق بخودی است بشنو و گوش دل چو هوش کنی در جویم ناکزای نیست</p>	<p>بنگ کی جلوای لارا تابیا بی تو حلقه لارا همچو موج و حساب و ریا را حیف باشد اگر گشتی پارا خویش را اگر نفی کنی یا را بان گزاری حساب با تا را که چه سازه است نفی لارا اگر یاری تو امین و ا را</p>
<p>عقیقا و عشق همه زنده خسرو کیت پا و دارا را</p>	

<p>چه شیدایم که یاد گلشن سودا بجز ازا تغافل میکنی صد آه زمین بوس و کنا قتر ازا و قار ازا چگویم اعتبار ازا نمیدانم چه خواهد بعد این آن شهسوار ازا پیای آرزو از این جنت خار خار ازا و چشم از ما سرشک از آه شعله بار ازا وفا از ما صفا از ماطر حق جان نثار ازا برین جسم آشنای بود نگار از نگار ازا</p>	<p>چه سرشار بنویم بجز حشمت را عبا ازا بوصل تو که آغو شوم چنان میاز عسار ازا و حشمت با سپاه غمره غارت کرد و بجز جان و لم بردست و دیم سرو و جان برت و ایمان هم بچوگان بازیت گوی و لم حال نمیداد بوا عظیم هیچ نقصان نیست یاران چون منم همه جور و ستم از تو جفا از تو بلا از تو رخ و روی گانه گشتم تا که در برش رسد یارم</p>
<p>بنیازت هر چه خواهی کن که عشق منی نیتابد نمیدم با نگار از اقامت ازا اقامت ازا</p>	
<p>رحمه نمیکنی تو بحال تباہ ما داد و فنا داد گله بادشاه ما اشک زمرت است همین غدا خواه ما از چین حسین برق چه سوزی گیاه ما عهدیت و عود نکند داد خواه ما</p>	<p>بر مرکز مراد نشد آه آه ما از شیوه و فاد و جان کرده مشتاق ما ز این غم دور میکند از روزه و نماز ما حال مرا که هست بپرس از گاه خویش ما جور که میکنی بکنه روز باز پرس ما</p>

صد حسرتی کہ گاہ گفتی گناہ	تو ہر چہ کردہ بخدا را حسیں یک
	عشقی تو فوج نالہ چہ سہر کی شنو در کبریا می آواز سدا ین سپاہ ما
<p>کہ بسا لوس و بنا موس سلام است اینجا مخلص دل ز سوسے مقصد و کام است اینجا چہ وجود و چہ عدم صر چہ غلام است اینجا خانہ اوست کہ صد گونہ پیام است اینجا منزل دوست زمیں پرین و کام است اینجا لدا کھر چہ خوش باو د بجام است اینجا خال ذلف تو عجب آئوہ و دام است اینجا کرم عشق مرا شہب دماں است اینجا</p>	<p>نیک نامی چہ و نام تمام است اینجا غیر باقی است نہ مطلوب چہ پزیر بجبر عشق دارم کہ نیز دہمہ ملک و ملکوت بر و دل چہ بری معرفت حق بینی سہرہ گردی مکن اسے کعبہ پر نہ زہر و زور عقل کل مست ملک مست جہان مست است کے رو و مرغ و دم و پے سہرائے و دام یہ سب و دامن و نہ جام و نہ خم نے باوہ</p>
	جام بر جام زدم سیر نگشتم عشقی کا شقی رحم کنی تشنہ کام است اینجا
نور و ہمارض و ستموات را لات زنی گر نقشے لات را	چون نگر و دید جان ذات را روح مشاہد شود اے جان من

غیر خدایت بعرفان بین مست شود چون بلم دل رید حریر را محرک و مسکن بموست پرتو خورشید بهره است گرتو خورشید شربت خون جگر صاحب لولاک نبی الهی را	و در کین هر شک و شبهات را شرح و پنجه حضرات را فهم کنی حرکت و سکناست را بان نگر می منصب و آت را طعنه زنی بر همه لذات را یا دکنی صاحب برکات را
نشئه عشق چو عیشی رسید جوش زده بچو رموزات را	
بصحن دل چو پاک کرده ام ایوان آتش را بجز سوزی دیگر ندارد و جگر تیرش نعیم ما همین از حبت و سوز باشد از کوسه دل که چندان شعلهاش تیر بینم چو حقیقت مطلق کرده است و جان یک مجرب را ز بحر آتش حقیقت تن و جانم می جوشد خرو با عشق همچون شیشه رنگ است یار را	صد آتش میدهم از آتش خود جان آتش را و چون دان میکند هر نفسم ساکن آتش را که حروم چه چند لبها سخن المون آتش را پایه میزنم مراد هر چوگان آتش را صلاح وین و دل گسترده ام من حوائج آتش را چند نوح و دم تا بگرد و طوفان آتش را چه باشد پنبه تا سیری کند میدان آتش را

<p>چہ لعل بے بہا بہت است این زجہرت شکم اول</p>	<p>کہ مے کاو و بسان تیشہ آہم کان آتش را</p>
<p>کتاب عشق را عشقی بخواند بر تر خوشکی</p>	<p>کہ مے سوزد خرد گردا کند و یوان آتش را</p>
<p>از ان زمان کہ بر بستیم با تو پیمان را ز دید و دیدہ گھی وینش غمی آید کلید حُسن دید پر پیچ ترابل است بلبران جهان جلوہ و گرد دیدیم تجلی شب تار جلوہ دار و خیال قامت او تا چہ کر جیر نہم</p>	<p>چہ آفتے کہ نہادیم دین و ایمان را کہ این نگاہ بدادند چشم حیران را چہ احتیاج کہ رو آوریم رضوان را کہ رنگ ہر گرفتہ است این شبستان را بیافتند درین ظلمت آب حیوان را کہ بت پرست نمودست صد سلمان را</p>
<p>بسوز عشق ز عشقی ہمین لطیفہ بہت</p>	<p>کہ نیست زہرہ پروانہ عند لیسان را</p>
<p>بسوئے لب سر عنقا ہجر کردہ ہم پیدا کجا باد صبا گل میکند دلہاے پر خون را سر غے منزل جانان ندیدیم ہر طرف گشتم گھے کریم گھے غلظم گھے و کو چہا گردم</p>	<p>ز بازوئے گدائے وصل شام ہجر کردہ ہم پیدا نیست غمخیز دل را ز آبے کردہ ہم پیدا بچاک سینہ اکنون طرفہ لبے کردہ ہم پیدا بسا مان محبت و متکا ہے کردہ ہم پیدا</p>

نجات من بخشید و آخرت خود را بخشید	که چشم اشکباری غمخوار است کرده ام پیدایا
شکسته دیدم که بشوید دل همچو جانبازان	و اشک و ناله و افغان پاسب کرده ام پیدایا
شدم مستغنی از کون و مکان هر خطه عشقی	
بر این من سر نهادم سر را به کرده ام پیدایا	
روقیه یار	
دل همیشه کشد آه ناله یارب و گریه اندر آرزو جام و سب کنون کتاب بقیه رفت از دلم یاران ای سید و بیم ز خلد و تنم نیدارم چرا ز بارش رحمت شود بد و دشمن و بیم برفت مرزع اغیار و کشتن از غل	از خوان وصل تو خواهم نواله یارب کشیده ام چون از دل بیالیه یارب که هست و در زبانم رساله یارب که کرده ام دل خود را حواله یارب که گرداده دلم هست باله یارب ازین دلم که بسارید زاله یارب
بچشم تو چه ببارت باغ عشقی را بصحن دل چو بکارید لاله یارب	
ایچم خبر دوستی مرغوب رو نه آری بجمالم فانی	هر چه هستی دلا تو هستی خوب همه بچند ناسب و بنسوب

فیض اقدحی سایه نکلند طالب بیاوشش اگر کنی از دل قدم و دم اگر بوشش زنی پیش و پس را دلانه بشماری	نشایم صولت کز لب یاد تو نیست میکند طلب ساخته میشود می همه املوب از دم نقد آتانش بروب
آفرین آفرین است عشقی را که چه مان کرد رحمت محبوب	
چه و او یلاست جانم را ازین شب برای من یزغم آهی صد آهی شب از ظلمت نکا بکسیر سو فراق یکشد هر دم به من بدر و جامه شب یک شرام سیر مار و در از دست این شب من	سبا، ایچکس را آهچنین شب که گاه و آنمی منیم چنین شب تو گوئی آبیحوان خورده این شب طلوع کن خدا را اندرین شب بله با شعله بهر فیرت کین شب بگمیسویت گر شد همنشین شب
حذر کن جانم بشنوز عشقی و زطلوعی که باشد در کین شب	
ز جوش عشق نذارند چشم حیران خواب	که خواب در سر آن دیده و عجب نقش بر آب

خیال عارض آن شهسوار شد بدلم باز زلف تو تا رگم ترا نخواهند	کجا است تاب که جانم فداست چون پیا چه گوشمال دهری جانم بسان رباب
نه رسم چو روجها هست در ره جانان نجات عشق باور ارق دل نمودار است	که چشم و رخ و گرم سید به عذاب ثواب چه احتیاج که رو آوری بگلک کتاب
خیال سیر ز علوی و غلی ارواری	بدل نگر که دولت هست عین هم طراب

چشم

اگر بدیده جان نیک بگری عشقی

یک نیست بحر چه گوهر چه موج و آب حباب

روایت

دل که از صفحہ خط تو سبق خوانی یافت آزین باد بران دل که ز بهستی بگرفت	بر شرف نیکان منصب و دیوانی یافت رفت زین مملکت و مملکت ثانی یافت
جان محمور که در سر عشق تو گرفت جلوه وصل مجو از سر و انانی نمود	از سر زلف تو تعلیم بر پشانی یافت هر کس یافت چنین رنگ نامدانی یافت
هر شد عشق چو خوش دوش مراد و خبر هر که بپند و سز ترا کرد طواف از سر شوق	هر که آسودگی یافت ز حیرانی یافت یعلم اند که همه رنگ مسلمان یافت

در زلف تو گشته جان عشقی

	مدتے بہت کنون دولت زلفانی یافت	
<p>دل خرابی دیدہ را آبادی صحتا کی است نشیہ بسیار است اماستی صبا کی است مست و محنون عاقل و دیوانہ و دیوانا کی است دیدہ و دیدار و ہم بنیانی و بنیا کی است کاندراں بہتہ گدائے مفلس و اکیہ کی است</p>		<p>پیشہ میت پیشہ اخار گل عنایہ کی است از ہجوم رنگ کثرت عارف و غفہ کی است فیض عام ساتی باین کہ از انہام او در تاشا گاہ کی گئی دوئی را باز نہ است جائے انصاف است جائے خواجہ گاہی</p>
	<p>سالک و نور و تجلی زاہد و حور و قصور جلوہ فرماے دل و جان عشقیہ مارا کی است</p>	
<p>در جنون رحمتے کند سر و سر سودا کی است در بر خور شہ تائبان بکسلف جاب کی است در بقا لہرا گلستان مسکن و ماوا کی است صد پریشانی بھم آور داین انشا کی است ہر کسے بر قدیمت والد و شیدا کی است ہست مشہور انیکہ فکر ہر کسے برای کی است</p>		<p>گر غمت بازیچہ ساز و خانہ دل جاب کی است از تعلق صحر کہ بگزید و پوش بنم زین چمن ساخت اول بوی گل ہمہ پوش خود را با فنا اچہ میکرد است میکرد آن ولقت لیکہ خط نہ ہمین پروانہ سرگردان است با فر شمع ما و سوز دل مہب از اہد و حوران خلسہ</p>
	گرچہ پروانے ندان جوان چہ کس	

عشقیار اہر زبان از جان دل پرکاو است	
با خودم جنگ است با کس گفتگو و کار نیست بر زن نام چہ تشریف است از خاک بہت جام دل از بادہ عرفان چہ لہر زیست پس وسعت دل یک بیابانوست سیر کوچ و	ویدہ حیران است دیگر چہ تہ و کار نیست تار آشکم ز شیتہ دار و اتو و کار نیست الفستہ چندان بہر جام و بہود کار نیست حرزہ گردیدن بسیر زشت کو و کار نیست
عشق چمن گل کہ سر بر گرد کے گنج خرد عشقیار در بزم نیکان عدد و در کار نیست	
کیست کو آشفۃ آن زلف کا فر کینہ نیست یک ز کو تو ہم نمی شد ز گنج حسن خود جذب دل سنگین دلان را میر باد خیال بندہ بظہیر گشتہ بنیاد ہیچ و سوا سبب روز باز پرس از من مدار	عالمی بہ ہجران چون غمرہ دارین نیست ہیچ گاہ ہر الفستہ بہر حال این رویش نیست سنگ مقناطیس کی آہن را بچویش نیست غافل از شہیوہ حیوانیت و پریش نیست کشتہ تسلیم جانان عاقبت اندیش نیست
گفتگو عاشقان چون نغمہ در بہر بے تکلف عشقی اینجا اختیار خویش نیست	
رشتہ مجر شہہ دگر است	تا زلفش بہر شہہ دگر است

<p>بهر جانم فرشته دگر است طالع را نوشته دگر است این تماشاکه کشته دگر است</p>	<p>غمزه یار یکشد هر دم گاه از وصل تو نگشتم دور و بدیم دانه دانه</p>
<p>عشق از باز پرس ترست کشته عشق کشته دگر است</p>	
<p>کوچه ناحتی شناسان جنت الفردوس است اشک ناز است دیگر ناله ام نادر است آنکه حیران بینایمین دل مایوس است اینهمه برین زلف عشق بالینوس است کوشش دارد و لیکن بخود می جاسوس است شعله و پروانه هم شمع درین فانوس است</p>	<p>سیم بے ناموسی اینجا جلوه ناموس است دور عشق صنم یک بت پرستی کرده ام دلبرم از در بانی عالم برکت لیک تاج محزون است آه و اشک نشو و نما دل در حرم بے نیازی خود پرستی پرنده من سازم با کس جز خوشنشین از بهر آنکه</p>
<p>از خرد بر گزینا ز خوشه قیام عرفان در است آنچه معقول و آید شک محسوس است</p>	
<p>گریبان تابدا من چاک چاک است جهان شورید و از سکه سکه است</p>	<p>ز هجرت جان و دل اندوختن است زین تنها زلف آشفته گشتم</p>

<p>علاج کو چشم سریناک است که این سم بخود می از آب تاک است بله این آب جو هر گونه پاک است و لکه کو غمت اندوهناک است</p>	<p>زودت تامل ندارد دل من و جام عشق مستم تنهائی از خون دل وضوئے عشق سازند سرتاسر کونین است باد</p>
<p>چو عشق آمد خرد بگرخت عشقی جهان پاک است گر خس کم چ پاک است</p>	
<p>سر را تب نه چرخ زیر پا زده است بر این و لکه که شب و روز ناله زده است هر آن کسی که سری بردش از ده است عروس حسن چو سان پرده حیا زده است که عقل و دین و دلم عشق نا خدا زده است ز خاک کز تو چشمی که تو تیا زده است</p>	<p>کسی که دست بر امان دل را زده است ترجیحی بکن اسے ساتی کرم پیرایے بفرسازد ایچیکس غمی ماند بجان رسیدم و دیدم بن نمو نگرد پناه بر بندیت حالیا جا زرا پیچ کل جو نمیکند سیلے</p>
<p>کوہ و دشت بخت عشقی از حجره نویش لکه حکایت کامل سحر صبا زده است</p>	
<p>جل زوات گزیت مویخو زده است</p>	<p>و لکه که خورگزیل تو در گلور زده است</p>

چشمه اکه ندارم زنجودی و زخویش کے کہ خاک شود ہر بلند و پست یکیت	از ان بچ کر آبادہ در سبزودہ است آبر و برسد ہر کہ آبر و زودہ است
تعلقہ کند باکے دل عشقی چرا کہ نفیرش یاد نقش ہوزدہ است	
آرزوے سر اگر وارد کے سروانیت جلوہ مطلق عجاہم سے نایب بہجت دست کثرت را بدر با حقیقت ہان غن از خیال عارضہ نشوریدگان عشق را گفتگو کے کفر و دین و عالم وحدت گنج صفوحہ زورہ تعلیے زہر روی اوست	غیر ہر بازی چکویم عاشقانہ ہر سیریت حسن سرویان عالم ہن اور غنیت آشنائے خام ما در بحر وحدت ہاریت انچہ در ولہا نمود و اوست و گلزاریت نیک و بد کار استیانیہ سیکہ ہر گنجیت ہن زمان در دیدہ ہم تر جلوہ دیداریت
عشق گرواری پایا عمر عجمیا در راہ دوست خود خرد در راہ جانان محرم ہر انیت	
عالم از نور دوست و رنگ است حیف گوش و لم نے شنود دوست نزدیک تر ز ماست و لے	چکنم پلے دیدہ اہم رنگ است قصہ عشق کرب چنگ است خود حجابم ہزار فرنگ است

زین سبب با صبا مرا جنگ است غنچه ما همیشه دل تنگ است رسم غمیدگان سرونگ است ہم چو را بگیند رنگ است کہ آشنایان از رنگ است	از وصلت نیدم بوی ای نسیم سر تورسم کنی باش ای واعظ از طریق خط خرد عشق را مناسبت پر توروس تو چنان بینم
	از غم دوست عشقیا جاری است چشم چشم تو گرنگ است
گفتگوئے با کمان دارے مجال نیست بیچ منظمی نمی یابم کہ اونچہ نیست ورنہ جزو یا بسویت بیچ و انگیز نیست احتیاجے با حساب روز و وار و گیر نیست سوزنے را ہمسری بانالہ شبگیر نیست	مست تقدیریم اینجا فیوضہ تبریت دشت اسکان صید کاغذہ خونیر است اے حباب ان خود تو و زندان غفلت چشم و لب سر و دم تماشائے دگر و ارباب گرد عالم افستے بانے عید از لیلیک
	گر ز وصف طبیعت میکنی گو کہ وہ شای جز حقیقت عشقیا در نامرات تحریر نیست
بہر شمار دوست زری پاک مادل است	ہر قسم ہندوہ بر ہجر چاک مادل است

<p>پر داسے بادہ میت بشویدگان شوق پنهان نے نشوئی زینِ خسته پیچگاه غم بود از غم تو مرا هم زمان کنون در بزم دوست فرستگی و پیچیدی ز خویش صیدی و کو کون گاه پیرا نکرده ایم</p>	<p>اسے جام رو کہ چون شرابک مائل است اسے جان جان کہ چون نظ پاک مائل است شادان تیرم پر غمناک مائل است آسان شدہ کہ سب را دراک مائل است زائر و کہ صید در فرست کر مائل است</p>
	<p>از زہر مار نفس کنون پیچ پاک نیست اسے عشقیہ چو مہرہ تر پاک مائل است</p>
<p>برفت آن زامہی کوہستی آموخت چہستہما کہ از عشقت ندارم خیال پارسائی از سرم فرست نہ صید بود کہ ز دستش برون شد فدا سازم جہان و جان بران</p>	<p>کنون پیغم غم سستی آموخت ز بالائی تو مارا پستی آموخت کہ آب سینہ از غم و رستی آموخت غذا نم از کہ چاہک سستی آموخت کہ جانم را شکست و سستی آموخت</p>
	<p>خز و گرخت از عشقی خدایا لک آن کاشنے سرستی آموخت</p>
<p>الوار جمال تو ہمہ سرخانہ و کوہست</p>	<p>ہر چند بسرا کہ ز اطراف وز سہبت</p>

<p>خورشید عیان بر سر آب است بهیمنی به چهره تو طرفه بهار است گل من و صدم ز سبزه نازک است دوست صد دیش ز غم است تو یسین شد</p>	<p>او است به پیش تو اگر روی نکو است چشمان مرا اگر نگر چشمه جوهر است یا ای بیانش نه مرا یکسر مهر است اگر آن غمزه ات حکمت مدار ز مهر است</p>
<p>عشقی چو لاله بیج ندارد و زبده عالم از گلشن عشق تو گر نگم و بوی است</p>	
<p>خاصیت عشق به فراق است خشک و گرم است خلعت او مطلق به تقسیم نیاید نه من و نه تو بوج عین دریاست زمین پیش چو گویم این سخن فاش پید است نشان زبانه نشانه از محفل عشق زاده آزو و</p>	<p>عاشق چه کند مگر علاج است پس آید و دیده احتیاج است هر چند که سحر در میان است خود قول حسین در رواج است جزویت که کلیش خراج است آن را که چو زنده ز جاج است باز آگه نه منزل حجاج است</p>
<p>گر کاشف است بر سر عشقی دو جهان مرا چراج است</p>	

<p> ز جبر مردم چشم همیشه در زاریست بحسب تیم ز بار دوستی یاران چه چیز است بچشم عشاق که در زلف فروشن همین سکه است مرا هر آنچه هست درین ره خاکسار است کجاست بلبل شوریده تا دم پندش جگر غذاست ز خون شربت است میدانم </p>	<p> ندانم از چو خیال تو مردم از سر است که نقد جان بفروشند و غم خریدار است نه خواب میرود و نه خیال بیدار است که بخودی برده دوست عین بشمار است که خاکساری عشاق عین سوار است که گل نقاب ندارد و چه جای خود خواست که از طفیل غشش کار و بار با جرات است </p>
<p> ز عشق صفحہ نویسند عشقی عاشق خرد چگونه نماید گزین سر عاریست </p>	
<p> راه جویانیم و راهی درین است سید و ولیعقب من و رشوت غم گویند من بالا نه و گل رو کس یک صلاک منیم غم اے برق حسن جان من جو در دستم برین کمن دین پناہم خواستم از سر دورے </p>	<p> چون گدایانیم و شاه درین است یوسف و کنعان و جاب درین است حیف لعل بے بہاے درین است رنجہ پاسبانے کہ کلاہے درین است احترازے کن کہ آبے درین است ستر می و سقلا بنابے درین است </p>

	عشقیات خوش باش کم کن شکوه ما و بر معکم قبله گاه درین است	
کنجیت سدید که چو دانه عشق است افسانه عشق است، و کتب خانه عشق است ز ازو که سدید آدلم دانه عشق است مستانه عشق است که دیوانه عشق است کائنات عشق است که پیاغه عشق است پروانه عشق است که مردانه عشق است		یاران دل شویده ما خانه عشق است در مکتب دل گری بنگری آخر از کشت دلم خرم تحقیق بر آید تا چند کیفیت دل اسنج غلام از بخودی مستی دل تا چه بگویم بر شمع زبخت جز دل عاشق نگراید
	از خیل خیال رنج او سینه عشقی تجانه عشق است که خم خانه عشق است	
که از دے بر تنم در و جنون است صدای ناله ما در و جنون است بدوش هر کس بر و جنون است دل بتیاب شاگرد جنون است دواے وصل در و در و جنون است		دلم در سینه کیم در جنون است نه تسبیح و نه تهلیل است اینجا نه تنه آکو کین و دیوانگی و اشت فی آید بکتب خانه عقل خرد رانقص وافی نیست زین حال

سرگردا بس کرد جنون است	نه از خویش و تلبه می کند دل
	بجنون داد و لیلی را جنون داد از ان رو عشقی اگر جنون است
بله بعالم فانی برانجه است این است بگوشش او که ز چنگ رباب تلقین است که زیر برشکن زلف جلو ده دین است که خویش را چو گزاری کمال نکین است بحسب تم که شب تار واد و پر دین است ستاره می شمرم در ستاره ام این است	میر پی برخان با ده خواری آیین است خوشش ناصح ازین گفتگو که می رسد هر از کفر در اسلام هیچ کار نیست ز انتها سخن غرض نه پیچیدگیست بزللف و آن رخ خورده ات چو پینگلم سپس از شب من کز سیاه تو خجسته
	شنا دوست و را وراق عشقی است ازین سبب همه مضمون نامه رنگین است
گرچه آخرین شراب بنمودی چو نیت جلوه دایه نگز عواشی نفس در زمینیت بر بار رنگ گل ظالم دمی چو نیت وسعت صحرای دل از چشم باطن دیدیت	ادلاور سینه را ز در و دوغم پوشید نیت بجز که خاموشی نا و بهر پیش ازل بچو صحرای سر می توان گرفتن زین چو نیت کز سر سیکر و د عالم در سرست باشد بوس

خنده اینجا گریه آمد گر بیاخندد نیست	کار بالعکس است در راه محبت و دوستان
	اندر آن صحرای شیراز اگر نگاه است و بس عشق قیاس را بر این شاه کاپی پرند نیست
چون آمد بر سازد بید جان خوش است خدا گوشت که هر گونه آن جوان خوش است بخویش زود و آبی که این نشان خوش است ز بهر عقد دل نشسته معان خوش است که تا در انچه رضا تو شد همان خوش است چو دید جان یکشاید همه جهان خوش است که اگر گنج خوب و بد خوش بهم شبان خوش است که یافتم زبانه ها زمین بلیان خوش است	بسوی دوست پایگاه فغان خوش است بیدارم بهم نه جوان و خوب و دیوان خوش است ز بهر نشان جبهه رسیدم اگر شنوی بگو ز یاد خلوت نشین که بر سر دیو خوش است بجا که هرگز رسیدم و گر فغان نکشم خوش است ز چشمم سر نه توان دید رنگ معنی را خوش است سعدی بجان و دهر لعل است بزمین خوش است مرحمت و در پا او گفتی که گوی سوز و گداز خوش است
	چپان رسد به ثنائی جمال و عشقی که عقل آواز زید است اینچنان خوش است
که عکس روی کس و او ده کار و بار نیست و اگر نیست بود است زمین بهار نیست	که نیست و نیست بیا و بزمین بهار نیست بیشتر از بهار نیست که دید جان دارد

<p>بلند مشیر بی بین به لاله زار بسنت و عنایب به پرسیا اعتبار بسنت بدل رسیدم و دیدم و گر بهار بسنت نگاه رنگ گرفته است و کنار بسنت</p>	<p>ز حسن عشق عجب رنگ و باغ میدارد بهار جلوه گل هر کس نمی فهمد بگیری گل نیست افتم اکنون چو شمشاد که ندارد چین جلوه خویش</p>
<p>ز رنگ و بو شده آماده کلبه ام عشقی اگر صبا گرسنه کرده از دیار بسنت</p>	
<p>بے تکلف کلبه او آه است بے شب و روز جلوه ماه است مرد جانبا ز بر سر راه است زین و دلو و لعل و لعل است و سب خوش آنکس که از خود آگاه است که دلی من ترا بخواهد است</p>	<p>دل سالک خزینه شاه است و یه عشاق را به بین که درو کار بهستی کجا است در عشق و ای محزون و زلف آن بخش خرم آن کوز خویش بخیر است چو ترازو میکنم به دل</p>
<p>و عبارات عشقیانی همه وصف شایسته است</p>	
<p>چو از خودی نبی زانی آسان نیست</p>	<p>اگر خود زنی خود نانی آسان نیست</p>

چهره دست و پازنی احو صید پای بسته بدم	اینچ و تاب و لطفش ربانی آسان نیست
گزار بند طبیعت مجر و از همه باش	و گرنه ای دل ناوان گدائی آسان نیست
چهره شورشی که ندارد نهنگ موج و حباب	درین محیط و لا آشنائی آسان نیست
بیا و دامن دل گیر گمش داری	جز این وسیله بچنان رسائی آسان نیست
تقصیر آب بندیش و باز حد گزار	خدا کو است که این نماندائی آسان نیست

فتان زهر دو جهان دست غشقیادرنه
بحال و دم زدن بیوالی آسانیت

روقیه

اینک ز خیر تو و ابریم آرزو یا غوث	زیاد تو و گرم نیست مو به یا غوث
منم مرد غلام کین در تو	ز خاک کویتو مبار هست آبر یا غوث
تویی که نام تو باشد محمد ثانی	تویی که یاد تو گویند چار سوا یا غوث
فضیلتی که تراست تا کجا گویم	جهانیان همه خوانند کو کبیا غوث
مرا فتنست که دارم وسیله چو شمشیر	که غیبه تو و گرم نیست جبهه یا غوث
زبان قریب اولیا گل اندو لے	آه آن گلی که هوید است ناکت بو یا غوث

اطمح فیض تو غشقی همین کند بدم

خیال غیر زبان و دلم شیر باغوث

رویف ح

<p>خرم است آن که گردد درم روح نشسته فرخندگی بخت مدام بے نمون چون برآمد و صف او بے کند شوق فتنه شکل است کعبه معنی نمود و است زو الفقه بانفس کافر که کند نفس شیطانی کشته میگردد گر سیر صحرا بر مکان و لامکان</p>	<p>صد فضیلتهاست از انعام روح هر کس یک جرعه خور و از جام روح پس چه گویم پیش ازین اکرام روح بس هوادار است یاران بام روح زین سبب من بستم احترام روح بسته افتاده در دم روح چون بگیسم که میزان مصام روح لحظه لحظه سینماید کام روح</p>
---	---

عشقیا و صفش کجا و اندر

چون که شنید است هرگز نام روح

<p>من آن نیم که فرشتش کنم خیال قدح نیمه و عسکه نمایان نشد به مقصود از آن خیال قدح نوشی است و بیزین</p>	<p>که بست جان و دلم و دلش از جمال قدح کنون همی نگرم لحظه لحظه مال قدح از به وصل و دست موی است در به جمال قدح</p>
--	--

<p>چنین کمالِ قریحِ بی‌نم و جلالِ قریح اگر چه پیشِ نایمِ این مالِ قریح هر آنکس که دمی دیده است مالِ قریح</p>	<p>بجز عریض و درو سالکِ جهان سازد مسببِ یادِ کشتی گرد شود محبوب مستراحِ هر دو جهان در نظر نمی آرد</p>
<p>کجاست طالعِ اے عشقی که بعد وفات در خاکِ این تن زارم شود و غافلِ قریح</p>	
<p>رو فی خا</p>	
<p>ندانم چون کنی با ما تو کین تلخ که بے یار و تو گر دو انگبین تلخ مگر خستم رساند اینچنین تلخ ندیدم حالتی غیر از همین تلخ نمایم سندی خلدِ برین تلخ جبین برق چون سازی چنین تلخ</p>	<p>ز شوقِ تو شده دنیا و دین تلخ اگر زهر است در یار و تو نوش است ز تهناس تو شیر نیست کام بهر شیرین که رو کردم ز ممکن بختاک افتادگانِ کوه جانان نجم کا هم غمِ غمِیم نا توانم</p>
<p>خسرو با عشق هم پیلو نازد که عشقی خوش نه آید بهنشین تلخ</p>	
<p>رو فی دال</p>	

دل از خیال زلف تو در تاب میشود	در دیده ام ز مهر خست آب میشود
صد جلوه دعا برش رنگ میدهد	آنرا که چاک سینه محراب میشود
بر خویش گردش بکن و پابرون منه	معموره است میل چو گرداب میشود
از نیستی ترس که کاریت بوجوب	و الله که سلب باعث ایجاب میشود
از کرم گریستن بکن دل ملاقات	شاید که فرستد رفته چو سیلاب میشود
یکدم بگشاید برود جوش گل بهین	وصف جمال دوست زهراب میشود

ز خرد نه لایق عشق است عشقی

کاین فتنه کرب عالم اسباب میشود

وصف ریح تو بر ورق جان نوشته اند	ننه غلط بصفحه ایمان نوشته اند
آنی که مدح وصف جسمال کمال تو	از خامه بهار لبستان نوشته اند
با خوبی تو بیکس هر سری نکرده	افسانه است مایه که رنگشان نوشته اند
آری در عکس رویت رنگی گرفته است	سنگامی که از رخ جوان نوشته اند
از دیده اشک سیل روایت و مبدم	شاید که این سفینه ز عمان نوشته اند
آنها که شور بحر محبت شنیده اند	از مشک چشم قنیه بهمان نوشته اند
در رفتن من ازل دل زده روان دل	اول قدم بچاک گریبان نوشته اند

روئی حساب شایق خویان نوشته اند	سال تولد هم سه تقویم دان شهر
۴۱۰	روز ازل نصیب عشقی برآه عشق باشاه کاپی بر بیان نوشته اند
رقم از خویش به بال و پر پیداشد همدین غمخت رهبر پیداشد انچه پیداست از ان پرنهر پیداشد لخت دل قطره خون برگ بر پیداشد حالیا قصه آن خوش پسر پیداشد شکرش که مراد گرم پیداشد سحر و سامع بزمین سحر پیداشد سرزوم در ره اوج و سر پیداشد	گشت دل چاک بسو تو درسی پیداشد بود صد فکر که چون ده بصال تو بوم نام بے تنگی و دیوانگی بر سر من تو غم ز آب سرشکم شجره آه نمود رفت افسانه محبوبی یوسف ز جهان از ملاست نشود هیچ دلم را اندوه صبحی هم زلف و خست خنیا لم نمود سر کشیدم بجان هر چه فلاحه ترسید
	واعظای هیچ نصیحت مناعشقی را خبرت نیست که یک خیر پیداشد
صبح مقصود و بعد جلوه دیدن گیرد اشک چون دانه یا قوت و دیدن گیرد	رشب تا زخوی پرده دیدن گیرد آب میگون تو را و ز که دیدن گیرد

<p>بس رسامه این شیوه اگر شایسته ز ابدار جلوه آن فتنه خوبان بیند اگر شود طائر دل صید نگاهش و الله جام بکیرنگی وحدت بکس با حلال</p>	<p>دید که دول چو کیدن تمپیدن گیرد سنگ بر سر زدن دست گزیدن گیرد رسیدن نه و دیدن نه پیدن گیرد که ز خود رفتن و دزدیش رسیدن گیرد</p>
<p>عشق کیا گوش دل را و اشود از خوش عشق رزمی از هر دو رو یوارش نیند گیرد</p>	
<p>ز نسیم تمام درین جگر است بار دارد نه جگر فرو گزارد نه ز سینه بیج جاس چه خوش است جانم ز دل شاد و دل ناز دارد بخدا ز خود برایم که خدای من زیور دارد بروم بکوه صحرای جنون صلاح پریم</p>	<p>که بهار لاله سر دم زنگه یار دارد انگشت چویر کار می سر است شمار دارد که عنان تفراری بکفتی یار دارد که بخود نهفتی ماندن بخدا چه کار دارد که شنیده ام بعبقت سر کار و بار دارد</p>
<p>نه نسیم سیر بندش که کند ز لبت جانان چو عشق است شمر دم دل یثمار دارد</p>	
<p>بگر از نوک مرغ کانت بهار تازه میدارد اگر چه بخت نخت دل خشم لیکن بخدا الله</p>	<p>که بجز از ازل شود زنگش که سر دم غازه میدارد نیال تا زلفت بر دوش شیشه از ده میدارد</p>

جنوم وشت آبادی ست یکم تر ز بلای خیالش ہم نمی آید ستغداد آغو شسم	کہ ہر دم کوس شہرت را بلند آوازہ میدارد برین ہم بازوے اسید صد خمیازہ میدارد
معانیہ است در ہر مصرعہ گریختگی عشقی چیز لعل یار کو مضمون بے اندازہ میدارد	
کے در راہ محبوبان قدم زدو خیال ہم جو بہ بردار لعل اور دوشتر چمن شد سینہ ام او مکن رویش شناساے بدیاری محبت من از بال مسما پر اندام و فیض در عشق آن جہا جو	کہ اول بر سر ہستی قلم زدو چکویم کار عیسیٰ الہیسم زدو دلہم صد طعنہ بر باغ ارم زدو غمی آید کے از خویش دم زدو کہ عشقت سایہ خود ہم زدو دل من نالہاے زیر و ہم زدو
جہا رنگین نباشد نہ من کہ عشقی از ثنائے اور تم زدو	
سنگ سید احم دے کا نقشہ یارے نشد خاک باوان تن ہم آغوشی ز محبوبے نہ کرد سر نہ پنداریم کو سرداری وارے نہ کرد	کو را باوان دیدہ کو حیران دلدارے نشد چاک باوان سینہ کہ از غمہ نگارے نشد پانہ نیشاریم کو شوریدہ خارے نشد

رفت منصور از صفاد زنگاه دوستی گل ز منتفاس خود یک عصمتی اردو ناکه با خود آتش شد دل گوشت از دین و کیش	بر سر و ار که چو او چوایم و دیار نشد عند لیم را ز آه و ناله انکار نشد هیچ که در اخیال سجد زمار نشد
	بے تکلف عشق گرداری بیاد بزم دوست از خم راه جان عشق کار نشد
و حلقه آن زلف بهار است بینید یار است نمود از بس جلوه که بینی وارسته نشسته یکس از تیر نگاهت آغشته دلم بر سر آبر که کشیم آبیت که در خوش تقف چرخ نموده بے تابی من همچو سبند است ز آتش	از هر مژده صد سینه نگار است بینید در هر صفت دیده دو چاکر است بینید یکجان جهان صید و شکار است بینید منصور صفت بر سر و ار است بینید سایه مگر رنگ شکر است بینید زیگانه غشش دست بهار است بینید
	عشقی ز غم در اقیانوس از عشق دین بزم گنار است بینید
نه در یاد صدم تنه مال دیوانه می قصه دین محفل کلامی شمع رخسار سید شایب	ز بالاس تو هم آغوش بے تابانه می قصه که جانم بر بنارش چون پر پروانه می قصه

<p>تبا و آتش عشقت دلم بتیابی دارد برین قصیدن من بایت صدفین کن تفاوت در میان ما و زاهد انقدر باشد نمیدانم چنانچه پیشتر لعل میگوش</p>	<p>سپندم میکند تخمین کاین مردانه می قصد که این شوریده از دنیا و دین بیگانه می قصد که ما هم خانه می قصیم ما و در خانه می قصد که بلب سرخن از وصف او ستانه می قصد</p>
	<p>بر قاص خرد با عشق همسر گزیند عشقی یک دانه می قصید یک دانه می قصد</p>
<p>گر چنین جور حب از تو عیان خواهد بود گاه بر هم نشود دیده حیرت زدگان اسول آگه از زنده در شان بگذر گر تو محمود دل را کنی ویرانه دیده از درون ساق تو ندانم چگونه الف قاصت او قامت من کن کرده است پی رسد ساله اگر با ده عشقت بچشد</p>	<p>پس کجا جان مرا نام و نشان خواهد بود زیر خاک ارببری هم نگران خواهد بود کار من در پی آن پیرمغان خواهد بود حاش نشد از ان کجانشان خواهد بود چشمه هست کنون آب روان خواهد بود آخر الامر همین است که آن خواهد بود ان شاء الله که دیگر باره جوان خواهد بود</p>
	<p>کاشفی گفت که عشقی ز خرد و در بر از طفیل تو همان است و هسسان خواهد بود</p>

گرچه از فتنه چشم تو زبان خمیر بود	از لبست هست امید کے گلان خواہ بود
علی گشت عشق است ولا آگد باش	حال تو نیز چو حال دیگران خواہ بود
بے تحلف برسد برسد مقصود آن کس	ہر کہ در زمرہ این بادہ کشان خواہ بود
چون ہویدا شود آن کج خیال بر دل	اشکاراے تو گر نیک زمان خواہ بود
اسے خوش آن روز کہ دریکہ صدوق	دین من کعبہ من رویتان خواہ بود
یارب این سیہ جگر دوزخ نام ز کجاست	آرے آرے مگر از چشم فلان خواہ بود
پسیر و حافظ شیرازندم از دل جان	حالیہ ہنعم و روزبان خواہ بود

عشقیا عشق و خرد بلبل زباغ اندو
زباغ را نالہ شوریدہ چسبان خواہ بود

ہر کہ از دست جنون دہن جل چاک کند	خود ہم آغوشی از ان لب بے باک کند
بادہ ورد کے را کہ رسید بہ تبان	حاجتے نیست کہ روبرق تاک کند
خواری بر آن شیفہ تہبان گردد	کہ ز دل ہر نفسہ نالہ غمناک کند
ہر کہ خواہد کہ با کسیر محبت برسد	اول آنست کہ سر گنج زرے خاک کند
آنومان جلوہ مطلق بنمایہ ہر دم	گر کہے دل ز خیال و دوجہان پاک کند
انے نیست اگر نیش زندان نفس	انکہ از داندہ دل مدہ تریاک کند

<p>دور حرم حسائے دل سرگرد گریه یاران من پوچھا سے جنون آمدہم از دل جان</p>	<p>تا چہ گویم کہ چہا مرتبہ اور اک کند شہسوارے مگر این صید بفرکاک کند</p>
<p>عاشقی از دست خرد و در بالی یابد کاشفی گریہ غیر سزودہ تا پاک کند</p>	
<p>ز لہان روز جزا غرور قار گوید چسیت این جھو نشینان کہ گزینہ خلق کز رباب اندازان زلف و عشاق غنچہ جام بر جام زون در صف زندان حرکت بقیہ از ہمیشہ نیکان در کویت سر در نیست توجت جہم کے عاشق نفس نخواستہ یک بادہ صافست اولی آن غزال کہ بھولے وفا سزودہ ام صید خوشید رخاں نیست کہ در ز آید</p>	<p>آرے آشفته دلان من یا گویہ بہتر آن ست کہ از خوش کنار گوید آخر الامرا زین رشتہ بہار گوید طرفہ جلے اگر از دست نگار گوید مدوائے تیغ نگہ تاکہ قتلے گویہ اوج آشفته ہمیں بس کہ بار گوید بہ روی تیشہ ہمیں سینہ نگار گوید غرض آن ست کہ خوبان بشار گوید این شکار اہل دلان و در تار گوید</p>
<p>نیست جز عشق دین نرم از آن عشقی باہر اہل خرد کو سر و کار گوید</p>	

<p>که موج آشتنا همواره دریا و بخل دارد کند ادا و آن صید بوی که بخت و پاشیل دارد و گردن غنایم در دین صفی صغزل دارد ندمت بدست دل غنائی و بخل دارد دلم از دیده تصویر این سلم و عمل دارد رسائی نیست گوئی که از طاقت کسل دارد که پاسک من درین صحرایم هر خار گل دارد</p>	<p>بصورت یک رنگ جانم معانی بے بدل دارد و سوائے و مانند دارم گسسته گرم ساقی کو ز ناز و نازکی گل تناب اخلاص نمی آرد سرم بر کوه صحرای دخیلی میسند بر دم ز خست کرده ام خوگر چه عالم جلوه گر گشته بچوگان ارادت تن دمی سامان نال آید غمان گسسته گردیدم بچو و تامل چنان</p>
--	--

اگر گیسو کشاید من بر قصد جان نیری
 ز آب عشقی آندم جواب بے بخل دارد

<p>پس دگر کیست که در راه تو سامان دارد که دم از رایحه باد و بسان دارد بلیل از ساد و صلی و ام گلستان دارد هر که هست و دوست و گریبان دارد هرست عمر که به بند و س تو ایمان دارد</p>	<p>شمع با گرم روی دیده گریان دارد می ندانم ز کجا میرسد این باد صبا شمع و پروانه اگر سوز و گدازد دارند نه منم نشیفته حسن بلا خیز تو بس آنکه در خانه و صومعه می بود و خراب</p>
--	--

اگر چه پیرست تن غمش می بیاورد

اللہ اللہ دل من میل کے میدارو
 ناریسائی است مرا گر سیر بام تو لیک
 دل مخزون من و آن رخ آتش فاش
 نیست جان و رن من از کج آن دانه خل
 زاهد و عارف و عاشق ہمہ خواہان تو نہ
 بے تکلف بسر قافلہ نو اندرستن

عشقیا وصف تو بہر دم ز دل جان گوئی
می ندانم ہو سے یا نفس میدارو

بزلفش دین و دل بیستم گرفتار این چنین باید
 زخوفت آن اینجا قطع نعل می شود
 پتیدن های دل یک گفتگو می شود
 گله سنگه بسگر بسگر میزند شوق

ز رنگ ماوس من رستم سبک باز این چنین باید
 بله در راه معنی طرز قرار این چنین باید
 بله و محضش انداز گفتار این چنین باید
 سر شوریده را که سر و کار این چنین باید

تراکت می تراود و عقیق دین مصرع بیل
 ز خاطر باز اموشتم سبکبار انجمن بایه

<p>شعله زاری شوق اندر خاتمان پید کند گونہ گونہ رنگہا سے بہر زمان پید کند کافر ہی آن بہ کہ در راہ تباہ پید کند بہر ایشار شش دل و جان و خان پید کند بے تکلف او بہار جاودان پید کند کو نہال مستی خود را خزان پید کند کز میان دو حست ز نو در میان پید کند بندگی در خدمت معینان پید کند</p>	<p>کو دلتے تا ذوق حیرانی بجان پید کند نیست عالم ہر آشوب لم آن نوجوان کفر عالم نمی سیر ز پیش بے تابان شوق در جرم دوست آن کس را رسانی بہت گ بہ کہ خبر آں گرونگہ را گرم خست وی مغنی میگفت آنکس نو بہار وصلیت ہیچکس رابطے پیدانش اندر سخن گر سہوار سنگی دارد کسے زین ما دمن</p>
---	--

عشقیا انجام حیرانی با جمیعت
کو دلتے تا ذوق حیرانی بجان پید کند

<p>سیتوان گفت کہ زان زلف صبا میگردد کہ در آئین جفا اہل وفا میگردد فتنہ بہت کہ اندر سر با میگردد دوستان بر سر من باز چرا میگردد</p>	<p>دل سودا زود ماہوا میگردد آتشین بربان غمخوار عاشق کش تو نے ز سودا سے دو عالم خبر ہی میرا ترکنا زے بدل و دین کہ نمود نہود</p>
---	---

اگرچہ در قید قفس است ولیکن عشقی

از ره دل ز کجایا کجا سیر کرد و

میان ما و الفت آشتی بسیا خواهد شد	نگاهم گشتناسه جمال یا خواهد شد
که روزی به بر آن غارتگره و کار خواهد شد	دل و دین جان و ایمان کرده ام آگاه شد
که زین مه حالیا بر کار خود بشیا خواهد شد	باید و جنون دل ست بهین گشت و شد
بسا و لما و دین مینی که خرسین وار خواهد شد	نگاه گرم ساقی برق سان گر جلوه آراید
تعالی الله که از دیوانگی پر کار خواهد شد	بهر بند گردم آن نقشه خال رخ رنگین
تماشا دیدنی دارو اگر سرشار خواهد شد	کنون یک قطره خون گرم چو شید از دل تم
نمیدانم چو خواهد شد اگر کار خواهد شد	ز خونی زود شد از یک نگاه عشوه به روش
که از من یا خواهد شد و گر انعیار خواهد شد	فراسه به قیامی کرده ام دیگر نمیدانم

بجز عشقیا از خرمی و ز خوشتن هرگز

نگاهم گشتناسه جمال یا خواهد شد

مهر سیت در آغوشم و از راه پیر سید	و ز خویش کردارم و از راه پیر سید
سامان حیوان است از این گاه و پیر سید	از سلسله کامل و زان ز گشتان
یاران خبر از شوکت این جبهه پیر سید	تا خاک شدیم آسپه بدیدیم بدیدیم
دیگر سخنی از نگشس آه مهر پیر سید	ز خمی بجز رسته که هر هم نتوان کرد

<p>اسرار دل از زلف گدازد پیر سید تا و گدازد این پوسف وزیر چاه پیر سید</p>	<p>بایچن بران ز غم عشق بگوئید در دل ز خیال رخ او جوش بهار است</p>
	<p>نه شوخ چون نه غم و اندوه که عشق خبر هیچ ندارد و گدازش گداز پیر سید</p>
<p>مستند از خاک درخت پیر سید به الفصولان ز کجی اسیر سید زلف عبده را بر سینه رخت اند بر سرم تپت از ما و سینه رخت اند رشته زلف بتان را ز سر رخت اند در زلف که حباب چمن رخت اند بر سر دیده دل انجمن رخت اند نار فانی که بخار و سمن رخت اند</p>	<p>تا که عشاق بگویت رطنه رخت اند نغمه بود که او تنگست سلیمان برده این چه سحر است که وی ز کس زبان جنم آتشکارا و نهان نیست جز او پس سبب که روزه دل عشاق بجای که درو چپه تا نا است اگر دیده دل کار کند خوش نگاهان ز رخ چشم و چار زلف جلوه که توان لعل و مژه می یابند</p>
	<p>حالی یافتن دل نه کل عشق گل رخاں در گداز سوز رخت اند</p>
	<p>روایت</p>

<p>وز جان و دل صحبت خودی کرمان گریز حاشا که از طبع رقیه کون مکان گریز در جابے راستان دیا و خان گریز بشتاب جان کن بریم بتان گریز</p>	<p>اے جانمن ز شورش کون مکان گریز خواہی بے نشان جبے تیرا تیرسد اگر پیش برے بیکر کند اے بریشوق از صوم چو پیچ کشایش غمی نشود</p>
<p>بال و پست سر و دھبہ ان مردارہ عشقی ازین وسیلہ لاکان گریز</p>	
<p>رویف سین</p>	
<p>گرد شہ و زخویش میسازیم و راہ امپرس صد تجلی میشو و پیدا راہ امپرس پیش ازین دیگر چکویم از گناہ امپرس حالیہ از کار و بار این گیاہ امپرس دل سپر کردیم و دیگر از پناہ امپرس بعد ازین از درد حال ما ز شاہ امپرس</p>	<p>چشم دل داریم و دیگر از نگاہ امپرس در شبستانہاے ما ز ہر روئے آن صنم تا چہ عصیان است کہ ہستی بر آہش میریم برق سان چین چنیش سوخت حریر کماول بالکے تیر کاری ز گرفتار او پیچ و تاب سوز جہان را باندہ کردیم</p>
<p>عشق قیامان بر سر کوئے صنم دلدادہ یکم شیشہ بر سنگے زویم و از ادا امپرس</p>	

روین شین

سنگه همیشہ بایل خویش	گلشن دیدم ازین گل خویش
ستی مانا ز شیراز بست	دم نگدشتیم در دل خویش
یسلم در نمازین پنهان است	تا چایانستیم محل خویش
حالی دل به بیج سوزد	دیدم در خویش تا سال خویش
سخن با کسم نماند کنون	از خودم هست حل مشکل خویش
گشت زارم چو طوفان داد	سند جدید از سال خویش

حیف صدیف عقیقہ ازین

عمر با بوده ام چو نافع خویش

روین غین

آن بنم کز جان شدم فارغ	بے تکلف ز جان شدم فارغ
تا شنیدم حکایت جنش	از گل و گلستان شدم فارغ
ستی یافتیم دلیل کے	حالی از خان شدم فارغ
کرده ام خستیا گوشت دل	از جنین و پنهان شدم فارغ
جان نشا تو کرده ام حالا	از تو ای جان جان شدم فارغ

ناله زمین این و آن شدم فارغ	نغمه آذر سرای خلوت دوست
عشق قیطره عادت که کنون جان زمین من ز جان به شدم غبار غم	
<p>بچه جوشیده که بچیده است از بهار ایام که عادت دل و دین یکدیگر بشمار ایام هر آن دلی که در گذشته است یار ایام از آن منته که گرفتیم کار و بار ایام خوش است آری و به واسطه دین یار ایام مرست گوشه میخانه کسار ایام</p>	<p>خوش است و دیده ام از سیرت زار ایام که ایام شهر دین باره است حیرانم نجم جام جسم نر هکند آئینه وضو است نکار با همه بکار گذشته ایم اکنون اگر چه سلب دین با حیرت است لیل تر است صحرایم نمانده از راه</p>
کجاست آتش و فزخ که عشق قیطره اکنون کشیده است دم از شعلماه ناریام	
روایت الیوم	
<p>سلسل گزین بهاسن جوانی غبار دل جولان کند همیشه در و دشوار دل بجز ضبط می نام و برب بار دل</p>	<p>دانش چنانچه شرح کنم از وقار دل سوار لایق آن که خیال می گزیند دل صد غوطه سبیل آن دل بن بخور و دل</p>

<p>باز نمی گشاید که کند او شکار دل بادی نسیم که بوز و از بهار دل کشی شکسته چو سرب کشتار دل</p>	<p>همی نیست ز خجسته و سر گیر اود و کون در باغ جان بگل عرفان پیش گد از غم ننگ عالم بهر بکشت</p>
<p>ملکین پیر است که سر لوطه عشقی بطلی رسی چو شوی انتظار دل</p>	
<p>بیان معنی آن میکند رسید دل کدام جلوه رنگین بدید دید دل کج کعبه و بتخانه آید دل که یافتیم خننه از زبان درید دل بهار بر دوجان بگل رسید دل ندیم عشق که گردیده برگزیده دل جواب دار پیا کشته ویده دل کسیکه از ره تسلیم شد خرید دل</p>	<p>رموز عشق بود است در بند دل بعیم ترقم که ز حیرت بس نمی نگرد خدا که هست که یک لحظه هم نمی سازد پریچ خنک و کتابه ندیده ام هرگز بان بلبل دیوانه میشود و بر دم بازل روح زده خنده از طریق کرم چه بجز معرفت را آشنائی خواست بدید و ایست و از دو کون شد از کاد</p>
<p>چه چو شهاب که نداری و نه خورشید عشقی نه گفتنی است کس جز و از پیش نی دل</p>	

تن پستی را چو بزاره بیابی کامل	بے کند عشق و اندک دگرسی برپا دل
پند به غفلت چو از گوش طبیعت واکنی	بشنوی جانم ندای سینه زینغیا دل
خود زبان حیران است و تفسیر فرسخ	بے تکلف اسم غم هم منباید نام دل
هر قسم و خمنا نه را بر بهم زند از بر نغوی	هر که یک جرعه چشیده از شکر جام دل
شیوه چه بسا بد و نفس را که می بینی خود	تا چه تشریف است سترای این عالم دل
غافل اگر نه از رسیدن دل صد حسرتی	وادی ایمن که هر دم طے نماید کام دل
در میان حق پستی را هستی فرق نیست	اے دلم آرام دل باشد چو با شرم دل

کاشف صد آرزو سے شریعت وصل نیست
چونکہ کتاب است عشقی را بهیچ کام دل

روقیسم

گزاره و بملک بخجودی جانیکه من دارم	ز ویر و کعبه بیرون است ایمانیکه من دارم
سر شکم در دل آن نوجوان که وقتا شیری	لبو خیز خسته فرماست بارانیکه من دارم
بهشت دل شدم یک طایه ایمن که کردم	و به صوت انا اللهی بیا بانیکه من دارم
بر دواز من ول و دین آن بت نگین دل	مسلمانان که دارد اسمائیکه من دارم
بچه د چون سیروم جوشن تجلی می شود پدید	که دارد در حریم دل چاهانیکه من دارم

<p>بہر شک فلاحون بہت دیا نیکہ میں ارم</p>	<p>زہیون شہر شوق میر قصہ سپندن</p>
<p>مکن سرگرمی اسے عشقی بہر دیان این عالم گزر دار دہلک بیخودی حساب نیکہ میں ارم</p>	
<p>کشیدم خویش را یکسو بہر مثل غنائم گلستان زار اسکان راز رویت تر جان ارم دل شوریدہ خود را نشان از بے نشان ارم ندول داوم نہ جان داوم لہذا میں ارم دل شوریدہ خود را لباس از کتان داوم</p>	<p>زہشتی قطع سنہ زلفا نشہر خنیا جان ارم برائے چشم طاہرین کہ تا حیرت بشناسد بقدر ہستی کو شہ پہرہ از ابا شہ نہایت یکیشم از کردہ خود بر سر کویت چو جالاکا ہر دیان شکست خاطر باشد</p>
<p>لبو سے او گزر کر دم دل و دین خواہند ازین کشم آادہ تا آن خطہ عشقی را ضمان ارم</p>	
<p>چہ شد از دل شوریدہ پیامت کروم دوستان بر دل حیا پیامت کروم مشت جانے کہ مرا بد چہ نامت کروم سر سودا زودہ را کوچ سلامت کروم حاش شد کہ عجب صبح ز شامت کروم</p>	<p>تا لحائے سحری بر در و باست کروم دل نہادم بقدر سرور و دانش گیا منہ نام کہ غمت باز چہ خواہ ازین ہنر بر دیکہ تو داری بکن ام عشق کہ من ویدہ ام در سرفلف تو بہار سحری</p>

فستم از خود که من باز ندیده کنی | اے حیات بین تا کہ چه کاست کردم

عشق از صوبہ باز کہ کن باد جان

حالیا برویخسانہ اقامت کردم

بادشاہم سیم و گدائیم و سپاہی یایم	سرخ زردی و خود بند و سپاہی یایم
زمن وارض و ملوات ہمہ در اند	انجم و شمس و ہمہ ماہ راہی یایم
مستی و بیخودی و باخودی ہر جہہ است	ختم و مخاند و ہم جام و خواہی یایم
گرسی و عرش چہ دست چلویم خبر	کف و اسلام ہمہ سرتیاری یایم
سال و ماہ و سحر و شام چہ ہست بے	خرد و بخیل و دعوالم و دہری یایم
ہر سحر و راح و ملک و نزع و اراقت	جملہ عالم تو اگر نیک نگاہی یایم

عشق از را حقیقت نظر در خود کن

تا بدانی کہ ہمہ سیر الطمی یایم

چون بودم سوائے راجا بے یافتم	سیر دل کردم و معنیہا کتابے یافتم
تا مفت گشتم جمال جادو دانی جلوہ کرد	طرقہ تعبیر و طفیل طرف خواہے یافتم
ز رہ و خورشید عالم را نسیدم کہ من	در شب و بجز نور آفتابے یافتم
موزش دل بقراری ماہی جان کنون نماند	کز رخ خور و دہ جان گلابے یافتم

<p>اگر نکست خود نکایت با نمدارم که این چو و تاب گیسوانش دیده و انستیم قین</p>	<p>نا تو اینها و پیری زان شبا بر یافتم کر همه شعاریت انتخاب یافتم</p>
	<p>حالیا بهیوده گردیا کن عجبی که من چون بخود رفتم سوائے اجواب یافتم</p>
<p>در خود شک کردم و صد پوش گفتم تا غم تحقیق ز دم از خم معنی از شونی دیوانگی این دل میاک صد شکر که از هر دو جهان ست تمام آه محو چشم تو گردی بی تاب بیداری دل تا نگه گرم تو بخشید</p>	<p>تعلیم ولی از لب خاموش گفتم سپوش عجب از دل بهیوش گفتم تا چند بگویم که کنون گوش گفتم با غم جانان بهر دوش گفتم از نیش نگاہ تو چنانوش گفتم کار و جهان خواب و آغوش گفتم</p>
	<p>عجبی شده ام عملی پس ازین راه خود را از سر شوق و آغوش گفتم</p>
<p>اگر گذرستم ولیکن باد شام دیده ام بر سر بام و در شامت غبارم با درو تا که هستی اشکست دست گردان غمزه ام</p>	<p>بنده ام اما بخود بخود اسلمه دیده ام از لطفیل خاکساری طرفه را به دیده ام دوستان از آرزوهای پنا جویده ام</p>

<p>صیقل آئینہ دلہا زائے دیدہ ام بادشاہ دیدہ ام بایان سپاہ دیدہ ام بواجب حالے کہ درخو شیدا بحر دیدہ ام</p>	<p>ہر چیز بکندیم رنگ کلفت را اگر از رخ و زلف لب و ابرو چشم آن صنم زان مزار آتشین و آن ہلال ابرویش</p>
<p>از شکست حال خود عشقی مرغ از بہر آنکہ اگر گدازمستم ولیکن بادشاہ دیدہ ام</p>	
<p>رویف نون</p>	
<p>دلعل ساقی کجیہ گیسو رستی کن بہمتے کہ تو داری دراز دوستی کن بر و برہ بہ صنم خانہ بت پرستی کن کہ یار و تو نہاں است خود پرستی کن شہر را شوق و مود نہاں پرستی کن</p>	<p>بر پیر پیہر بخان باش و مود پرستی کن سرد شہتہ سے دراز و زلف و صنم کشود عشق دہ این کار گرجی خواہی بنغیر رو کن ایدل کہ می کنم آگہ بہار عشق چو جان و دولت بھی خواہد</p>
<p>بہین بس است را عشقیہ درین عالم بر پیر پیہر بخان باش و می پرستی کن</p>	
<p>رویف واو</p>	
<p>اکنم صد پویشی طالب او</p>	<p>اگر گویم شنائے از لب او</p>

چه وصفی دارد آن زلف سیاهش	که ایماندار باید راهش
دل آواره دارم گریه بزم	بیا و نیم چاه غمخیز او
صکزد و در پیران بقیاس است	چه باشد روز محشر با شب او
ندانم دل شدم یا جان شد بزم	
لجا بگزارم عشقی جانب او	
رویش	
برشش گرتو بخود آئی به	بخدا بخود نیسائی به
نوک مرغان چو بر سر کار است	گر د دل کز کوشائی به
عاشقان دست باز خون شونید	یار را چسب خائلی به
من نیم من نیم چو بخت است	زین سبب رخ خود ستائی به
گشته ام از دو کون بیگانه	که مرا با تو آشنائی به
راز دل گزینان کنی جانم	تا ترا حال پارسائی به
عید گرد و رست غمی آید	از تو صد بار روستائی به
ساقیا از خار بیستاجم	باوه ناب گرنائی به
عشق تابندگی ترا زید	

	دوست را چه عوی خدا کی به	
	رو لیف یا	
<p>محبت خانه را از چشم پر آب است پنداری وصال گلستان تعبیر این خوب است پنداری که در تیا بیم طوفان سیاه است پنداری درین محفل کتان بزم گشت است پنداری بزم و جوش دل صبا کی آب است پنداری میط سینه نام ماندگر و آب است پنداری</p>		<p>جنون دیوانه و لاسه بیتاب است پنداری ز حال بخودی اگر نه از خود پرستی با که این آشتین رونه ندانم و خیالم شد شکست دل تجلی گاه مهر و یان بود سرم کجا به سر شو و خجانه با کیفیت عاشق باین در و جدائی اشک از چشم غمی آید</p>
	<p>نزار و عقیقا جز اشک های بر سر کویت لکه چشم دولت هر رنگ و لال است پنداری</p>	
<p>اگر بگری فی الحقیقت تم هستی رسانی ندایم ز کواه دوستی که گوید و عارضینا لات هستی که اول شمار است و انگاه هستی ازین خود پرستی سرت پرستی</p>		<p>جهان که دارد بلند می و پستی بران رشته کز لطف پر پیچ و تابش بدیهه ساقیا باوه مخمور خود را بحیرت و درم زین شراب محبت سبیل خورشید را که صد بار بهیستر</p>

سناوی همین سید عشق کردم	چو از خود رستی بستی بستی
شب کاشفی گفت با عشقی خود	بجای رسام که تو از نستی
ترجیع بند	
<p>ویدہ را بہر تنہاے تو گریان کردم انچہ از دست بردا بگریبان کردم روز ہا در تنگ و دو شام غریبان کردم آفتہ ہر پردین و دل ایان کردم بر کشور جان کار جو انان کردم سرخو را چو شارہ جیلان کردم</p>	<p>سالحا برد و دل از فغان کردم خواب آرام ز روز و نوم کیسو رو بچرا ببا شب کی روز آوردم چند و تنگدہ ہم رفر نہان پر سیم بے تکلف بزوم و صفت دل نیز آہ حاصل الامر کزین شورش و تباہی دل</p>
حالتی رفت کہ نہان ہم پیدا گشتہ	شور منصور ز سر پریدہ ہویدا گشتہ
گاہ از مصبہ ہا جلوہ ہوا جستم	گاہ در درہ ہا حل معاجستم پیش سالک ز تجلی سخن پر سیم

<p>گاہ از بر تہن و گاہ از سوسن گنستم دوشس را بار ز نار و صلا دادم قصہ کو تاہ ز کس عقدہ من حل نشد از طفیل دل دیوانہ کہ مبتابی داشت</p>	<p>حالت و روز سپری و ز بر تہن گنستم سجدہ گر فرم فلان ہم سے جستم پلے و روا سن و دوا سن بہ تہہ پا جستم عشقیا از سر فر کہ چہ خود جستم</p>
<p>حالتے رفت کہ نہان ہمہ پید گشتہ شور منصور ز سر ریدہ ہو پید گشتہ</p>	<p>حالتے رفت کہ نہان ہمہ پید گشتہ شور منصور ز سر ریدہ ہو پید گشتہ</p>
<p>ناکہ بر خاک و ریکدہ جائے دیدم نے جس خواہم و نقش قدم در عشق اتجائے بکنم میت کنون از دو جہان نشہ می در گرم چشم تاشا وارو ور و دل پیش طبع بیان تمام ہرگز فیض سخا نہ بین چون بدل فکام</p>	<p>تحت جہم ملک فریدون تہہ پا دیدم نغمہ مطرب خوش صوت صدائے دیدم سایہ و دو خم بال بہائے دیدم کاسہ بادہ گر قلیہ نائے دیدم خندہ لعل لب یار و دوا دیدم ناکہ از پایے بدو مرہم لائے دیدم</p>
<p>حالتے رفت کہ نہان ہمہ پید گشتہ شور منصور ز سر ریدہ ہو پید گشتہ</p>	<p>حالتے رفت کہ نہان ہمہ پید گشتہ شور منصور ز سر ریدہ ہو پید گشتہ</p>
<p>حالیہ ہر چہ دلہم خواست ہمان یافتہ ام</p>	<p>محفل بادہ کشان و بیخانیہ ام</p>

<p>زاکم هرگز مقصود نشان یافتہ ام فانغ از سر و جامم که جهان یافتہ ام رنگها سر چه پنهان بود عیان یافتہ ام حاش تشنه که جهان است و همان یافتہ ام تا که ذات تو ذرات جهان یافتہ ام</p>	<p>بے می و جام کنون چہ مرا کار نیست دل من رفت بجائے کہ نہ جانکوست و رو سر سرگز خاک و دلش تابکشیدم و چشم ماسوئے نیست درین کون و مکان تابا خاطر م جمیع شد و لطف قادر دست برفت</p>
	<p>حالتے رفت کہ پنهان ہمہ پید گشتہ شوہر تصور زہر پرودہ ہوید گشتہ</p>
<p>داد و مارا من آن روی کو سے ساتی سنگ بنیشہ قداہست مخور ساتی کار و زنجیر کن تاز ز موسے ساتی ہست مخور لبش نہ کہ و سر ساتی حالیا گشتہ ز تسلیم چو گے ساتی تا بخواند سبق از مصحف وے ساتی</p>	<p>بر دیار از من و آن جام و سبوسے ساتی زان چشم ہمہ نہ اندرست ہستی اژم بستہ زلف نہ اندم کہ چہ حالے وارو فانغ از لذت کو خوشوہ انگس کہ دلش مسیح چو گکان زد و بروے نماید کلم چہ معانی کہ بجا نم نہ ریدای عشقی</p>
	<p>حالتے رفت کہ پنهان ہمہ پید گشتہ شوہر تصور زہر پرودہ ہوید گشتہ</p>

<p>دلِ افسردہ مارا بہ جنون آورده جوششِ بچونی و این رنگ بچون آورده ہستی منت کہ او خوب و زبون آورده تا بدانی ہمہ از کاف و زنون آورده منظم رخ و ز تعین بانون آورده تا بدیدم کہ ہمون است و ہمون آورده</p>	<p>تارہ بودے سبجہ پندہ بردن آورده ہچمان موج کہ او بحر بر آید ہر دم و شمن و دوست بکثرت چو بہی جانی نیست خود روے گل خار و دین بانہ چنان ویدہ و اکن و کر نیست دین جلوہ دات کج غفلت عیان آمدہ چون ز کور ویم</p>
<p>حالتے رفت کہ پنهان ہمہ پید گشتہ نور منصور ز سر بریدہ ہو پید گشتہ</p>	
<p>یا فتم و رو و جهان جلوہ برکات الہ بر صبحی زردہ گان جلوہ برکات الہ یا فتم فستہ بان جلوہ برکات الہ عشتیا ہست عیان جلوہ برکات الہ آتش کار و نہان جلوہ برکات الہ بے نشان تاز نشان جلوہ برکات الہ</p>	<p>ویدم از ویدہ جان جلوہ برکات الہ طرف جابے است در میکہ کا بخا ویدم انچہ معقول بحسب رسید است کنون و صنم خانہ و سبب دنگر از ویدہ دل تو کجا میروی ایدل کہ ہمہ ہوت بہین دل سیاح کہ از خوش سفر کرد بدید</p>
<p>حالتے رفت کہ پنهان ہمہ پید گشتہ</p>	


شکوہ منصور بر پرده سوید گشته

رباعیات

از جہر بار جمیع دل را آشوب	و ز کز خفی تو خانه دل می کوب
او کار اگر چه هرگز بر باد شد	لیکن ز پیر صفات بهتر جاروب
وله	وله
آزاد دل که با سواست مولی پاک است	هرگز تب کونین را الا پاک است
بختی آید میستی اما میداریم	سجاست از نسن رائه که آید مست
وله	وله
ور در سینه با دلایل برهان پیداست	ز حدیث برهان بجهان پیداست
قصه بهر بزم اهل عرفان چو برسی	بینی بی کمال وجدان پیداست
وله	وله
شمارده و شاه از شتم مغرور است	ز این خیال زار بی هو است
سالک چو بدل تجلی میدارد	ما شوق بحال لعل ز لعل سرور است
وله	وله

در رتبه وحدت و قبول و نرد است	انساب اضافات و در نیک است
بهرست که خبر عشق و درومی زود	هرگونه خور و حالتش بخیر و است
وله	
در تن چو قفص بکفی جان پیدا است	در جان تو تجسس کنی ایمان پیدا است
گر نیک نظر کنی در ایمان عشقی	بینی بی جسمال جانان پیدا است
وله	
آن شاه نجف که عالمش منون است	هرگونه از دوجان جهان مرصون است
فیضی است به شرب ندمب از دوس	خبر قمره رافضی که آن بطعون است
وله	
هر چو صبا را ندیدم بدست	تفسیر کنان ز آیت آن کاکل روت
فرخنده دمی که تارسم بر سر کورت	اقتان خیزان چو سیل در نه شجوت
وله	
بخود شده را جلوه دیدار بدست است	هجرت زده را ناله انکار بدست است
غافل نشو چو یکا از رنگ تماشا	آزاد که دل و دیده بیدار بدست است
وله	

دل گر خیمه سال آن صنم میدارد	لیکن همه کاهوش الم میدارد
القصه ز بهر وصل آن جان جان	نقدی نتوان کرد که غم میدارد
وله	
رسیده که چو آهوج بریده می ماند	اگر ز خود در نایب می ماند
بریده نشسته عرفان چو سرخوشی نکند	همه شنیده توانا نشنیده می ماند
وله	
هرند هب و شرب که جهان میدارد	بر خویش ز گشت و گمان میدارد
رنجی که ز بهر و می رود می دهم	آن می بارد نه بلکه آن می بارد
وله	
زاهد که نماز و روزه دار و در پیش	از روز و شب و ماه و خور و در پیش
همچو بخت نگفتش که مقصد نیست	بے نیایش ز خویش گردانی و خویش
وله	
لیکن شمس نو شمس از خط سیاه	فی الحسین و فی الحسین سیاه
وانی یقین که هر روز و عرفان	از شنیده و شنیده هر روز
وله	

کوین و مکانی وزمان را بینی جان را بینی تو جان جان را بینی	در خود چو عظمی گری جهان را بینی ببخود چو خودی خدا میداند
	وله
از رنگ وصال و بیم جهان گزرم از عارف و معروف و عرفان گزرم	کوباده که از سر زرش جان گزرم سرستی و بخودی گرم هست
	قطعه
دیدم با و اگر دهم امانگاه بر بنی است در شب بنان با هم نوبت با همی بر بنی است	بچه ز گس در سپهر نظاره آن سرقی دیدم زاکر و هم سپید از نظار پیاوست
	ف
این خنجر پیر کشید که او تیر می داشت	این چو چو بود و این صبا و صید فکرت بود
<div style="text-align: center;">  </div>	



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>بہارِ تازہ وار و در پر خویش جہانے از صد ابا گشتہ و مہ ساز کہ از وے جا صہا ہستند لبریز نزار و روشنی طلعتِ روز ہزاران شیشہ و یک جلوہ باز تو خواہی جامہ گوے و خواہ دستار کہ ساز گشتہ و دستچ و ز تار</p>	<p>بہارِ تازہ وار و در پر خویش نزارے داوہ و رہ خانہ از راز خسب پرچوش و شور مستی انگیز کہ امین زورہ کو مہر دل فرور ہزاران خانہ و یکخانہ ساز نمایند رنگ یک پیچہ زار بین آن رشتہ و فرخندہ اطوار</p>
---	--

چنان است این ازان عصمت مانده	که عالم گشته حیرت امتا به
زلا حصه بجایم گشته مفتوح	که او خود حامد و حمد است و مدوح
نشان سبزه پرده و پرده عیان شد	بزید و عمر نامید و جهان شد
جهان یک دور پر کار است یار	شده از نقطه احمد نمودار
سبله از نقطه گرد و در پیدا	و خست از تخم سیم گرو و جویا
میت باشند نور شاه لولا کر	هر عالم زبانی تا با فلاک
احد را پرده ایم او شد	جهان چون زیور از سیم او شد
احد چون کبیر و دواتش است چون قر	جهان چون صدق از نور او پر
ز نور حق ره انشای مستور	جهان از نور او نور علی نور
چو مہم گشت از علک نامم	صلای رہبری ز در و عالم
نبود که گر چنین مبر دل فروز	نگشته امتیاز از شب و روز
چه جاسا از ضیای آن سر تمام	تیس خریافتند از کفر و اسلام
بیانش کام دل را انگین است	که نهش رحمت للعالمین است
بصحرایش فلک یک سوزینه	سلک و انغلامی بر جبین
کمال انیا و ز پیش آن شاه	مسمان ماند که خور را پر تو از ماه

ندامت پیش ازین صفش کنم چون	بزرگ چون همدیگشتی چون
خوش آنم گردش و ازاد و دود	قبول خاطر آن فیض و دود
دود و ازاد نیازی ازاد برو باد	بر صاحب کرام و آل احباد
ابی بکر و عثمان علی گو	که هر یک برده اند از کمالی گو
ایا فکر شان در کار بود	چنین بود چنین بود چنین بود
سخت است آن بدین و کمیش	که اینها می کنند از کم و بیش
مختلف را سزا هر دم بدین است	لعین است و لعین است و لعین است

بیان عاشق و معشوق و اشتغال عاشق

بیای غنایب نغمه پرواز	که می یابم ترا هم در و هم از
من و تو بنده یک گلستانیم	بر و عشق از یک خاندا نیم
بیای بر خوان از ان گل و اتا سانه	وزان بر بزم یک خانامان
که از سوزش جگر شد داخلستان	سپندد بر شمشیرین و ایمان
شمار دوزخ از یک نوکر نش	تپ خور بنده از بند گانش
بیانش کردم خود هست شکل	و دست آتش اندر کیسه ل

<p> بیا اے آتش اندر سینه ام زود بیا اے آتش اندر سینه ریش بیا اے آتش وزندہ القاب کہ گویند ہم ہر ہشیار و مست بفہمے گرفتارسی جگر دوز خرد را بازی طفی لمانہ میدان خیال آگهی داری ازین درد اگر بوش و خرد این دانه نیستے روم القصص گر قصص خوشتر چه ریشے فارغ از تاب و فوے درین ره عالمے رفت است پر خون ز جو نفس کافر بقرارم نقایب ره دارد برین روح بروزم میکند مردم کین شب الهی و انما بنا الهی </p>	<p> کہ از من طبیعت بر کشم و دود طفیلے کن بحال آفر خوش کہ از سوزت جہانے می برد آب یکے آتش پست آتش پرستے خرد سوز خور و سوز و خرد سوز سر ایا پوشش را بیگانه میدان خرد را پوست برکش اے چه خرد فراطون بوعلی مردانه نیستے کہ دیگر بر بنامہ سینه ریش نیامد مریش در گفتگوئے نسید انم چه سازم چون رسم چون شبے خون نیز بند بر مال زارم ازین آشتی دل گشت مجروح سبا و اچکیس را بخین شب کہ آب خضر دارد این سیاهی </p>
--	--

<p> بجی مصطفیٰ ہم چار یار شش خدا یا بادہ عسرفان بیان وہ وے بزواے از جانم سیاہی کہ بودند آن بنی رقتہ امین پستم جام عسرفان بخش ہر دم ز سوز و ساز خود سازی خبردار کئی نفس کا فرجام چہ بج نام جان ایمان بخش ای جان اما نم وہ اما نم وہ اما نم </p>	<p> خدا و نمایان کن بہار شش بجی مصطفیٰ جان را مان وہ بجی چار یار شش الہی بجی فاطمہ و ان شاہ سنین بجی شاہ حیلان غوث اعظم بجی نقش بند خواجہ اسرار بجی خواجہ سلطان جمیر بجی سہمہ و روی شاہ ملتان بجی اہل دل زین این دآئم </p>
--	--

در باب تالیف گوید

<p> کہ انجاش ہی یام ہم غماز ز خود بخود شوی تا خود شوی تو بہمان کثر تم زیر و زبکن کہ وصفہ شہ فی کل شانہ </p>	<p> بیایے خامہ برگوا غمپنیں راز ز سر گر پاکمنی و انم روی تو وہ اشعار وحدت نیز نہ کر کن نشانم وہ حالے انتانے </p>
--	---

میرت چمنیست بہت پر جوش
 ریاض عشق از عشقی بکن نام
 کہ تا در حلقہ اش فستد حرفی
 چہ گلما در شربت ما سرشتند
 دلم یک غنڈ لیبے تن شدہ دام
 درین داسے کہ بلیل یافت قیسے
 غرض این معنی کہ کل لفظ داسے
 ریاضم یافت پر تو زان بیاں سے
 خیال عیب بینی بکن اسے یار
 عیان است این سخن بر سر کہ وہ
 چو رنگ نامہ عرفان و نگاہ است
 ز بحر احمدی دارم سببوںے
 کہ نہاش کاشفی شد در جہان نش
 جہاں کوشت آن مہر دل افروز
 درود و فاتحہ ہر دم بر آن خاص

صلاوہ بلبلا از ہم آغوش
 برائے غنڈ لبان و اکن این دام
 ز گل در پردہ اش منید رویے
 بہار آموز گلزار بہشتند
 خوش آن روزے کہ برگ گل کنم رام
 برائے جلوہ گل گشتہ صیغہ
 دلے کو تا شود شوریدہ کامے
 کنون عیب ہم بین اندر بیاں سے
 کہ در ہر قطرہ دام جوئے است سرشار
 نہ جہنم بدو ترہ الا باؤد
 مدان از من ز برکات آہ است
 ازان جاری است از ما گفتگوئے
 چو خواہی کشف کشف پائے اوبار
 کہ یادش مینماید ماو من سے
 ہمیں گوئیم و از اخلاص حاصل

شروع داستان

<p> بیا اے خاتمہ مشکین شمامہ خود آن بہتر کہ وصف آن پریر غلط فہمی کن زہارا بدست بعد شاہ پیشین بود بستان زبان کن وصف او گوئے ربودے دل اینچا نیز یک حیرت شعار است بسا لے چارہ فرخندہ ماہ ہے سیچھے وفا بیگانہ او ز شیریش جہان در تلخ کامی تنافل چمنانش از وفادور جنبش صفحہ نور الہی کمان ابروش مہوارہ وزرہ پچھے مست اماست خون ریز </p>	<p> ز حسن دوست رنگین ہما زمانہ بیان دیگران انداز و برگوے کہ مخمخ بہت پنہان زیر پرست کہ در وصفش زبا نغم میشو دلال بدہما این غراہیسا بدوے بوصفش عقل کل زار و زار است بلکہ حسن یک حشمت پناہ ہے نگہ زدوے حیا ہم خانہ او نہ تلخیمانیش شیرینی تاملی جوانی چاکے بیباک مغرور بچہ سینے عالمے کرد و تباہی بوصف او تہان بہتر کہ جان نگاہش تیر اما تیر جان بینر </p>
--	--

کھا ہے یک بلاے ناگمان وشت
 پیتیں نگر آن خسرو بارے
 بختگان چاک ندر پر وہ جان
 دو گدہ بیش گر جان را کندے
 کے کا نہ خیا لے ویدوروے
 پیش بود یک کفر فرنگی
 غلاما ہم کہ گفتیم جت شس آن
 ز بوی نافہ اش دلمی و بازار
 عرض این تن سار رشته و راز است
 در ان دام ای پیران ۱۰۱۰۱۰۱۰
 ہوئے مشک چین را حست آموز
 عذارش کجالت وشت لبز
 ز وصف بنیش جان هست سر
 غلام تا پیرا وشت آن یار
 بصف آن لب یگہ ان سیراب

تہ تیغ کر بلکہ نوک از انسان وشت
 سپر انداختن خود بود کارے
 بند و ترک تازے دین ایان
 کہ آغشته در و صد ستمندے
 ز سر تا پا پریشان گشت ہے ہے
 کہ پیش نام دین گفتن رنگے
 قرنگ شمع زان کا فرستان
 صبا بروت نہ بیداشت ملوکار
 کہ انجاش تکفین عین نرا است
 جهان من دل میزد و بال
 بروئے رشک جنت اس دل فروزا
 خیانت سینہ امیانت گل خیز
 برق ماہ گوئی مصروع نور
 کہ ورو صفش قلم گردوش کر بار
 نستان نیخیزو درین باب

ازان دلهائش شیدا و غمے بود
 دلبان تنگ او چون در سخن بود
 بوصف آن خندان آه صد آه
 چو آرم از میانش گفتگوئے
 چه گوید قاتش را خشم من
 بقدرش سرور گریه تو امان بود
 ز بالایش دل من گشت شیدا
 بعالم گریان مالم است
 چو آن جان جهان رفتار کردی
 ادیش را چه سان رسم گراید
 نیکویم چمنین بود و پستان بود
 کم القعه زان کانک نشور
 هر چه جوهر فروشی آن جان داشت
 بر ما گهر سحرانده بیرون
 سراپا نقد خود پوشیده از سرم

که جان می گشت و خود نمایی و ش بود
 تو گوئی غنچه مقصود یک شود
 بیا نم چون رسد چاه پست و او
 قلم باریک میگردد ز موئے
 قیامت میشود و انمن
 و لے سرخوب امان آن جان بود
 شانه نیست بالا است پیدا
 و وصف آن بلند است آن بلند است
 چو دستے با گریان کار کردی
 که وصفش در ادای غم نامی
 سراپا قاتش را جان بود
 ز کانک نه داشت در بازار لاسور
 و خشان لعل و گوهر و کائنات
 که جان هم تنگ نبود و افزون
 نه در کجاست بیرونش از سرم

بر این نجم آشکارا شد و کائناتش	ثوابت رشک بر دواز لولوش
کسے پرسان ز گوهر باہا کسے	کسے حیران بحسن دلربا کسے
و لے کو جان دہر پیدا بنودہ	بران لعل لبش شیدا بنودہ
بنودہ شتری کور شتہ جان	کند پیدا مردان و رہا می زندان
بنودہ یک خریدار غرض مند	بران جو سرکہ بہشت چون غرض بند
غرض یعنی رہ تسلیم رفتن	چہ رفتن از اسید و بیم رفتن
چو بگزار می اسید و بیم ای دوست	شود حق الحقیقت مغرانا پوست
بجائے میرسی کر جابر و ن است	کہ لا خوف و لا هم یخزنون است
بخویش خویش رس و بخویشی آموز	نہ بخویشی چہ سراغ خویش افروز

آدم فقیر و عاشق شدن آن جان

چشمے نور خود را بر کلا زد	پر پروانہ را گوئی صلا زد
جهان پروانہ سان گردید مسرور	چو شمعے سرورے ماگشت پُر نور
کس از نزدیک و کس از دور دید	مرا آن نور دیدہ نور دیدہ
غرض دو کان جنش چون عرش شد	نہال حسن او چون پُر عرش شد

چو آنجا حسن یوسف شد نمودار
 که ناگه در رسید آشفته مرد
 دلش پروانه هر دم شمع جوان
 آتشش دسدم جویای سحر
 گیارش برق رایگفت بروز
 ز غزلگان کس در جست و جوئے
 جهان پیما بسان گرد باد
 بغالم این مثل پائیده دیم
 وئے این عشق را کارے نکو است
 بلے آهوز جست و جوئے
 بازار آمد ویدہ پری زاد
 به دام عشق افتاد و کان بود
 خوش آنکس کو درین بازار کان
 فتاده بزین بهوش گشته
 هم بازاریان گروش ویدند

ضرورت میشود کایه سیدار
 چه مردے خورده جام گرم و سرد
 ز جان خویش زنی ثبت گویان
 سپندش آتشی میخواست هر کوی
 کبابش سنج رایگفت بروز
 که سازد چاک و هم سازد رفوئے
 بشر کفر فی مقصد تمام
 که هر جوینده رایا بست و دیم
 که اول یافت باز جستجو است
 چو اول ناله و زنافش بچشد
 شده دیوانه تر و ادش جنون داد
 تو گوئی حال جان داد و کان بود
 ز نقد جان خریدہ جام عرفان
 بهمان خودی در جوش گشته
 بسوزاوز سار نوید بریدند

کے سخت یاد آن مرد نکور دے	علاج خواستند از مرد و رو کو
کے از آب شسته گردد رورا	کے با صبر نسبت کرد او را
تکلف نیست خود را نا اندوه دان	اگر داری خیال عشق خوبان
چگویم ناله شیب و پشیمانی	کے از غم بر ویش آب می زند
کے حیران کہ سحر سحر می هست	کے میگفت آسیب پر پی هست
ز حیرت بیان آن پیر شک می رفت	ز چشمش سلسیل اشک می رفت
همان بود که گردے شعله ناس	فنون افسانه خواندند که همه کس
تو گوئی رفت روغن و دستیل	از هم چون که کردی و وسیله
بدر عشق در میان رات و دران	بجز جانان طلبی نیست که جان
بجز لعل نقد در مان مجنون	چو در عشق شد بر جان مجنون
که بیماری نعل و مرد در ویش	همه کس گفتگو کردند با خویش
سرخس شوریده از سودای عشق است	خوش شریده از غوغای عشق است
مرا این در ویش را در جان شسته	پری روی که در دوکان شسته
سرایا گیش در تاب کرده	بسمال آن جوان بناب کرده
بداند آتش و آهنگر اینک	برفتند از سر دیوانه یک یک

چو آن دیوانہ از رفر سو تو
 شدہ از خودی و خویش گم
 ہوش آمد لے از خویش ہوش
 ز خود رفتن ہم آغوشی ست اید ست
 چہ بسند نو جوانی جان جانے
 جالے دید کز خورو پری بیش
 تعالے اللہ چہ فیاض است وادار
 بدرد خویش صادق یافت اورا
 بہ بستہ مرغ دل در دام خویش
 ز دین بگزشت و بابت بہت پیمان
 چو عشق بُت کہ را دل نشین است
 نزار و عشقیاتائید زین بہ

چشیدہ لذتے قبل ان تو تو
 خیال آن سیما گفت تم تم
 ہمہ تن چشم کشتا شدہ گوش
 بیابی تاکہ مغز ست در پوست
 نشستہ بر کافے مومیا نے
 ہمہ خوابان ہمیشہ شش ہچودریش
 فکر را میسر ماند بر شکر خوار
 چکویم صبح صادق یافت اورا
 مرغ تہمت و جہی کرد خویش
 سلمانان سلمانان سلمانان
 ز دین بگزشتن اورا عین عین است
 کہ الناس علی دین ملوکہ

ہمدیرین حکایت یا آمدہ

منوہ صرف عمر خویش یاوہ

ز نے بر بیوہ و شر را آمدہ

بنام چشمه شد در جهان فیض
 زا و با شان جوانی بود نیک
 دل آن بویه شد با آنچنان پسند
 بسکندر گریه ساز و بوسه دادند
 این از فرخنده گریه و زاری بچشم
 سینه یوسف بر او پیش ز نور
 بنیوال شترست می نمودند
 کس از هم مانگان چون دید این حال
 نه آخ و فرخ است انجام کار
 چه کردی تو بکن تار و روی تو
 چو آنجانب عشق دل را داد آرام
 زن از ناصح چو شنید این حکایت
 چو بایم و فرخ است ایامان کن
 بگفت او نیز در و فرخ رود زود
 زن از قول نصیحت گونه آشفت

بگرد خانه اش سرشته او باش
 با و باشی از آن مجموعه حالاک
 جوان هم گشتت زین الغام خور
 زنجیر و پای رفته ناموس دادند
 بهار وصل را هر گونه میدید
 نیک کردی بد چون بگلگون
 ز عشرت رنگ حرمت می زدند
 نصیحت کرد و بزرگای بد فعال
 ازین بگریز و گفتارم نگار
 ز حال مغفرت گه شوی تو
 بگفتار خرد و کس می شود رام
 بدو پرسید کای اهل و راست
 کجا خواهد شد آن یار عیان کن
 سرانجامش همین است آتش و دود
 جواب تقریبین کو چون گفت

چو دوزخ مسکن آن یار باشد
 بدوزخ گریسایم آن جهان است
 مرا از دوزخ جنت نه کارے
 جز او گردوزخم گزیر شتم
 چو دوزخ چلے وصل گشت ایست
 چو در ریانه ادا هم کنارم
 اسید و بیم از خود کرده ام دور
 مکن میم که من با دوستم
 منم آنجا که آنجا خیر نیست
 وصال دوست میدارم در آغوش
 دلی که عشق جانان درو مند است
 دلی که عشق جانان چون شود گم
 نه دین و اندام مذموب و کیش
 چو آن شوریده در سن چو آن
 پیش قاست آن سرو آزاد

مرا خود جنت دیدار باشد
 سرین در سر آن نوجوان است
 همین دایم که با با شتم به یارے
 باو در کعب ام گزیر شتم
 دلم را خوش جنت نه نیکوست
 به از سموره کاخا نیست یارم
 چو با او یسروم نور علی نور
 کنون بگز که هستم هر چه شتم
 بغیر از عشق دلیل در گنیت
 جهان مو غطت با دوست و گوش
 نصیحت بر برنوش سپند است
 نه جنت می شمار دنیایم
 بجز مقصود کو خود کرد و پیش
 بیدیه بی نشان را در نشانے
 بان بندگان سے بود و نشاد

این شعر از کماله خانم
 است که در کتاب
 گلستان
 آمده است

زحش دیدہ ہار نور سیداد
 گمہ مفتون آسب پر ہی بود
 بھراب ابرو سے آن دلربائے
 نمودے سینہ راہر دم نشاند
 ز چشمش گزر جان نو سید بود
 گمہ بر بندوش میداخت ایوان
 گمہ شایستہ افغانم سیداد
 اگر چه چہ جانسوز است فی الاصل
 کہ امین دیدہ کو از دیدہ خورشید
 بقصد این سخن کو سینہ ریش است
 گمہ پر پیر زلف چون شبتار
 گمہ بخت خود میکرو نازے
 ز گلزارش چو بلبل داشت ثیون
 بعشاقان خوش آن وقت خوش آنروز
 ندانم کے رسد فرخندہ آنے

بدل از غم مزہ اش تا سوسیداد
 ز ہوش خویشتن زاندم بر ہی بود
 پیلے سانچے عاشق دمانے
 بہ پیش نگرس ناوک زبانہ
 ز لعلش زندہ جادو میس بود
 گمہ بر چہرہ اش بودے سلطان
 ز بالایش کشیدے گاہ فریاد
 نمک دیگر زنجی منہ وصل
 نیگر و ناز بنیائی اسپید
 کہ حیرانی بنزدیکان چویش است
 نمودے کو چہ گرویماعس وار
 کہ صیدم ساخت عشق شاہ بازے
 ز سر و شش طوق چون قمری گردن
 کہ تیر عشق جانان شد جگر و دزد
 کہ یا پختہ قیام ہم جان جانے

چنین میبایست بر دم قره العین
 بصورتی که چرخ او خود بود مایل
 باین عشق مجازی هست پایه
 بصورتی که بر کن تاسی توانی
 کجا معنی که باین صورت
 چون معنی رنگ از صورت گرفته
 همه نور است از من تا با هر
 ندیم بر این سیبجی اسمی
 مخصوص انسان در خلقت هست اولی
 بر و اول بانسان عشق و ر باز
 کلام قدسی اینجا گفت رحمن
 چگویم تا چه گویم کمالش
 شنو از من دلیل من توانی
 اول عشق پیوسته ر دار در دل
 بعشق او عشق او نجات است

جمال جوهری را بی شک و شین
 و لے صد سنی آنجا کرد حاصل
 بدان عشق حقیقی کوست پایه
 که این نیست از بحر معانی
 کجا صورت که او معنی ندارد
 ازین صورت بصورت عشق فرستد
 و لایه گزنیستی در سیاهی
 نه ظاهر به منظر یافت جسمی
 اناسر شنائیل گفت مولی
 درین جوهر در جوش است کن باز
 بشکل خویش آوردیم انسان
 که سجود ملائک شد جالش
 فقط یعنی راسی الله گر برانی
 که او خود بود است انسان کامل
 در و از ما بران فرخنده ذات است

بشوریدہ میکر دے نکا ہے	عرض آن جوہری از انکا ہے
بدیگر نمران از دے نکا سل	نگہ باو گیران از دے تغافل
بداند کو دینمنی رشید است	نگہ زد و دیدن اینجا عین دید است
خوشی دارد اند از تکلم	تغافل است بر عاشق تر حرم

حکایت فی المثل

مگر شنیدہ شباب و تجربہ	بہ مجنون گفت شخصہ کاے جنون بیز
بہ بیارے کہ دیدم بچو سیلا	طالعہ بچہ است امروز لیلے
بہ کرمیہ سازد خوش معاشے	ز دست خویش یک یک کفچہ آشے
بہار جلوہ اش ہم فاش یابی	تو ہم روتا ز دوشش آتش یابی
بہان اشک عفتا قان دویدہ	چو قیس این قصہ نیکو شنیدہ
بگرواہ و ہر دوستے پیالہ	رسیدہ پیش لیلے بچہ چالہ
شدی ز انعام لیلے آن ہمہ پر	چو ہر کس کاہ میکر دے فواتر
کہ تا یابز بخش خود نو الہ	نمودمیس ہم پیشش پیالہ
شکستہ کاہ اش آنہ ز کردہ	چو اینجا حسن بیدر دست و بیداد

بهوش آمد جنون در جان مجنون
 متغافل گز محبوبان نبود
 متغافل فی الحقیقت هست تسلیم
 چو آتش عشق اندر جان تغافل
 فحاصل جلوه جوهر فروخته
 نگار بے بر حال یا رسیده
 بجز زاری نباشد کار بلیل
 بر نینوال دیدے رنگ درویش
 و لے چون شب شد حیران نوجوانے
 چو خود در روز تابان بر دکان بود
 چگویم حال آنشوریدہ درویش
 چو بودے روز بر دکان رسید
 شدے شب چون جوان در خانه رفتے
 نباشد امتی را بیج سیر
 بشب از حجر اوقیاب بودے

دو بال گشت عشق آن مجنون
 به عاشق شور نشی در جان بود
 که قلب عاشقان گردد سرسیم
 تغافل چون گنم زین با تغافل
 در آن شوریدہ می آورد جوشتے
 و سینه ناله را تکرار میکرد
 بے سینه ورنہ بے سینه جلوه گل
 سطر سائے جازاز بویش
 بسوے خانه رفتے از دکانے
 بشب و مرغ خانہ نہان بود
 بان عشقیامے بود دلش
 شبش راضی صادق بر رسید
 تو گوئی جان آن دیوانہ رفتے
 چو در ماهی رود یونس ہم پیر
 بر روز از لعل او سیراب بودے

بروز از دیدنش مییافت جانے	بشش بے آرزوے آه و فغانے
نبود آن ناله آه و فغانش	پیاپی کوس رحلت کوفت جانش
دلش چون ناله را آهنگ آهے	ز دو آه شب رازنگ واوے
چنان از سینه کرد آه جانها	که عالم بود در استغفر الله
بروز اندر حال حسود یار	نمودے عندلیبش سیر گلزار
چو بودی شب زوے تواره خون	مگر چشمش غدا صطلاب جیون
بنیان روز و شب میبودی ان	سلمان از جفاے ناسلمان

آرزو شدن خوشیان آنجوان و فقیر اجمیلہ در وریا اندختن

بیای عشق تا گویم فدا	ز مهر کی نیت با ننا نشاء
بهیلی حسنا ادا کردی	ز مجنون کو خوب آبا کردی
ز شیرین کاریت خسرو رویت	ز تلخیمای تو فریاد جهان تافت
بعد از رنگها فدا و داز تو	بواسق جبر پیم بود آن بود از تو
بہال یوسف از فرمودہ تست	سرو کار ز لیلیا سودہ تست
تپسہ دیوان تو ناز آمویشی	بعشقان نیاز آمویشی

ز رست این عاشق و معشوق پیدا
 نئی پیدا و لے پیدا هست کارت
 غرض چون حال شوریده سمر شد
 ز معشوقی چو شهرت یافت آن ماه
 بخویشان نیز این افسانه شد فاش
 همه کس یکدیگر کردند افسوس
 نخل خوابیم شد از خاص و ز عام
 همان بستر که این آشوب پرداز
 باز در ~~سرا~~ خود نشسته
 فحاصل هر گنج گفتند آن همان شد
 بقید آمدن خرامان سرو آزاد
 برادر ~~مادر~~ش در خانه کرده
 برادر هم پدر کردند قید
 زمانه هم بردن نگذاشتند
 چو ساز و شمع از خانه بس مکن

گل و بلبل ز تو گشته سوزید
 ز وقتت عالم گشت است غارت
 بیان عشق او چون در بر شد
 پدرم مادرش گشتند آگاه
 که بر نو باوه عاشق گشته او باش
 که اکنون میرود از دست ناموس
 بخویش و قسربا با شیم بد نام
 برون ناید ز خانه هیچیک باز
 در ~~سرا~~ بخویش و بر بیکانه بسته
 پری در تنیده خانه اش نهان شد
 شده خود صید کو بود است صیاد
 نهان از چشم آن دیوانه کرده
 که تا رولش نه بیند عمر و زید
 بزرگ ~~مادر~~ گوهر داشتند
 چو گویم حالت پر وانه راسن

اگر نپسار شود و را بر خورشید
 بر بنیوال چون گزشت یکروز
 گزشت و روز چون آن جان نیامد
 ندید آشفسته چون دیدار دلبر
 دو خندان گشت شور و در دل او
 بسان عید هر دم ناله میکرد
 فغان سینه اش از هر معشوق
 ز دے رنگ سر آن عاشق زار
 ز دو و آه شب می ساخت بر روز
 همه بازاریان در کار و بار
 ندید و یار را در صحرای بازار
 بر بنیان غم آن شوخ و دلبر
 رسیده همایون یک پیرزاده
 سراپا کرد از زور و سرشته
 بسر وقت فقیر آستانه تابان

نباشد دژ را از هستی امید
 نیامد بر دکان مهر و دل افروز
 خرامان بر سر دکان نیامد
 نده آشفسته تر آن زار و دلبر
 ز حبس گل فغان زد لبیل او
 ز ناخن سینه را گل لاله میکرد
 پیای پی میرید تا به یوق
 که بانگ است عاشق را سر و کار
 بشب از شعله می افروخت شب روز
 فقیر افتاده آنجا سوگوار
 خلیه و خارسان بازار بازار
 ز سر پامی نمود می پای از سر
 بسا فحاله و یک بد آه
 بسیرت و یو و بر صورت فرشته
 بکاه خشک گوی ناز تابان

بگفت اے دل شدہ افتاده چون
 بیارت ماور او داد و شام
 ازین غیرت برفت از خانه سادہ
 مرا جسم آمدہ بر حال زارت
 چو بشتید این سخن مرد پریشان
 بگفت از زال کای از بہر بچون
 بستر آن لب جو این تنم را
 غرض رفتند ہر دو تا بدریا
 بسان اشک عاشق تیسرہ بود
 خیال لکڑگر کردے بران جوے
 بدید آن آشنا چون بحر بیتاب
 وصال خویش در ایر بگذاشت
 فروشد بنہ تامل و ریشیلے
 کہے کہ عشق جان را در دم زد
 ز جان دادن مشوای دوست دلگیر

گم نشیدہ بنیوش کنون
 چہ گویم تا چہ گویم با تو اے رام
 ز ننگ طعنہ در دریافتادہ
 کہ آنکاست کف از کار و بارت
 ہلاکے پر بلاکے دید بر جان
 زمانے ہم ہم شوتا بجیون
 چہ بجز است آنکہ بر وہ آن صنم را
 کہ موجبش شور سیزد تاثر یا
 ز تیزی موج موجبش فوت بود
 شکستہ میشد انداز نگاہ پوے
 چو مایہ بے تکلف رفت و آب
 نہ دریا بل دریم یار دانست
 مرکب شد عدم اندر بسیطے
 تکلف بر طرف دم دیت دم زد
 بدہ جان جاننا گیر گیر بر گیر

چو جان دادی چه جانها بر تو باشند	عشم جان از جهان تو فراموشند
عشم اینجا چه گویم شادیست	خرابی با عیش آبادیست
خرابی گزندی این خرابی	ز سموری خبر هرگز نیابی
خران خود یک نوید نو بهار است	حصول بقیه دار بها قرار است

رفتن ز حال و نجویشان از غرق شدن عاشق نوید دادن
و ازین آتش افشان معشوق مرادند

مذاخم چون دهم این قصه را دل	بیان عشق بس کاسیت شکل
ادیب عشق چون تسلیم گوید	نخست از تخته ات ناست بشوید
و بتسلیم وصل یار هر دم	شوی باد رستای مهجور عیشم
فحاصل والله چون رفت در جو	شده فخر خنده آن زال سیاه
برفت اندر سراے آن پرزاد	نجویش واقربا یلش مرده بر داد
که در جو غرق شد آن مرد شیدا	ز جان بگزشت و نامش میت پیدا
چه و اند این سخن شنیده عشق	نمیرد بیان نیست در زنده عشق
شنیدند آن همه گشتند تازه	تو گونی کرده هر یک رنگ غازه

قمر تاوند بر دکان پسر را
 پسر القصر بر دکان رسیده
 شده مشغول در جوهر نریشی
 بمس بازاریان را دید بر کار
 حیال گزشت تا پسد که چون شد
 نه در بازار دیده روی عاشق
 دوسه روزی چو بگذشت تنه چون
 چو انجا حسن را با عشق کار است
 چه باشد شمع گر پر و اند نبود
 خریدار باشد یوسف کیست
 حسن و عشق نسبت از ازل شد
 همه ملزوم و لازم است ایدوست
 جوان آخر پیر رسید از کس انحال
 بگفت آنکس مگر حاشش ندانی
 دوسه روز است کان شوریده تو

که تا بفروشد آن لعل و گمرا
 کجا قالب که اکنون جان رسیده
 فروشیدن نمود از تیر نریشی
 ندید آن والده را در صحن بازار
 ولیکن دل ازین اندوه خون شد
 نه اندر شب شنیده سوئے عاشق
 ملاست بر جوان گردید از فزون
 بسا پر و اند را شمع انتظار است
 چه باشد حسن گردی و اند نبود
 چو نبود غنای لبان رنگ گل صیت
 بنز عسار فان این مزل شد
 بقصر آن قافو کردی گفتا دوست
 چه شد آن عاشق شوریده احوال
 تالی شد کنون با من چه خوانی
 بدریا غرق شد غم دیده تو

شنید آن سادہ چون فساد از کو
گرفت اور کہ امی گویندہ اکنون
شدہ است و آن مہروز مانے
زیاد عشق او در سینہ تفت شد
فرو شد و عقیق بحر پر جوش
جوان چون غرق شد و قمر دریا
ہمان دم شد خبر بر سر و شہر
غریب از شہر بیان بر نہایت اندم
بدین بیان قصہ ناگفتہ شنید
چون غم باد گیران شد بر سر او
مہر کس نام افکند نہ در آب
پس از دیرے زیبا رے تگاپوے
چہ بینند آنکہ با نازک میانے
سوے ساحل کشیدند از تر آب
سرمشوق در آغوش آن بود

شد و دیوانہ دیوانہ از وے
بہیاسجہ ما آن روے چہ چون
بران ساحل کہ عاشق واد جانے
بہان قطرہ میان و صدف شد
گرفت آن کشتہ خود را در آغوش
شد از بس ننگانش شور و پیا
کہ طفل جوہری افتادہ در بحر
نامزدہ مردوزن در خانہ از غم
قیامت رفت گوئی بر کہ وے
چہ گویم از پروز ما وے او
فروفتند خواصان بیتاب
بدست آمد سپرد قعر آن جوے
ہم آغوش است آن افسردہ جانے
تو گوئی یکدگر بودند در خواب
البہ آن سر و گو یا تو امان بود

پند آن دو تن الفصیح بدست
پندگان رفت از غم و دلخوار

پریشان گشت آن مجموع ز خیال
 با اینوہ برانبوہ بودند
 بدانان بند شد عاشق معشوق
 چو آن خود رفته بود از خویش ایام و عور
 نمیدانم که ز در و دوش و ال
 نه بکش و آن گره کرد بد بساز
 غمی بنیم که بر سر زمینی
 چو عشق انجا دو کس را و پیوند
 بدلا که ازل رفت است رشته
 عجب زخمی که تیغ عشق دارد
 یکے گردد و دو تن بر کن شکے را
 کنون بگذر و لا از یکد گفتن
 بیا القصص بر آن قصص کنون
 چو با معشوق آن عاشق شده بند
 بخود ها گفتگوئے رفت بسیار

جوان و طفل هم پیر سال
 زیارت برشیدان می نمودند
 بزرگس نیگرویدند وینا روق
 ندانم رشته را چون می کنی دور
 گرچه محکم از آن مشکین کلاله
 نه گشتند آن جدا هرگز و دو مساز
 گر بکشاید اجل المستینه
 جدا هرگز نگر و از کس این بند
 نمیدانم از جدا هرگز و رشته
 و کس را بے تکلف یک گمارد
 ز تیغے کو و تا ساز و یکے را
 معنی زید بعشق این و آن فستن
 که یادش میکند در سینا خون
 ز زو و بچکس نکشاد پیوند
 نبود از مومن و مومن ز کفار

سلمان سکه گور و کفن گفت
 چو آنجا مرده فارغ گشت از غیر
 سقر جنت نخواهد برده عشق
 ز خمیر و شریر و نیت هتاش
 پس انگه پیش شاه عهد رفتند
 پیش شمس نه لاسور آن لاکش
 بگفت آن شاه آخرین سخن را
 بگور آزند آوردند و گور
 نه گورے بلکه بود آن پرده غیب
 محو تشبیه اول دیگر رفتند
 بیک تشبیه اول پایه بایست
 چو خواهی جلوه متناوب بینی
 والا اکنون چه گویم قصه را باز
 بصورت کثرت آمد قصه من
 رموز و نمایی گفت تیم در هوش

بنود این سر و دوتن را سوختن گفت
 بمسجد افکن اسے جان خواه درویر
 ثوابے هم عذابے مرده عشق
 ز کفر اسلام بیرون است حاش
 بیکدیگر زحد و جسد رفتند
 بیرون آن هم با جنگ پر خاش
 بسا بودند ندیده آن دوتن را
 بنود ان در گزشتند از شر و شور
 که رفتند از شهادت آن دو عیب
 پس انگه ختم تنزیه رفتند
 بدان تنزیه خود کان ایام باشد
 خود اول قسصر او و آب بینی
 که در جوش است جانم شے را
 بعضی وحدت است این جھن من
 بفهمی که خضره فان کنی نوش

<p>بجای عالم پیدا است تفصیل مفصل مجمل و مجمل مفصل بداند سر که از خود با خبر است سوا نظر اسیر موال باطن شنایش بجای بلبل و گل گشت جای حقیقت فی الحقیقه است نیست</p>	<p>بجای عالم پیدا است تفصیل پیش رفزدان این نکته شد حل شجر در تخم و تنه و شجر است ز وحدت سوئے کثرت رفت ریش خودا و عاشق خودا و شد دلربا بدانی گزرا عین الیقین است</p>
--	--

گفتن قصه را و سلوک آوردن بعضی رجال

<p>ز سر رنگی بدلمار نهون شد غلط فحسی مکن ز نما ای دوست ازان شوریده وزان دلتا نه نایم شمع بر آمال سالک که آتشش دلم مدمح بود بدکان درون گشته منور یقین دانی که آن انوار د و دند</p>	<p>بحکم آنکه چون بچون بچون شد بهر رنگی اگر گویم همه دوست کنوز رنگ و گرد و ارم بیاسنی کشم آفتاب را بر حال سالک بود آن دلستان بل روح بود بحکم اے جان کسایت زربا بار در دلتی که پیشش آن یار بودند</p>
---	--

خدایاران که گنج و اروات است
 از ان عاشق بدل رفیق اشارت
 دلا یکدم ز رنگ آب و گل رو
 شب بود آنکه آن نازک میانه
 حجاب پس کافر بود بر روح
 نبود آن روز کان تابنده خورشید
 نمایان جلوه های روح بوده
 که در سمع گاه به تفرقه چید
 نه آن خویش آن چه از آفتاب کرد
 ای ای شکر که کنه گوید این بات
 نفسانی و شیطانی که هر دم
 که در جبرئیل پیای ناله سیکست
 نبود آن زال اے جانم بندیش
 که کعبه بقیر از عشق در روست
 پس آن ز افسانه نبود آن امتحان بود

خیالات است و محالات صفات است
 بے فردل که یاد این بشارت
 بدل روهان بدل روهان بدل رو
 بخانه میر سید از دکانه
 که دل از غلغله تش گردید مجروح
 رسید بر دکان چون عمر جاوید
 دل از دیدار او منسروح بوده
 بنیای حق و بطور راه سید
 دل شوریه را نوید کرد و ند
 همه بودند آن و سوس و خطرات
 همی آرند بر دل صد مست غم
 خوار از اینست ما همی رفت
 که از دستش بی یافت و ردیش
 بوقت امتحان می آید از دوست
 نبود آن جان رهی قصه و جهان بود

بسندرم امتحان بازیت شکل
 خوش آن کز امتحان خوف و جوئے
 نبود آن بحکیمیت ربوده
 از استغراق چون دل گشت مفتوح
 نه خض در روح چون یافت جائے
 قناریچ از نو گشت بخیرین
 فنا آنجا چو شد عین بقا هست
 شد اینجا روح و نفس و عقل و دل یک
 مباحل آمدن از قفس آن جوئے
 فن رفتن بقا باز آمدن و ان
 پس انگه جائے او شد در واسطے
 حکیم پیش ازین رضر نہانی
 نامد برسد اینجا رہو راه
 از خواہی کہ فہمی این بیائے
 خداوند کہ خود بین است وصل

بعارف میناید مقصد دل
 نیک و بد بخ سادہ و جوع
 پا محو استغراق بودہ
 ضرورت ہم کنارش میشود روح
 بناست اہل را با آن رافقے
 فنا فی الفنا آمد بدن برش
 انا کہ حق در آن حالت رہاست
 بسند و اہل یعنی کے بود شک
 بقا بودہ ست بکرا کے کور وے
 روح و ہم نزول امر و دست بزوان
 کہ لایع قہتم غیری سوائے
 بہ باقی شدہ از خویش فانی
 اذاتم الفقر فہو است اللہ
 شوخو بہین غدا بہین شوخاے
 رخ و نہی خدا اینجا رہاست وصل

و لے تاہمیت کوہیت و پیش لکن این نگ را از تیشہ ذکر غریب مصر و در بازار دل بین چو دل بین لعل بین باشی چہ نیکوست عیان گرد و جال بے تامل	نہ بینی بان نہ بینی جلوہ خویش پس آنکہ در رسان اندیشہ فکر در شان لعل در کما دل بین شو معقول تو محسوس ایدوست کہ فی الکمل ہوا کمل است بالکل
--	--

در غزل تالیف و خانمہ کتاب گوید

ولا این دوستانہ گونه گونه شمار عشق و در شمار ناید چو بحر عشق در گفتار بودے بنا غم در یاسید نہ عشق چو آسنا عشق بر گوید فسانہ کے از گفتگویش سب پر آرد سہہ باشی تو کہ از عشقش زنی ہم کنون بس کن درین را سہہ مادی	و عشق دوست چون آری نمونہ بیانش بر لب گفتار ناید خود و محفل او یار بودے درین صحرانگر دوپتہ عشق تو کوئی نیز نہ آتشش زبانیہ زبان آتشین چون شمع دارو مضویہا کن در عشق اسے کم نہ اسے بلکہ یار اسے ہماری
--	---

ازین راسی که داری لب فرو بند
 ببله این درو را تنگ است یار
 زبید روی مزن و عشق من
 بحسن بخود نگوید این معانی
 از خود تا بخودی راه دراز است
 خودی که خود بود آن خود نه نیست
 فحاصل از خودی بگذر ز مانع
 چون از بخودی زن پرده بکن
 خوش آن گوید که از خویش است خاموش
 ز خود کی شود و عشق زن دم
 تکیا پوی تنگ و دوساز جزین
 ریاض هم تازه کن زین لاله زاری
 بفیشان آنچه در جانب تو دوز
 و لے در حیرتم زین دماغ آتش
 بسوزش چون من و مالی نگنجد

درین ره می نمار و راسی پیو بند
 بسان شیشه و سنگت مناس
 چو داری درو بر کن قیل و قیل
 معاذ الله ز خود گفتن ندانی
 گزشتن از خودی خود عین راز است
 خودی که بخودی آید خدا نیست
 پس آنکه گوید بیزین معنی بیان
 که بر جوشند اندر صدای
 خوش آن پیدا که خبر گشته فراموش
 تا از خود عشقی می باشم اکبر
 از آن آتش رنج مشیت شمر ریز
 سمندر مشربان راده بهار
 رو یفیت شعلها مانع نور
 بکانه چون شام بخام آتش
 اگر خود کیت تا نکش بسجده

ہاں بہانکم این گفتگو بس	دہم چون شعلہ را پیوند جنس
درین ناگفتنی گفتیم رازے	ز شور عشق بس راز و نیازے
چو داری عینک عرفان بید	بہ بیخی جلوہ دے این جود
چو آنجا عینک عرفان دہنور	بہ رنگے زبیرنگی کنی سور

حکایت فی اشل

شبے سیرے نمودم در دہرہ	زہر کوی و درے جویاے بہرہ
بہر سوئے ہر سیرقم پر آشوب	دل آشفتمہ و جان عافیت کو ب
ز حیرت آنچنان دل بخیر بود	ندام کوئے دل یا کوئے در بود
ببازار آدم قصہ آن دم	کہ بنیم نگہاے کیف و ہم کم
ز آن کیف و کم کو آور و حیف	کم و کیفی ز جوش بزم و کیف
بصحنش برودہ از چادرے بود	سیانش شمع و یک بازی گری بود
صور ہارنگ رنگ از پر تو نور	منووی داشت برزد و یک بردور
چو دیدم آرمیدم از جالش	چکویم رنگ اعیان دشت حاش
صور از علم می آورد بر عین	تلون مے نمودی بیشک و نشین

ز علم و عین هر دم داشت جوشه
 عیان می ساخت هر رنگ را عیان
 ازین هنگامه تغیر نبودش
 چو دیدم نیک نیک این قصه را باز
 گج آن دیده تا بهیسم بهارش
 تنم یک پرده دروے احمدی نور
 صورت با س و دو عالم در سر تربت
 عجب نادیده بکشائے دیده
 اندام پیش ازین گفتن عبارت
 ازین پس ختم گشته نامه من
 نه راسے رمز گفتن بود مارا
 بگفتم نچ نزد گفتم نی بود
 عروض وقایف گردوغیر نه
 عروض وقایف جزو خدمت
 زنده هر دم سر دوش عشق این فال

ضرورت نار و آن لفظ جوشه
 و لے خود بود آن کما کان
 کم و بیش تبصیر نبودش
 بشخص ما هویدا هست این راز
 ز جان خویشتن با شتم تارش
 تو از خود عشقی چون سیردی دور
 بهال و موعکم در تربت
 که این هنگامه درشت آسیده
 بعقل هست تکلیف الاشارات
 و گرفتن ندانده خامه من
 نه یارائے نهفتن بود مارا
 کنون گردان قلم عقیان زو
 نیابی بر تنابی دل ز کینه
 چو عشق انجاست نیک نیست
 که فقر است لایب بر حال

خرد از عشق بس اندوهناک است	جهان پاکست گزین کم چه پاک است
نمی یابد سر و با عشق همش در	چه جا، الحق زهق الباطل ای یار
فحاصل این بایض از عشق است	ترو تازه ریاض از عشق هست
زمیند جلوه اش جز لیل عشق	کمید نیست و روست جز گل عشق
خدا یا تازه کن مردم بهارش	بختی حسم و اولاد و یارش



رسالہ سوال و جواب





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عصمت پنا ہے کہ بر فیہم وادراک را سطوت جلال او کہ اختہ ان اللہ عنہ
 عَنِ الْعَالَمِينَ شُکُوت و تنگ ہے کہ در بلذہ جسم سریر دل را تنگ گاہ خود پر خیمت
 قَلْبِ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللَّهِ تَعَالٰی اشمیت انتہا ہے کہ شہرتن را با جلوہ جان آبا و ستہ
 نَفْتٌ فِیْهِ مِنْ رُوحِی سُلْطَنَت جاس ہے کہ کار و نمائی راے و خرد را براے اہتمام
 سمورہ جسد باختہ اِنَّا عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ طرفہ نشا ہے کہ استیاز لذا اذ کون نعمائے
 لون لون را در کام نفس انداختہ کُلُوا وَاشْرَبُوا اَعْلَمُوا اِنَّهَا الذَّلٰلُیۃُ اینکہ در بیان آمد

همه اطوار اوست جل شانده دیر و کثرت روح بود احوال وحدت در کثرت است
 و در مقام خوار و در جای چو گل * در مقام برک و در جایست تل * لموافه

به بزم جان که کی قیل و قال میدارد	و گر بکلمه دل شور حال سین دارد
یقین بدان دگر نیست بن همه اطوار	هم او جواب کند هم سوال میدارد

آرے شوریدگان بادیه فراق که از غایت اضطراب با زمین و آسمان سوال کرده اند
 و از نهایت پیچ و تاب با جنبیده و آرمیده شنبلیله سیده اند * مجنون ز سپهر حرکات
 با ماه و ستاره در حکایت * فی الحقیقه اوست عجب بر صورت مجنون بر آید *
 که از طور عشق و طلب و اضطراب بر دلهاست شان نمودار گشته * می برد حقیقت
 آن آفرین مرا * ورنه که اولیت این صف مرا * نمید اوست و آسودگان حیریم
 وصال و رسیدگان محفل جمال چون بخوبی خود را می یافتند و جوش انالحمی زدند
 و مجیب شکل و کشایند عقده لاهل شدند به تکلف هموارست * عجم و کسوت
 لیس فروشد * و فی انفسکم افلا تبتصرون * در بصیرت آمد و شنید را و یدیم
 که تنها ز می باخت و دست راست با دست چپ مقابله نمود که بتیر می انداخت
 پس به بین که مات شوند و بازی برنده کیست دریاب دریاب * همو محب همو محب
 باز محبوب است * و نگر نگر که چنین جلوه بس عجب خوب است * و مردمان از بے استیازی

انہام این حال را نمی فهمید پری و دیکہ بر آدمی می رسند کار فرامی میکنند و آن آدمی بر میان
 سیر و دواثیر الی و جلوہ کل یوم ہونی شان را سکرانہ سبحان ذی الملک و الملکوت
 صاحب دے معنی این فقرہ کہ ذی الملک و الملکوت در مدح انسان منسوب ساختہ چنانچہ
 فرمودہ **۱** اے شمع این فراز و پستی **۲** اماندین صفت کہ ہستی **۳** تو بودی عکس معبود
 ملائکہ **۴** از ان گشتی تو سجد ملائکہ **۵** بود از ہر شئی پیش تو جانے **۶** و زود بہتہ با تو رسیانے
 از ان گشتند امرت را سحر **۷** کہ ذات ہر یکے درست مضر **۸** جہان عقل و جان سرایست
 زمین و آسمان بر پایست **۹** طبعی قوت تو دہ ہزار است **۱۰** چرا از حصر شمار است
 و این تاج بر سر مبارک حضرت محمد مصطفیٰ منور و نجلی است انا محمد بکلمہ و من
 سر آئی فقد ساء الی الحق دو گواہ شاد حال اوست صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ معین
 اما بعد سگوید فقیر حقیر **۱** کہ از دستے اسولہ چند و خاطر جایافتہ بود و تیا حان
 وار و و صا و زینر تنفسا احوال حقائق کیعانی آن جز دل آگاہ نتواند ہمید و رسیان آورد و چون
 از کرم کریم و لطف عیم جلوہ بے بخلق و بے یسع و ذوق آمد و حکم آنکہ ع توئی سر بر آردہ **۲**
۳ ہم رنج و ہند و شفا ہم **۴** ہم درد و ہند و دوا ہم **۵** دل با جوئے آن سبر افراختہ
 درین چند اوراق یافتہ سوال و جواب نام ساختہ ساز ہر مقدمہ و پردہ ہم گفتگو را
 بر معنی سلوک کشیدہ و نوختہ واللہ الموفق و المعین سوال این گفتگو **۱**

کہ مروان باخود ہا مکتبہ وارند کے سنی است و کے رخصی و گیر خارجی یکے شیعہ و سر کے
 بجائے میر و دوازد لائل بطرفے رہے میگردد و انچہ صدق و راستی و راہ مستقیم است
 ہر کدام ازینہا محمول میتوان کرد جواب این عاجز بکتب عقائد و مذہب اکابر ہی ندارد
 و گاہے جز کشی نکرده کہ ازان مجیب شود لیکن بوجہ کہ دل ازینا ز مندی حاصل کرده و بران
 مستقیم است نیست کہ ہر چہ یار یار کیا رایان بحضرت سرور سالار کونین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
 آوردند و مسلمان شدند و سہ و اوضاع و اطوار او و نحو ثبوت نمودند پس بدان از راہ محکم بنیاد
 مکرزات او صلی اللہ علیہ وسلم حکم قنای فی التَّسْوُلِ ہے ہے مجنون پیش لیلی خود رافیت
 پس چنین کسان اگر از میان روز و محب دار بضر و اثر و سبے بضر و القصد و صدق محمد جسم فرست
 از اصدقیق اکبر گویند و عدل محمد صورت گرفته از اعم خوانند و حیاے محمد شخص باقیہ از ا
 عثمان نامند و وجود و علم محمد و جلوہ آمدہ از اعلیٰ و اند پس فی الحقیقتہ اوست کہ ہر چہ صفت
 نمودار گشتہ چرا کہ پیش ازین این ہر چہ چنین نبودند تا آنکہ ایمان آوردند انکون و انکہ نفرت
 کردن یکے ازینا نفرت از دوست و نفرت او نفرت از خدا است و آن کفر است و دیگر شنو
 صدق و عدل و حیا و علم ازین ہر چہ صفت اگر یکے گزار می انسان نباشی ہر صدق
 گزار آدمی نتوان گفت اگر عدل را گزار بپنج نیست و اگر حیا گزار د و اسے بزند کافی او و اگر
 علم گزار حیوان است و دیگر شنو صاحبان کہ ارشاد تصور و مراقبہ کردہ اند گوشت و حیثیم

و بینی و وہاں را بچهار کتاب و چار فرشتہ خصوصاً بچهار یار کبار نسبت داده اند
 باید دید کہ اگر در حالت شغل چشم را گزارد کور دل است و گوش را گزارد دل را
 کراختن است و وہاں را گزارد بشتن زبان دل گنگ کردن است و بینی موقوف
 نمودن مشام دل را از ان ریاحین محروم داشتن است پس معلوم شد کہ چہ از راہ گفتگو
 ظاہر کہ مذہب خواند و چہ از راہ جستجوے باطن کہ شرب نامند انکارے و اگر اسے
 و مخالفے گنجائی نمی باید اصحابی کالہییم یا انہم اوقاتیم اھندیتھیں این سیارگان ان
 ماہ اند کہ از آفتاب حقیقی خورشندگی یافتہ جتھیم زکجا تا کجا را سہ یافت
 جلوہ ہر ستارہ وزان سہ یافت ہ صلو علیہ والہ واصحابہ اجمعین
 علی از دہلی آمدہ سوال کرد کہ معنی این عبارت کہ قول حضرت علی است کرم اللہ وجہہ
 بیان کن الاسلام بین السیفین الذکر بین الذکرین الذنب بین
 الذنبین ہر چند انکسار کردم رہائی نداد بضرورت ہر قدر طاقت بہ جواب
 متمسک شدم الاسلام بین السیفین اسلام یعنی سلامت بودن و آن غیرست
 و تاکہ غیرست اسلام حقیقی نیست پس اسلام حقیقی میان دو تیغ است و مراد از دو تیغ
 تعلق کوئین است و حدیث ہم برین موید است کہ طالب دنیا و عقبے را مونث و غیرت
 گفتہ و انکسار اسلام پاک یعنی حق را خواستہ و این ہر دو را قطع کردہ اورا طالب

المولیٰ نذر فرموده و این مرتبه را تجرید و تفکر فرمائید **أَلَيْسَ كَرِهَيْنَ الَّذِي كَرِهْنَاهُ** قول اهل کمال است
که ذکر آنرا که نفی خویش و اثبات حق نکند ذکر او فی الحقیقه درست نیست و بجای آن غیر سازند
پس میان این دو ذکر که نفی خود و اثبات اوست ذکر که عجیب است که نیز گفته مذکور
سمیاز و چنین ذکر را آه صد آه سفاکانهستی تست با تو در پوست چه بی عجز ترا حکایت است
الذَّيْبُ بَيْنَ الدَّيْبَيْنِ باید دانست که خود را نفی ساختن و اثبات حق نکردن پس
و گویند که شاک را گناه است که هیچ کس را برابری آن نتواند کرد و هر چه وصلی بفرستد
هرتی خودم چه بخلت که ام روز خرابم نمیکند و المقصود معنی توان چنین کسی که مامور شد و به
گرفت ز سر که در بیان آورد و چه طاقت ادراک را که با نفسا نشاید بکننجب و در حق
آنچه نوشته نوع مناسب است و ارد و اذان الفاظ انیمنی می خیزد و مطابق طور و مکان
راه که از اعلیٰ تا دونه متفق بر نفی خویش و اثبات حق اند و سالکان ازان مامور شده اند
تَطْلِقُهُ و ارد و الله یَهْدِي إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ سوال معنی **أَلَا كَرِهْنَاهُ**
چه باشد جواب آدمی از آدمی است و حیوان از حیوان آهوا از آهوشیر از شیر جابج
نشدند و ام که از شیر و باه و از دوا به شیر پیدا شود معنی نیست اگر دیگر آرزو است
با اهل علم پرسش نه ترجمه آن چنین است که عیان ثابته با عالم مثال در غور و پیچ
گرفت ازان متوجه رسید که انسان میگویند و اسرار که که دار و از سبب ما وانی

سر هم آن نیست مگر آنکه رجوع باصل خود کند و آنرا که باصل رسیده اند تا سر را بیدار
 رانده بیده اند و ارشاد نموده اند خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ و آدم را برینو نه خویش آفریدیم
 این دلائل بر سر البسیه موید و موجود است صاحب دله بر همین معنی در جوش مستی فرموده
 ماورس یه وارم که او جنت خداست چمن ازان مادر زار آراوده ام چلیکن چصل
 سرخو لقلب از حواس کروی و حیوان و گریاس کروی و سوال
 شرح الناس باللباس بازگو جواب مدعا ظاهر است چه گویم و حقایق او
 اینست انسان که نام گرفته بسبب لبس یعنی خلقت و تعیین که در و گنجائی یافته و نهان
 شده و گرنه در اصل حق است در باللباس باز بسببیه توان گفت
 اگر تجلی خاص خواهی صورت انسان بین و شخص را بشناس کوه اول و هم آخر است
 لمؤلفه بنام آنکه از سر نهیب و کیش و لباس تازه وار و در خویش نهان بریده
 در پرده عیان شده بنزید و غرنا مید و جهان شد لمؤلفه هابون قطره ام کجور عم
 و صنف نمیدانی چه که از خم خانه سیر کرده ام در کشور مینا و سوال حضرت
 بر ازم او هم با چند او یا بر کوهی نشسته بودند تو را الله روهو کی از گفت
 اولی که امیگو بند فرمود که اگر کوه را گوید که روان شو روان شود و هم بدین کوه از جا
 بجنبید و روان شد فرمود که بر جا باش من بر تو مشتمل میزنم حکم میکنم آخر کوه بر جا باشد

این یافته نمی شود بیان کن هر چند از کرامت اولیا بعید نیست لیکن وسیله بیا
 تا فمیده شود آدمی ضعیف را کجا طاقت که کوه پر شکوه را جنبش دهد **جواب** آنجا که وجود
 است امکان جزو هم و خیال میش نیست پس هم و خیال را دور ساختن چه قدر کار است
 این فرق که عین ذات اند ممکن در نظر ایشان وجودی ندارد و اگر وار و از آن ایشان است
 چنانچه قول حضرت جنید است علیه الرحمة که تمام عالم بند من است و آفتاب را سفت
 بایس باز داشتن از غروب که مشهور از شاه شرف بود علی قلندر است رحمة الله علیه از بهر قبیل
 باید فمیده و این فرد فرموده است **ع** اگر شبی دست دهد وصل تو از غایت شدنی
 تا قیامت نشود صبح رسیدن ندیم به تیشین شو خیال را صورت بختن و نشانیدن
 و دور ساختن و آفتاب حاضر و غائب کردن چنانچه در هر شب بهر دید است همچنان ممکن است
 پیش رسیدگان نوات است **ع** گفتیم چه بود عالم و آدم گفتا به فانوس خیالی و چراغی در
 سوال اهل کمال میگویند که همه حق است غیر نیست و این فرد بهر مشهور و بزرگ
 است که **ع** بیزارم از آن گفته خدائی که تو داری به هر لحظه مرا تازه خدائی و گر است
 و در خصوص هم فرموده **الحق محسوس و الخلق معقول** این فمیده نمیشود اگر بیان
 واقع است من چرخ خود را غیر می یابم و اگر آن اقوال را غلط گویم پس چنین کسان غلطی
 کردن کر است زهره باید که در شرح آری **جواب** اینچنین جلوه را مشاهده کردن

بچہ گفت کہ چطور شیر گرم بیا ہمراہ من پس بربوب لب آب و ریاء اینجا برابر استاده
 کردہ عکس او عکس خود آب بنود و گفت بشناس کہ من و تو یک شکل صورتی چون دید
 شناخت و راہ صحرا گرفت و شیر شد شیر بیدارے تجر و بودہ گردن و از آنکہ گردن شیر سے
 نہ زین و نہ لجام انداختی پس بدان کہ فی الواقع شیر بود و اندر یاندا نہ مگر وہم او
 ہمیش ساختہ بود و اتم درست است اگر چہ نادرست من فہم فہم نے نے بر غلط فہم کہ وہم
 و پندار را بہ گفت وہم فہم ہے غلطی کہ دوئی ثابت کردہ قول فَاَحْبَبْتَ اَنْ اَعْرِفَ
 سر انجام دادہ سبحان و اضطراب کشیدہ رنگہا افزودہ چنانچہ در زینتہ الارواح
 مندرج است بہر دوئی را ندانست بگاہی را شناخت اگر چہ معنی این قول دیگر است اینجا
 موافق مذکور باید فہمیدہ فی الواقع گردوئی نمی بود این شور و اضطراب نمودار نمی گشت صحرا افزو
 و دشت پیاپی کہ میکرد و کوہ بخدا مجنون آباد نمی باشد و بہرے ستون تیشہ فرمانیر سید
 بر ہمین حال حضرت شبلی علیہ الرحمۃ فرمودہ اللہ احسن فی تخمینا کہ در اوقات ہم اضطراب
 و اشتیاق باقی باشد فافہم حیف صدحیف کہ این حرام زودہ نفس گم کردہ کہ موصوف
 این عبارت است نہ شور و جہوار و نہ جلوہ وصل از سر و دم و دم است سع کندہ و وزخ
 نہ نہال بہشت چہ لیکن ازین وسیلہ کہ ہمراہ نقال سخنان بزرگان و حاکی قول صاحبان
 سیما شد البتہ بجائے خواہر رسید و بجائے خواہر پیوست انشاء اللہ تعالیٰ

نَعْرِضُكَ لِمَنْ تَشَاءُ بِبَيْدِ الْخَيْرِ أَنْكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سَوَالُ
 الْعِلْمِ حِجَابٌ أَكْبَرُ عِلْمٍ رَاجِحٌ طَوْرُ حِجَابٍ بَادٍ لِقَتِ بَرْكَ فَرْمُودِ عِ كَبِ عِلْمِ تَوَانِ
 خُذَارِ تَنَاحِتِ بِذَوِيزِ تَقْدِيرِ وَتَاخِرِ تَايِنِ زَمَانِ بَرْكَ طَلَبِ عِلْمِ رَوِيْدِ اَنْدِ وِ مِگِرُونِ
 وَحَدِيثِ هِمِ وَارِشْدِ هِ كِهْ اَطْلُبُوْا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّيْنِ جَوَابِ مَعْنَى اَحَادِيثِ
 بے شانِ نزولِ وِ يافتہ نیشود شاید کِهْ اِینِ حَدِیثِ بِرِجَالِ مُبْتَدِیَانِ بَاشَدِ لَکِنِ مَفْهُومِ الْعِلْمِ
 حِجَابِ الْکِبَرِ وَدَعَارِ بَرِینِ نَوْعِ اِسْتِ کِهْ عِلْمِ دِلْعَتِ وَنَشْتِ رَا سِگُوْنِیْدِ وَدَنْسْتِ
 تَامِ خَلِ وَسَدِ رَا هِ اِسْتِ اِیْجَانَفَا فِی الْفَنَامِیْ بَادِ اِکْرُکُوْیْ کَمَالِ کَمَالِ اَوَلِیَا هِمِ دَنْسْتِ وَنَهْتِ بُوْدِ
 اِسْتِ اَنَّمَا عَلَیْهِمُ الْخِزْيَةُ بِرَبِّهِمْ بَعِیْطِ وَبَعِیْطِ سِیرِ سِیْدِ بُوْدِ
 گویا دشنوا وِ مِیْنِ اَحِ بُوْدِ اِشَانِ بُوْدِ تَا فَرْمُودِ نَدِ کِهْ اِسْمِ کَا سَمِ الْاَعْظَمِ سَبِ اِزِینِ رَا مَعْلُومِ
 اَنْدِ کِهْ عِلْمِ حِجَابِ الْکِبَرِ یَا لَیْتَ رَبِّ جَحَلْ لَوْ جَحَلْ جَحَلْ اَسْمِ کِهْ اَدْرِینِ بَرْمِ
 سَاغِرِ وَهِنْدِ جِهْ کِهْ دَارِ وِ سِیْشِ دَرِ وَهِنْدِ عِ چُگَشتِ مَسْتِ لَایِثِلِ قَلْبِ اِیْچِرِ وَکِشَا نَشْتِ
 یعنی اَوَلَا دَنْسْتِ اَوِ بَسِیْدِ اَنْدِ بَعْدِ اَزِ اَنْدِشِ مِیْنِ لَدُنَا عِلْمِیْ تَجَدِّدِ عِلْمِ حَقِ دَرِ عِلْمِ
 صَوْنِیْ گَمِ شُوْدِ اِیْنِ خُجْ کِهْ اَوِ رِمِ رَمِ شُوْدِ چُشْتِ سَوَالِ کِرْدِ کِهْ وَرِجَالِ سِرِ وَشَوْقِ
 وِ بے اَحْتِیَا رِ مِیْ غَالِبِ مِیْ شُوْدِ اِکْرُنْ بَکُنْدِ دِجْ رُخُونِ پِیْدَا سِیَا زُوْ اِکْرُنْ اَکُنْدِ حِجَابِ عِلْمِ
 کِهْ بَعْضِ چَا جَمْعُوهُ خَالِفَانِ هِمِ سِرِ سِرِ سَدِ رَا هِ مِگِرُوْدِ وِ چِ بَادِ کِرْدِ جَوَابِ اَسْجَا لَکِ گَرِ مِیْ شَوْقِ

حجاب را گنجائی نیست عجب مغروران جنون را که حیا زنجیر باست و فی الواقع
 در ابتدا راحال و شروع شوق خطر امتیاز نمودار میشود هر جا که من و یا به هم باز
 رسیدیم از بیم بدانند شس لب خویش گردیدیم بهی و اسط گوش و زبان
 از طرف چشم بسیار سخن بود که گفتیم شنیدیم پس اگر آشنا است چرا در بحر
 بیخودی غوطه زند که نه در بحر خون است و نه حجاب هم نشینان زبون و ده ده
 چنان در خود فرو رفتیم که هر دم در جنون پر شد و یوانه من به نه خبر حال و بیجالی
 می ماند و نه اثر شوق و به شوقی نمودار میگردد و صفائی محض است دیگر سوال کرد
 که در حالت شغل سالک چون در خود آید گاه صورت نسا گاه شکل امر و اور نمودار
 میگردد و این محمود است یا مذموم جواب باید دید که از دیدن آن اشکال دل اگر
 بجانب عرفان می رود و محمود است که رایت ربی بصورت الامار و بصورت النساء
 بیان اوست و اگر خیالات شیطانی سر بر میکند مذموم توان گفت لیکن صورت خود
 دیدن از آنها بهتر است نه نفسی عجب هر چه بناید همیشه دین نیست یعنی هر چه در نمود
 می آید و بقول خدا پس چه حاصل مرد باید که صاف رود و بلو نه ازین الوان بند نشود
 ز قمار مردان پیچ است و این خیال سالک را خلل عظیم است ازین تعین بر آمدن دشوار
 اکثر کسان و نظر آمده اند که باین اشکال گرفتار و از کار اصلی بیکار شده اند و خدا را تعجب هستی

تو ناید در آنکه چه معبود تو خیال تو باشد هر آنکه چه بعضی کسان را باین مرتبه شکل نساز
 ظاهر و باطن پیدا گشته که خود را همان شکل متشکل یافته و لباس و زیور زنان و آنچه لوازم
 آنهاست پوشیدند و از مقصود باز ماندند اگر مردی کند و ازین خلل بر آید جلوه طالب الهی
 مذکور یابند **سوال** حَافِظُكَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ عَلَى السُّطْحِ تفسیر آن مفسران
 فرموده اند اهل باطن چه میگویند **جواب** صلوٰة وسطی نزدیک سالکان نماز قلب است
 که از صلوٰة داعی خوانند در اکل و شرب و خواب و بیداری و همه حال جاریست
 وَكَأَيُّهَا قَلْبِي سَوِيْدَا اَيُّهَا كَرِيْمُ الَّذِيْنَ فِيْ صُلُوٰتِهِمْ دَائِمُوْنَ سه صلوٰة و
 کارزار است چه نماز داعی از نماز فانیست **سوال** نماز جماعت را تاکید است و اگر کفر
 مع الزكوة و غیره حدیثات و کتب فقه بیانهاست که یک نماز جماعت بهتر از بیستاد
 نماز تنهایی را و مقدمه سلوک چه باید گفت **جواب** حواس را گردان و متفق ساختن
 جماعتی است عجیب از ان جماعت ظاهری که دل و انتشار و حواس بے اختیار است
 باید دانست که آدمی را پنج چیز مرکب میگویند چنانچه در کتب شغل مسطور است و خمسة قوایه
 عالمی یا سمور آتش و باد و آب و خاک و سبزه و ازین پنج هر یک یک پنج چیز قوایعان دارد و
 که جمله اصل و فرع هر پنج نیست و پنج میشوند اگر این همه متفق شده بر کعب و سجود و آئین نماز جماعت
 رسانجام یابند چنانچه مطلع منند و می ازین تفسیر است سه جب بس کعبه یا پنج بچیس

تب زوری بهم کے مارک لیں بہا نوتی ریس چہ و نیز خضوع تن و حضور دل و شہ و بچا
 در بیان است اکثر نقیران نماز جماعت و شہا با عالم میگزازند و این ہم شد دست و میشود
 کہ در مقام خود حاضر اند و در بیت آمد آمد ہم بجاعت داخل میشوند الحال بایران انصاف
 کنند و هر جماعتی ازینا کہ نوشتہ شدہ پسندیدہ باشد و در ترجمہ و اکثر کلمات معنی
 ثبت نمایند **سوال** کرد کہ خلق ادا فر علی صوم رحمہم چہ معنی دارد حق تعالی
 بچون و بچگون است و آدم بچون و بچگون نووار است چہ طور این مقدمہ است آیہ چو
 سوائے کہ کردی در اصل غلط است کہ از تنزیہ سائل شدن و جواب از تشبیہ خواستن
 مناسبتر ندانے نے آب پنج میشود و تعین میگردد مضائقہ نیست **نقل** روزے
 فاعجب روزے کہ نہ روزے و نہ شبے برت را گفتیم کہ تو آب ہستی بخورد و شمع این
 سخن سرفروماند چہ لذت میدنہد گفانی و گرم دلی ندیدہ بود و جواب پیرداخت مہدیرین تاب
 آفتاب عشق نارا **اللہ الموقدۃ الیّی تطالع علی الاکلیلۃ** و زندگی کردہ دل بسگی او را
 گذاشی و او یافت آنچه یافت و دید آنچه دید آری ہر کہ مانند حباب را قید خود میشود
 بے تکلف صاف میگویم کہ دریا میشود چہ المقصود اسم اللہ جامع جمیع صفات
 بہ مقام تعین و از احادیث کہ تشریح محض است چہ ارم مرتبہ فرقہ این مقام کہ کو اینجا با اسم اللہ
 موسوم شدہ این را وحدانیت می نامند و انسان ہم جامع جمیع صفات است بالقوۃ اگر

نحو را بشکافد و اگر به طلب و عرفان بر سر سازد بالفعل هم باید آنچه که هست چنانچه بریدگان
 سبحانی با اعظم شانی تا با نامالحق گفته اند چرا که هر مرتبه که تو خواهی علو و دلو و وحدانیت معلوم است
 و در شب هر چه که پیر و جوان خور و کلان هند و مسلمان اس غیز این انسان سایه اش تنگ است
 که وحدانیت نام دارد عراقی فرموده علیه الرحمة بهشتی صحن گشته خانه امروزه مگر خوبان
 گزیر بام کردند پس لازم که آنچه در اصل باشد در فرع غیز نمودار گردد و در جنبش و حرکت
 که شخص است در این دنیا و سودا است و کارکنان و جانبازان این سایه گشته بر اصل
 قرار گرفته و جوش ع من خدایم من خدایم من خدا نه زده بلکه ازین هم فرته ذات محض شدند
 رفت ز سمو یک جمله صفات بشره آنکه همان ذات بود باز همان ذات شد
 که در آن مقام تعیین را گنجائی نیست ع اینجا اگر آله بگوئیم قاصیم چه آنها که سر سجد
 وحدت فرو کنند چه گریا و دوست سینه خراشد و ضو کنند چه زیاده ازین گفتن طاقت نیست
 ع کسی را انگین پرت پنائی به سوال جلوه محمدی صلی الله علیه و سلم که لا اله الا
 خَلَقْتَ الْاَكْفَاكُ وَاَظْهَرْتَ الرَّبِّيَّةَ نَعْتَ اوست و آخر چون ظهور کرده بایست
 که اول نمودار میشد بعد از آن و اگر انبیاء علیهم السلام جواب مصوبه که تصویر
 میسازد چندان تصویر را میکشد چون تصویر مقصود میرسد پس میکنند این راه ذاتیت تا ثابت
 شده چنانچه کاتب که مشق میکند وقتی که حرف صاف می برآید تم مشق میکنند نه باز

که بار چندی فرو شد اول چند تنان گزی می برآرد و آخر کار تمان قیمتی می نماید اگر اول آن قیمتی
 نمودار کند اعتبار سے و وقار سے پیش خریداران نیامد و این همه دیر آمد و محض انتظار می
 مشتاقان حال اوست صلی الله علیه و سلم خلوت ملبه و حشمت آتسابه که از خلوت بخانه
 بر طامی آید اول پیشکاران و توابعان و عمده داران و ارکان دولت می برآید بعد از آن
 خود خزان می شود پس موجب ظهور آخرت او نیست و اگر نه هر گونه اولیت داشت
 که کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَّهٖ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ تو وصل وجود آدمی از خشت به و اگر هر چه
 موجود شد فرج است چه سوال انبیا علیهم السلام و اولیا علیهم الرحمة که خاصان درگاه
 و مقربان آله بودند چرا ذلت و پریشانی بدیشان رسید بایست که تحمیلی شد جواب از کزیه
 است وَلَقَدْ نَفَّسَ عَنِ النَّفْثِ الْهَوَايَ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوِيْ پس هر که نمی کند نفس را از هوا
 و حرص که مِنْكُمْ مَزِيْنٌ يُّدْا الْاٰخِرَةَ يَقِيْنٌ که درین دنیا انتشار و پراگنده حال ماند و هر که
 موافقت نفس کند که مِنْكُمْ مَزِيْنٌ يُّدْا الدُّنْيَا است لازم و الزم ظاهر حال او معموله
 باشد و بران حال کلام قدسی مؤید است که اَنَا عِنْدَ الْمُسْكِرِ الْقُلُوبِ الْاَجَلِي وَنَزِيْر
 حدیث هم گواه است اَجِيعُوا اَبْطَالَكُمْ وَاَطْمَؤْا اَكْبَادَكُمْ وَاَعْرِضُوا اَجْسَادَكُمْ
 تَرَوْنَ اللّٰهَ عَيَّا نَاعِيَّا نَاعِيَّا نَاعِيَّا سبِّحْ و لا بسوز که سوز تو کار نماند بکنند چه نیست
 موجب ذلت عاشقان صادق درین دار فانی و فرغی است که آنجا عشق و طاعت

خاکساری و خرابی ازوم و لازم آمد **۵** تو مستحق تر با غم چه کار است چنانم عاشق مرا غم
 ساز و ار است **۶** چو غم شعله در تن زد که اولهاست ناز است این به سر ای سو ختم من هم
 که آغاز نیاز است این **۷** اینجا شبیه سر می کشد که دولت و خرابی بر حال مبتدیان است و چنین کسی
 که گویند من سرائی فقد سرائی الحق و انا الحق **۸** بلا کمی است پس چرا بے حلاوت
 باشد **۹** عزیز زگر نشیده که **۱۰** گم بطارم اعلیٰ شینم گم بر شیت پاسبان خود
 نیم نیم گاه بود که **۱۱** در بر سیزن سیز و پیمبر که اسرار در دعا بایا دم آورده و تو که
 رسیدی فی مع الله و وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا کنی مرسل
 الحال تفصیل نوشتن را دست بردار بایا سید اندر هر که میداند و تذکره الاولیاء مندرج است
 که حضرت بایزید بطامی علیه الرحمة در حالت شکر بر دریا عبور کرد که پاسبان هم تر نشد و بچوض
 وضو میساخت و پاسبان لغزید و در حوض بیفتاد و شخصی به نزد رسید و پاسبان را آورد و اگر رسید
 در بلاکت هیچ باقی نمانده بود من فهمم سوال **۱۲** خطرات که در ناز و دیگر اوقات و عبادات
 می آیند این را چه علاج **۱۳** صاحب دهن علاج آن در رساله های خود نوشته اند
 در رفع خطرات از بسیار ذکر و قوت حلال و از اکیالات خشک و نرم است لیکن مولوی عتیق
 علیه الرحمة چنین فرموده **۱۴** پوزند و سوسه عشق است و بس **۱۵** ورنه که و سوسه
 بسته است کس **۱۶** ورنه کیکی از عارفان دیده شد که آدمی مثال آنست است ازین راه عکس

هر شے در نو و دار است لیکن دیده پاک بیا شکل مقصود و نظر دار و هر چند قبله ناسر و دیگر و
 فاما استقامت او بسوی طلب است نه غلط رفتم که خطرات لغتم و علاج نوشتم
 کیفیت خطره و کجاست و کس است این عزیز بشنو انسان مرتبه جامعیت دار و چنانچه تفصیل
 آن بالا کے کتاب نوشته از علومی تا سفلی هر چه تعینات است که آنرا خطرات خمس نامند
 همه در و مندرج پس هر چه در دل او پیدا میشود و خالی از این مقامات نیست آگاه و لا زرا
 تماشا است مخالفت گنجائی نمی یابد هر چه ظاهر و باطن نمودار است پر تو جلال و جمال آشکار است
 آری کاسنی تلخ از بوستان است بزرگ فرموده که در حال برون و درون جلوه نمودند
 نام می بینم گاهی بصف قمار و جبار مضون قابض صوت میگردد و گاه بصفت
 رحمن و رحیم و غفور و رزاق و عزیز و ملس میشود پس کیست که از دیگر نرم و علاج نایم ظاهر این
 معنی که گفته عاظم نعمت و جاب شتاد و جاکجا مقید نیستیم یا اگر هر جایی آمد بنده هم نعمت
 سوال در کتب سلف دیده شد که فلان بزرگ در طرقت العین ختم نعمت و مصحف بکند
 و نیز جائے دیده که بزرگ وقت سواری بر کباب پاسبان و تابخانه زین رسید
 ختم قرآن میفرمود و جامن این فحیده همیشه و بواسطه معنی این سخن فحمان در و شد لان
 کشوف است اگر در تحریر آید بطول می انجامد لیکن تمثیل نشین بکمال انظار و تحقیق
 تصانی است که هر کسی که در این نگار مختلف مورد بحث است بر هر گره و هر کرون

بشواری میسری آید و آدمی مجروح ویدن همه را در یک لحظه می بیند من فهمم بشنوم و دنیا بشجور
 تخم می بیند مفصل را و مجمل آری سیر منی دیگر است و سیر الفاظ و دیگر تا کجا نویسم که این بیان
 صد سندان و وقتیکه از خود بر آید آن زمان این جام با دهن معرفت پیاید سیدین نقلی عجیب
 یار آدمی روزی ازین کار بقرار از راز و نیاز گزرم و در بازار افتاد و پنج دیدم که بقال در سبد
 نهاده می فروخت صاف و پدید و بوی خوش داشت گفتم که این صفا و لطافت
 و نظافت از کجا یافته گفت یک چند بر سر برگریه یا آب و هوا سرور و دشتی نگاه و دیدنی
 و روزها در بوتی ریاضت سختند و خشک ساختند بعد از آن بچوب دشت چندان لکد کوه
 و او اندک از پوست بر آیدم و سر ایام غم زدم بر نیم خام و درین دکان افتاده و بے سر انجام
 و سر حال نگذاشتم که کسی نپزد و کلام وقت گزارشی دهند تا باشاه هم طبق شوم آه صد آه
 بکار و غم شعلی چون کند تقصیر و خوانده است مگر سر نوشت و انعام لطیفه نادار از زبانه لاریج
 درین باب یاد آمده خواستند که شناخته شوی اول گفتند که گداخته شوی نه نه
 و طمع عشق جز نکو انکشند به اغصفتان و دشت خور انکشند بگر با شوق صادقی
 و کشتن گریز و مردا بوی سر انچه او انکشند به کار هر کس نیست که درین دیار با اینیل
 در جوش و زبان خموش و یاد فردا و می فراموش و از پیش بهیوش و زهر درد و بلالوشا
 نوش آنگاه یاد آید و آغوش و لالکوش و خود را زود فراموش و این هستی موسوم را بهیوش

و سر در خروش تابوش رسی اسے بیوش سوال معنی این فرد چه باید گفت
 که دام ماه جبین و دوش محفل آرا بود که شمع از در فانوس و تماشا بود چه جواب
 مضمون آن نعت زینده است بحکم حدیث **أَلَا نَسْأَلُ مِنْ نُورِي وَأَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ**
 پس باید دید که آن نور شمع و در فانوس تنزیه از بصائر عوام مخفی است نگران آن ماه جبین محفل
 آراے کثرت است که **لَوْلَاكَ وَأَظْهَرْتُ السُّبُوحِيَّةَ** در باب اوست **وَكَلَّمَ**
يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَائَكَ يَا مُحَمَّدٌ خطاب بر او صلی الله علیه وسلم
 دیگر بشنو بوجه حق آئینه خلق است که اهل بصیرت نگران آن جلوه بحکم **فَاذْكُرُونِي**
 سالما و حیرت مانده اند و از غور فرشته این را مشرب بقا خوانند **مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ لِسَانَهُ**
 بیان اوست و بوجه خلق آئینه حق است بحکم لطیفه زینبہ الارواح که او را نظیرے است
بَاتُوا وَلَا تَذْكُرْ لَهُ إِلَّا بَصَارًا وَهُوَ يَذْكُرُكَ إِلَّا بَصَارًا وَكَفَحْتُ فَيْدِي مِنْ رُحِي
 این را مشرب بقا خوانند که **مَنْ عَرَفَ اللَّهَ حَالَ لِسَانَهُ شَرَحَ أَوْسْتَ وَلَيْسَ فِي**
جَبَّتِي سِوَا اللَّهِ وَاسْمِي كَاسْمِ الْأَعْظَمِ دلیله است مطلق پس آنجا که حسن حقیقی
 و مرتبه جمع که اهل تفرقه از ان آگاهی ندانند متوجه بآئینه باشند و محفل آرا را بی او شبست
 نیست ع پر بهر چه جو ب تم جیتی و تن میا کرتب بجاک متون جیتی و و فرے دیگر هم است
 لیکن از ادب گفتن نمیتواند من فهم فهم کاشفی علیه الرحمة فرموده **بِحَمْدِ اللَّهِ نِمِ دُرُومِ**

شرب پگم بر لب نکر دم جام شرب چو فروے از جلال اسیر طوفان معنی دارد
 چو مجنون رام آبادی نگر و چو بیابان گرد شوق سرکش با پی یعنی مجنون معرجه صحرانوردی
 میگرد و لیکن اورام آبادی و تعین بود که بسوی شهر ایلی خاطر نگران داشت و دلم را قهقش
 که بهتر از قفاده هیچ تعین ندارد بحکم **قُومُونِ بِالْغَيْبِ** سوال بزرگ فرموده
 که بیزارم ازان خدا که در گ و خوک نباشد دیگر گفته بیزارم ازان خدا
 که در گ و خوک باشد پس ازین اختلاف تردود خاطر شده **جواب** آنکه نفی کرده رنده داتا
 مستغرق تشریه است و آنکه اثبات کرده سیاح صفات است که ذات را در صفات می بیند
 تشریه و تشبیه دریا را در موج فی الواقع بر تو آفتاب بر سر گلشن و گلشن درختان است و آنکه بر صبر
 او نگران است از پر تو او خبری ندارد سوال **الصُّوفِي لَا مَذْهَبَ لَهُ** چه باشد
جواب اینکه اهل ظاهر میگویند که صوفی را نفی مذہب است یعنی لا و اینهمه غلط است بلکه
 عجیب صوفی است چرا که صوفی آنرا میگویند که بصفا رسید هیچ کدو غیر در دل و دیده او باقی
 نماند **الصُّوفِي سَمِيَّ صُوفِيًّا لِانَّهُ صَافٍ عَنْ كُذِّ وَ اَرَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَالْغَيْرِ بَتَّةً**
 پس معنی آنست که جائے رفتار نماند و عین گشته و این و لفظ لا مذہب له پیدا است فافهم
 رباعی صوفی شده نیست نیست را مذہب نیست چه با دوست رسیده را اگر مطلب نیست
 ارب رس رب شد رب را رب نیست چه جائے که بود شمس در انجا شب نیست سوال فی

بروز نوع است یکے آنکہ خود را میداند و دیگرے خود را نمی شناسد این یافتن نمی شود
 جواب مثلاً و طفل از خاندان شریف اندیکے اطلاعے وارد که من از خلائم و دوی
 نمی فهمد کہ میستم اگر چه هست دیگر شنو انسان را باید دید کہ در مرتبہ جامعیت بحکم تَفَحُّتٌ فِیْهِ
 وَمِنْ رُّوحِیٍّ وَمَحْنٌ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہمہ مموانند لیکن آنکہ حالات بالقوۃ
 بالفعل آورده خود را شناخته است و دیگرے و زیاده نشناخته اگر چه هست نے نے آنکہ میداند
 مرتبہ ایجاب است کہ تنزیہ را با تشبیہ یافتہ و آنکہ میداند مرتبہ سلب است
 بدل گفتہ کہ از سلب خبر جو بہ دل آتجا رفت و او ہم بر شدہ ۔

بانیہ

محمد مبارک الی کا پی نو میں ساکن ہا ہر سال





بسم الله الرحمن الرحيم

بالا تراز سیاهی رنگ و گرینا شد - وصف نور ذات می کند
که سیاه است و همه انوار و تجلیات فرع اوست چنانچه در گلشن با گوید

سیاهی گریه دانی نور ذات است | بتاریکی درون آب حیات است

النور فی الاسود ساجن ساجن رُبهم طے چھوٹے پڑے
بسیٹہ آرسے ع کہ در سدره جبریل از و باز ماند پڑے

رفت ز سعاد و بک جمله صفات بشم | آنکه همان ذات بود باز همان است

لی مع الله وقت لا یسعی فی ملک مقرب ولا یفیء
مُرسل - لغت اوست بصلی الله علیه وسلم

و علی آله و اصحابه و از واجبه جمیع اما بعد سیکوید فقیر حقیر برکت اللہ اویس حسینی
 الواسطی البلگرامی کہ از دستہ در مارچہ و استقامت دارد اکثر امثال ہندی از
 زبان عوام می شنید و در پے معانی آن مید وید چون دید کہ رموزات معارف
 و اشارات حقایق از انہامی شونہ پدید پس شرح آن امثال موافق و چنان
 و حال نموده درین مختصر گنجینہ و این چہ سطر از ان کوشید کہ مستعان
 بر غلط نروند بلکہ این راہ رہہ بحقیقت بر نہ اگر چہ بر صاحب دلائل و اہل عرفان
 بیان این سخنان نمودن تحصیل حاصل است اما بر اے مجاز دانان کہ جز ہستی
 سوہوم و نظر شان پیدا نیست تشریح دادہ و این خود ہوید است کہ کہ سیدو
 سونہا تو کو برہ کو تھ و سا بچہ کے مر کے کون کیا لے روئیے
 یعنی کسی کہ محروم ابدی و مردہ دل سردی است با وی اظہار این حال تا کجا
 باید کرد لیکن شاید کہ از معنی مثلی و مضلی و کسلی و در سازند و بہ اذواق علوی پروازند
 و خیالات نسبی و اضافی در بازند و ندانند کہ کچھ می کھائے و کجھ لے
 یعنی بر گفتار راضی باشند و بگردار در نروند اے عزیز از زبان نابو جہان
 تفاوت بسیار است و از بیان تا بمرغان منازل بیشمار ۵ علم سہمی
 سرسبیل است و قال ۶ نہ از کیفیت حاصل نہ حال ۷ پس باید کہ گر انید

و بر آینه یعنی هستی موهوم را بر دایند نیار مندر چون اکثر اوقات گوشه
 اختیار کرده و خیال ملاقات از سر نوردیده از خوف آنکه تنهائی یوانگی انگیزد
 و سودا آورند ازین راه کافکدر را بدم خود ساخته و قلم را محرم پرداخته و مری
 که چنین نرالی مآله سخنان فوق موجودان درین اوراق باخته
 اگر چه این بیچاره را چه یار که او نبط بوڑے بھیر طمھ لیه مصرع
 ہمہ سر در نقاب ماع فناک بہ نہان را عیان گمارد و لا بیان ادبیان آرد
 بے نشان را در نشان سپار و فاما چه کند کہ تعبیر ع لیس فی الدار غیرہ و یا
 ان بے نشان و نہان و لا بیان بے تکلف عیان و در نشان و بیان است
 کہ مع نقاب چہرہ ندارد و نگار و لکش ماہ پس بہ ضرورت قلم را دوا نہیں
 و بعوار نہیں می نماید سوال اگر کسی گوید کہ نہان عیان است
 و لا بیان در بیان پس عیان را بیان چیست جواب نہ

خود گوید و از خود ز خود می شنود و از ما و شما بہانہ بر ساخته اند مصرع

ہمو بیندہ ہم ویدا است و دیدار دیگرے در میان نہ لا احصی تہ عینہ
 انت کما انکنت علی انفسک المقصود و توقع از خوانندگان آئینہ
 کہ سہو رفتہ و خطائے گفتہ را بہ اصلاحے کوشند و بذیل کریم

ونداند که با عبارت ادبی معانی اعلیٰ را مناسب نموده و ادب است
 ربوده و باستان پیش نماند که نیا و دنیا مویج کی تانست یا آنکه
 نئی چکنیان اندی کا پھلیل بدعت و اختراع کرده معانی لطیف را
 با عبارت کشف در نورده بلکه گفت و گوے عاشقان کار رب
 بوشش عشق است نہ ترک ادب ۴ اسے عزیز ہر دنوی کہ در نظر
 می آید اگر بیدہ تحقیق نگری علواست کہ عہر موری سلیمانی است ہر حقیت
 عنقائے ۵ گس را بچشم حقارت بین ۴ کہ او نیز در بار کہ ہتر نسبت
 دلا تو کجا میروی عگر ہر کس بقدر محبت اوست ۴ با کار خود محفوظ باش
 و در بار خود ملحوظ تا محفوظ گردی ۵ اگر بلہ مشک را گندہ گفت
 تو مجموع باش او پر گندہ گفت ۴ المی چون بیکات خود موسوم
 کردی بسنیات خطیات منسوب گردان و ہر سکناات و حرکاتش
 بخویش پے خویشش جاری و ساری گردان تا این نمود و نام نمود و گرد
 و نام نمود و نمود آید تغیر من نشاء و تذلل من نشاء بیدک الخیر
 انک علی کل شئی قدیر ملولہ ۵

یک چند سطر نوشتہ از خط سیاہ فی الحمد و فی النعت و وصف صحابہ

ازمانشده و شده بركات الله	دانی به یقین کہ ہر روز عرفان
<p>کاہو بہت پیاری کاہو پتہ سم اشارت باین امثال میکند کہ اگرچہ خرافات است اما صاحب ہوش را ترجمہ ذات و بر نادان</p> <p>قرنات ۵</p>	
کزان پندری نگیر دنیا ہوش	نگویند از سر بار یکہ حرفی و گر صد با حکمت پیش نادان
<p>دیگر نشوئ ممکن کہ مقام سراب است نوشیدگان بادۂ عرفان را شراب است چشم ظاہر بین از و خراب آرے منکم من یزید الدنیا و منکم من یزید الاخرۃ ولی کی دلوالی مٹھ چکنیان پیٹ خالی اشارت بہ ساکنان وحدت است کہ روے شان از نور منور است و باطن شان از ماسوے مبرا کپڑے پچھائے کیا و یکہ و گھر ولی آئے این ہر و مثل از یک قبیلہ است یعنی شاہ است بکسوت گدا سو سیالی ایک مت پر توے عقل کل بیان میکند کہ ہمہ خرد مندان و خرد عالم فیض یاب از دے اند نولا کم کا پور و ایکی و وار الطریق الی اللہ بعد دافاس الخلاق اگرچہ معنی این قول دیگر است لیکن اینجا موافق</p>	

مثل محمول نموده شده پس باید دانست که مذاهب مشارب که در عالم
پیدا است هر چند با یکدیگر مختلف الطریق است اما مرجع همه کسان اوست
جل جلاله

عالم خراب فتنه یک جلوه پیش نیست	هر کس که هست چشم پراخ عیار اوست
هم در طلب تو خرقه پوشان	هم در هوس تو با ده نوشان
ترسا که زند همیشه تا تو رس	چو یک زن تو شده بناموس
چندین که نهان و آشکار اند	این گفت و گوے با تو دارند

چوئے تن بیسی سوئے ساطح

تا پنج بری که هست این رشته دو تو	یکتو ست خود اهل و فرع بنگر تو نکو
نزد و بینا دل وحدت عین کثرت است	و کثرت عین وحدت
کثرت چونیک نگر عین وحدت است	مارا شک نماز اگر چه تراشکی است

چنانچه تخم در شجر و شجر در تخم - ع
ترین بیج که بیج ماضی تر وی مین ایک نه نیارو
پس بنگر که در شمار بیت کثرت پیدا است و در لفظ شست وحدت
هویدا فی الحقیقه هر دو یک است آری تا در شست او نه در آئی

نہ بینی جاوہ اِنَّا لَا مَشْيَاءَ كَمَا هِيَ مَارِے كہو نٹا ہے خیر آباد و
 تراشا است قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللَّهِ تَعَالٰی اگر کسی دلش را آزار د
 پس عرش اللہ تعالیٰ را در حرکت آورده باشد رفرز دیگر شنو

اگر یک ذرہ را برگیر می از جا	اخلل یابد بہمہ عالم سرا پا
دل یک قطرہ را اگر بر شکافنے	ایرون آید از و صد بحر صافنے

مَنْ فَعْلَمَ فَعْلَمَ آءِے كُلِّ شَيْءٍ فِي كُلِّ شَيْءٍ ع

باشد بہمہ چیز مندرج در بہمہ چیز

و دل مومن را بخیر آباد از ان مناسبت داده کہ محض خیر و صلح کل آماوہ است
 مارے بھٹیاری روئے کو تو ال از ہمین قبیلہ است آئی نہ گئی
 کولین لاگی کیا بہن بہئی ناویشل است آئی یعنی در خود آدم و گئی
 یعنی در ظاہر نہ پیوستم و الفتنہ نکر دم ع اے بیخیز از حسن مقید چہ کسی
 پس خلوت تاب و عزلت انتساب بحکم وَفِي الْفَسِیْکُمْ چوں در خود آمد
 معمور و مسرور گشت یعنی کولین لاگی کیا بہن بہئی درین حال عشق
 صغیر کہ یحییٰ بیان اوست جنبشہ کردہ و سیر الی اللہ ہمین معنی دارد -
 نہ دیگر شوزہ را با آمد درفت چہ کار یعنی آئی نہ گئی ہر چند کنا و گرفتہ

یعنے کولین لاگی لیکن آفتاب در کنار اوست اینجا عشق کبیر کہ بچونہ
 طغرائے اوست جلوہ نموده و اشوقت الارض بنوہر ہر بھا قربان آن کسم
 کہ مریم صفت حیات ابدی عیسی وار در کنارش نمودار است بھینسا
 بھینسون بین کہ کسائی کے کھونٹے قول عاشق است مصرع
 میر دم اینک بحر لیان غیب و مختصر آنکہ ع یا جان رسد بجانان یا جان تن کبیر
 نلچ بجانون آنگن ٹیڑھا درین مثل حال مبتدی است صحن امکان کہ
 وصف اوس چہ بسم و چہ جان جملہ جان صورت اوست پو کچ پنڈا
 یعنی غیر انکاشتہ و این بنی داند کہ در ماقابلیت رقاصی نیست و گر نہ
 می گفت جوئی ناچ نچا وے سوئی ناچون ناچ ۵

گل شوی بلبل و سر شوی ناختم | کہ بہ رنگ برائی کہ بہ رنگ توام

پس باید کہ بخردش و بر جوش و بہوش آے مصرع
 بردار قدم کہ ہر قدم معراج است جوئی کا چھ کا چھئے سوئی
 ناچ ناچئے - از حق بہ بین - ۵

گمے در کسوت لیلی فروشد | گمے بر صورت مجنون بر آمد

آرے از آنجا کہ بر صورت مجنونست شورش و ناشکیبائی نمودار است

و در کسوت لیل عشوہ جان ستائی نہ اوارے

در مقامی خار و درجائے چو گل	در مقامی سر کہ دیباے چو گل
-----------------------------	----------------------------

پس باید کہ چنان باشی کہ غنائی و چنان غنائی کہ باشی گندم غنائی
و جو فروشی را ز دل تراشی نا چن نکسی گھونگھٹ کیسا
ع محبوبے و عشق چون نمی آید راست

اگر مے کشتی بار فیضان دے	و گرنہ بہر زہ مجنban دے
--------------------------	-------------------------

رقر و گیر شنو جان من چون جلوہ فائینا لَوُاْ فَنَسَا لَوُاْ فَنَسَا وَحَدَّ اللَّهُ اِزْطَوَانِ بِہ
ظہور زدہ پس نقاب بل ہُم فِی لَیْسِ مِنْ خَلْقِ جَدِیدِ ما و کش کش
می اندازد اگرچہ آفتاب و آب تابان است لیکن عجائب چشتی
کہ بیواسطہ و آفتاب نگران پس ازین راہ می گوید ۴

پروہ بردار کہ صاحب نظران منتظر اند۔ ۴

زلف کیسوں کہ خورشید از نقاب آید برون۔ جو جل گئی پہلیا ہونا
چین۔ کیے۔ دین مثل اشفتگی پیدا است یعنی ہر عمل کو شستن
کہ کردم محبوب از کمال استغنائے خود منظور نکرد یعنی سوخت و تن
در پے آن کار ناز و نزار و خوار گردیدہ آہ

درد دل گفتم تغافل کرد خواری را برین | گریه کردم خنده زد بے اعتباری را برین

سور داس پر مجھ پہلی بینی ہے کچی کچی اور پون من چپکا کو گٹھوٹی من گنگا
باہل ظاہر ارشاد میس کند کہ اگر وجدانی داری پس دلت بہتر از کعبہ است

در راہ خدا و کعبہ آمد منزل | ایک کعبہ صورت است آویک کعبہ دل

شخصی را دیدم کہ از حلاوت دل بیگانه تبیج ہزار دانہ در دست داشت
و میخواند و میگفت کہ ما را از بر رگی این ور در رسیدہ است کہ از خواندن

نماز بیگانه را و کعبہ معظمہ ہر روز خواہم گزار دو از وسیلہ اش بہر صلوات خمسہ
در بیت اللہ خواہم رسید در خاطر م رسید کہ ہنوز نارسیدہ است

پیش ازین چون می فروشد دہر نادانی خود نمی خرد شد

ترسم ز سی بکعبہ اے اعرابی | اکین رہ کہ تو میروی بکستان است

سبحان اللہ این خود بولے از کعبہ نشمیدہ و از پیروی بر خود نازیدہ
و حال آنکہ حاجیان کعبہ معنی طالبان کعبہ صوری را و حسابے نمی آرند

کمال از کعبہ رفتی در رہ یار | ہزار است آفرین مردانہ رفتی

بکعبہ رفتم و متوق در فرود انجا | ابگریہ آمد م و جاے گریہ بود انجا

قول ایشان است و دیگر شنو گٹھوٹی کہ عبارت بدل است گنگا

اشارت بہ بحر بے پایان پس چون اندیشہ تو از اسواے روئے تافت
 وارنگ و پوے شفا یافت بے تکلف جلوہ وحدت بر تو تافت
 لی قلب ان عصیۃ عصت اللہ ۵

مرکز جنت دیدار در ورون دل است	چہ احتیاج بجنات موعین باشد
مرا بہیچ کتابے دگر تو الہ مکن	کہ من حقیقت خود را کتاب می بینم

دگر شنو کاسہ چو بین پُر از آب کہ آنرا بندوی کہڑوئی گویند در نظر عارف
 گنگا است یعنی بحر بیکران آرے از بسکہ جاوہ شہود بر دے
 متجلی است ۶

در بحر چہ نظر کن رخسار ابدینہ ۵	
---------------------------------	--

اے حباب از خود تو در زمان غفلت ماند
 ورنہ جز دریا بسویت ہیچ دامنگیر نیست

جب شب گنگا سورون پار اشارت بموت میکند
 سورون عبارت از جسم و گنگا عبارت از روح یعنی
 روح را کہ پس پشت کردہ و بکثافت جسمی رو آورده نزدیک است
 کہ او ہم از تو در گذرد و ترا پس پشت اندازد و سبیل نہ کو واکو و می
 گون اشارت بہ بار امانت میکند کہ در تنگ ال و دلیعت است

و تن مرکب اوست یعنی بار امانت عشق و عرفان است پس میگوید
 که در حالت جوش و جبهت او تن که مرکب اوست معطل است
 و ناکاره مصرع

ز بهستی تا عدم گیت تمیذ در نظر من

اندر بی کلکل پاتال کینوا نابینا اشارت ازان است که چشم
 خلق بین را دور و کور و غور کرده در جوف دل که عمق آن حد ندارد
 آشیانه زده است شیشه ام غار لیت در آله آباد که حد آن
 کسی نیافسته چنانچه پادشاهی بود چندان روغن و شمع همراه
 داشته و یک ماه راه در آن غار رفته و باز آمده و بانهتاء آن نرسیده
 واضح باد که این وصف و صف دل است و آن شمع که هست بجلی است
 و نام دل هم آله آبادانی پس چون گدایان برو تا بادشاه گردی و دیگر
 از وسعت دار تا چه گویم لمولفه

لعل گران بهاست چو آئی بغار دل

و درین مثل طبعی شغل است از شد معلوم نخواهد شد

چو در دل می روم سیر می کنم در لامکان هر دم

اندھلا ملان پھولی طمسیت حال سالک است کہ از ہمہ
چشم بستہ بردل صنوبری نگران است حضرت مہربان
قدس اللہ روح فرمودہ کہ سی سال است کہ ہر در حجرہ دل نشستم -
پھولی طمسیت اشارت بشکستگی دل میکند کہ انا عند المنکسۃ
القلوب لاجل اے فقیر را چہ چیز باید دو شکستہ و دوست
دین درست و یقین درست دل شکستہ و پاشکستہ - ع

بروند شکستگان ازین میدان گوئو

اٹھ نہ سکون ساڑھے تین بجری اے روندہ این راہ نشسته
باید اشارت بافتاویگی است ع

تا نیفتادم ندیدم کعبہ مقصود را

پس جائے کہ اینچنین افتاویگی است حصہ زیادہ تر از حصہ
ایستادگان است کہ باخود اندوشتاق مرتبہ کمال اندوختوان
بہبود و این نمی دانند کہ - ع

کہ ہر بہبود نابودست و نابود است بود اینجا

المقصود سہ نیم حصہ کہ گفتمہ ناسوت و ملکوت و جبروت را سطرے

کرده و در لایه‌ت چندان بارے نیافته اگر چه یاری گرفته
 پس این مرتب متوسط است از تعین و تشخیص عیان می گردد
 نه مبتدی است نه منتی که تعین در حال منتی معلوم و مبتدی از همه
 مراتب محروم پس بے تردد مفهوم می شود که متوسط است و هوایی
 کا کثا گھر کا نہ گھاٹ کا اشارت بر نفس ساک است حضوری
 دوست که ساحل دریائے بیکران است بحکم ذبح نفس
 و تعال در آنجا بارے نه و در خانه یعنی خود از تعبیه الجوع طعام
 انصاف تعین کارے نه و گا در اشارت به شست و شوی ماسکو کرده
 کثا چوک چڑھاے چاکی چاٹن جائے غریزین سگ نفس
 بد بلائے است بهر چند دوست میدار می دشمن میگرد و اعمال پاک
 ترا انجاس و بد پس - ۴

خلاف نفس کا فرمن کہ رستی -

رمز دیگر شنو چوک چڑھاے - اشارت به ترکیه نفس میکند
 اگر تو ترکیه نفس کنی بر نفس کل کہ عبارت از کمال اوست میر
 ہدین معنی قول پر بسطام یاد آہ کہ اگر پیش ازین خوبی نفس

می دانستی لقمہ زبیر آدمی و ہلاک نکردی ناحق چوٹ جولا ہا
کھاے گر گھ چھوڑ تماشے جاے۔ ۵

خلوت گزیدہ را بہ تماش چوٹا است	چون کوئے دوست بصحرا چوٹا است
با پری روی اگر بختا نہ باشد کسے	میل بیرون میکند دیوانہ یا شہ کسے

فی الواقع مرد این راہ بخلق آویختہ یہ نہ با خلق آویختہ یا اشتراک بہ تنہا
است کہ تماشے شبیہ اور ایترا کاسیت چونکہ بجلا و ست علم الیقین
رسیدہ و بادہ عین الیقین نہ چشیدہ و گر نہ میگفت۔ ۶

یا رگر ہر جانی آمد بندہ ہم کم نیستم

و جولا ہا عبارت از ان است کہ درین رشتہ گری نمی فکند
یعنی از غیر صاف و یکتا می بر آرد کمر ہری جانو ملارگانوں
حال خود رستہ است کہ در چشم مردمان حقیر و خوار است اما دلش
در ترانہ مصرع۔

وغنی لی منی قلبی وغنی کما غنی

مترنم و مسرور است و آف غم و ہم رافع و ہم دالم حضرت ابراہیم او ہم
رحمتہ اللہ شبہ در مسجد خوابید والی مسجد پائے حضرت گرفت

و کشید تا بزینہ پایہاے مسجد بسایند و در وقت کشیدن
از ہر زمینہ پایہ از آئینہا بر مبارک ضربے و شکستے میرسید و آن
حضرت بر ہر ضرب و شکست کہ میرسید می خندید و خوشیا
میکرد ناگاہ بیکد و پایہ اذان زینہ باقی مانده بود کہ والی مسجد پایہاے
مبارک گذاشت ایشان و گریہ آمدند والی گفت کہ در کشیدن و
ضرب خود نندہ می کردی و در گذاشتن گریہ می کنی بارے
بیانش کن حضرت فرمود کہ بر ہر ضرب مرا مقامے حاصل می شد
اذان می خندیدم و در گذاشتن از یکد و مقام باز ماندم اذان می گریم پس
ازین نقل معنی مثل ہو یا می گردد و اندھلی کون سو جھے کن دیری
کا گھر آ رہے پتھری را یہ از محبت پر نیست چونکہ او کجی و ناراستی
را می تراشد ہر جز آستان تو ام در جہان پناہی نیست و گریست
کی دوڑ بار تائین بر بہین معنے محمول نمود و ہوئین پڑ آسمان
چانی اشارت بہ سیر اللہ میکند بلکہ فی اللہ - ۶

گرچہ من افتادہ ام دل یک فلک پیما است این ۵

من و سیر و حال ہدایے شوق را در احوال گوشہ گیری خانہ نوین است پنداری

بہکھاری اور پھوڑ مانگے ایجا تیکم رضا و تسیم میکند یعنی برگزدہ
 دودادہ اور اخی باشی ۵

رضادادہ بدہ و از جین گرہ بکشا	کہ بر من و تو اختیار نکشاده است
اوم ابرہہ پیدار و خوشم	ایچنین خوش باش ہرگز دیدہ

نے نے پھوڑ مانگے اشارت بہ صفاے حال است کہ ہرگز
 شرک خفی ہم گنجایشی نیابد ۵

این کار از ان فتادہ مشکل	معشوق غنی و ماگرائیم
--------------------------	----------------------

بہیک کی ٹکری بازار میں ڈکار ایجا ممانعت انانیت میکند ۵

منوہ کفر دین رہ ز خود نمائی بہ	بہ نزد ما ز خودی دعوہ خدائی بہ
--------------------------------	--------------------------------

و نیز ارشاد باخفا می حال میکند کہ اظہار نباید کرد آری عاشقان را روشی
 است کہ راز خود پوشیدہ دارند بلکہ خود را از خود تالی و ولون
 یا تھ بابجے معنی مثل ظاہر است من تقرب الی شبہا القربت
 الیہ ذراعاً فاذا ذکرونی اذکرکم برہان است یجہم ویجبوند فرمان ۵

سورہ اس کہین گئے نبھئے لیکلہ برکونہیا

کسل کا کچھوٹا نواب سون لیوا دینی۔ ۶

عاشقانرا در جهان گنگے بس است -

المقصود ظاهرشان بکلمہ الدُّنْیَا سَجْمُ الْمُؤْمِنِينَ و غایت خرابی و نہایت
بے ثباتی است اما باطنشان از رباطِ نَحْنُ اقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ جَبَلٍ لُوْرْدٍ
بر کمال سیرابی و آبی گریہی - منڈلی باندی نوپلی تیل - سینے
سرماسوی اللہ از سر بدر کرده و تراشیدہ ۵

سرم بدنیا و عقبے فرو سنی آید | تبارک اللہ ازین فستما کہ در سر است
بظاہر تنگی و ناموسی ندارد باندی عبارت از عبدیت گفستہ و نوپلی
تیل اشارت بر بنیت کردہ پس شخصی کہ اینچنین ترک ماسومی کردہ
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ از نیاز تمام و اِلٰی رَبِّكَ فَارْغَب رجوع بحق
آرد نہ مراتب خلکی نے نے نہ رتبہ فقر کہ تفصیل آن بر اے اختصار
تکلفہ بر سر شیش متلی و منور گردند - اندھلا موسے سمک چڑھ
مجھ کوئی نہ دیکھے - آرمے مردی کہ چشم غیر بین بستہ و نابینا کردہ
بمقام علوی کہ - ۶

ماز فلک بودہ ایم یار ملک بودہ ایم

رسیدہ بر ہر دون ہمتان و تن پرستان از نفرت اولیٰ کالافغان

طعنہ می کنند و بر سر لذات دنیا کہ الدنیا ملعونہ و مایہا الا ذکر اللہ و اعانہ پشت
پامیزند و حال آنکہ کسی بنی بید و نمیداند آرے اولیائی تحت قبای لایعینہم
غیری و و لون دین سون آرے پانڈے کہیر گئی اور مانڈے
حال کامل است کہ باین مرتبہ رسیدہ و از تکلفات کوفین رسیدہ بجدی
کہ ریاضت و عبادت و کفر و اسلام یعنی کہیر و مانڈے را ہم و غلی نمائندہ
و بر مرتبہ ہیچ کہ متکلمے مردان بر ہیچ کسے است آرمیدہ ۵

سواد الوجہ فی الدارین دیش	سواد اعظم آدابے و کم میش
رندی ویدم نشستہ بختک زمین	کہ کفر نہ اسلام نہ دنیا و نہ دین
لے حق نہ حقیقت نہ طلیقت نہ یقین	دور و جہان کر بود ز ہرہ این

دوہرہ

کہیر چو بہر ہوا تو کیا بہرین سپ کہ چھو بہر	بہر جن ایسا چاہیے جانین کچھو نہ ہوے
و لفظ پانڈے مشیر بکفر حقیقی است ۵	

چو پیر ما شواند رکفر فر دے	اگر مردی بدہ دل را بحر دے
صاحب گلشن راز فرمودہ و قول حافظ شیراز است قدس اللہ روحہ	
در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است	آتش کمر السبوز دگر بولمب نباشد

سویداوست انگین نامتھ نہ پچھون پگھا این حال اہل تجرید و تفرید
 است کہ بہ تحقیق رسیدہ و خبر خود را ندیدہ ۵

درین میدان دلم بشتا بسیار	میان لاوا الایک الف یافت
---------------------------	--------------------------

قول اوست دیگر شنو حالت تروامن و لب خشک آنست کہ بآمدہ
 یعنی با استقبال منتظر اند یعنی اکنون نامتھ و بافعال و اعمال
 مانعی یعنی برفتہ و بحالت اند و عفو خواہ یعنی پچھون پگھا و محقق از
 ہر دور رسیدہ و دیدم حال مشغول گردیدہ ۵

بآمدہ و رفتہ دیگر یاد کن	حالی خوش باش دان کہ مقصود نیست
تروامن و لب خشک بخت پذیرد	باسو نمتہ دم زن کہ در و خوش گیرد

بہما گتہ چور کچھو ٹالا بھہ لفظ چور ہر اسے آن گفتہ کہ در بار
 امانت خیانت کردہ یعنی عشق و عرفان کہ در و ودیعت ہو و آنرا ہشتا
 ہو و احرص نہ کر دہ بہ تعلق ماسوا خرچ کردہ پس مرشد میگوید کہ
 بہ تہہ کردنی است مکن و کوششے کہ داری بہوش آسے ورنہ ۵

آخر نہ زیر گوری باید بود ۵

رے من بہور نہ ہوئی بے آون	ایکو کام نہ کر سکے آئے برس گناون
---------------------------	----------------------------------

نے نے لفظ چور بر عارف حمل کر دہ می شود کہ از دنیا و اہل دنیا بکام
 خدمت صفا و دمع ماکدہ چیز با حاصل کردہ و گرفتہ و ایشانرا چیزے
 نیست چنانچہ حضرت حسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ کہ من دنیا
 را بازی و آدم یعنی نان این جہان خوردم و کار آن جہان کردم یا آنکہ
 اشارت بر رب و فانی مشوق میکند کہ گر بخشن از عاشق کار و دست و زودین جان شمارا

عنت آمد پئے دل بردن در سینه نیت	وزد از خانہ مفلس خیل آید بیرون
---------------------------------	--------------------------------

تو کی بوند اشارت بر گرمی دل اگر نظر و سوختہ می گردد و نمی ماند و می ہایدن دل کہ آن برین
 دوست کو بری بن گئی فی الواقع شکستہ قدیمی دارد کہ بجا میرسد کہو گماؤمت ہو گماؤارے تاکہ نہ نشیند
 عقل حاصل نمی شود و ہو بی بیایا ندسی کیا پہاٹے چراے

خفتہ ہر سنجاب تاج نازنینی راجہ نسیم	گر زخار و خار ہزار و سبت و بالین غریب
-------------------------------------	---------------------------------------

و گافران معنی دارد کہ برچہ دل عاشق ترا از خیال غیرت ست و شومی
 میدہد صاحب لمعات میگویی غیت معشوق آن اقتضا کرد کہ عاشق
 غیر را دوست ندارد و لاجرم خود را عین ہمدانیا کرد تا ہرچہ را دوست دارد و دوست داشته باشد

غیرتش غیر در جہان نگذاشت	الاجرم عین جملہ اشیا شد
--------------------------	-------------------------

کا نوین کمل سہیوٹھا وی کلیم را اشارت بنور ذات میکند

کہ سیاہ است - ۴

اہو نند لال بھیت ہون تیکام کا ہے نہ دیہو

یعنی در بر تلوین افتادہ ام چنان کن کہ بہ نگین رسم المقصود ہر وقتیکہ
اُن نور بر سر دوش الک منور می شود بمقام اصلی کہ نگین است
میسر - باند ر کے ہاتھ تاریل - ۵

رموز عشق گوزا ہد ریا فی را | مکن بشہر بد آموز روستائی را

و ناریل را بار آموز عشق ازان مناسبت کردہ کہ در کشادن اُن ہر دو

ترود است - ۴

کہ کس نکشود و نکشاید بکجکبت این معمارا

بسی اور بے خرچ ۵

پیر و کش ماگر چہ نندارد ز رو سیم | خوش عطا بخش خطا پوش خدائی دارد

قول حسین واعظ رحمۃ اللہ علیہ شہور است کہ صوفی را دو حالت

روی دید کیے سوختن بے تکلف دوم ساختن بے تقرف

دو چہ ۵

دیر اہلی جو تیل سون ہم بن تیل بلاغھ | نان ہم بلغھ نہ بالینھ یو ہم بن بل بل جانھ

گہرین میری مالو اڈکھ چنیری جاے۔ ۵	
باغ مراچہ حاجت سر و صونو پر است	شمشاد خانہ پر دروازہ کہ کتر است
آرے۔ ۶	
در زیر کلیم تست ہشدار ۵	
درون خانہ خود برگد اشہنشاہ است	قدم بردن منہ از خلیجش سلطان بایش
گنگ می نماید یعنی مجال سخن نیست۔ ۷	
وز مقامی حرف میگویم کہ دم نامحرم است	
لیکن باطن شان بوقت تمام دارد کہ حدیث نہایتی ندارد ۵	
کشیدہ جملہ را مانده دہن باز	زہے دریا دل رند سر فراز
بتی کر حسن در عالم نمی گنجید بخارم	کہ دایم در دل تنگم چگونہ خاٹمانا بد
لا یسعی فی ارضی ولا سماء فی و لکن یسعی فی قلب عبدی المومن	
سارا دن چلی پاکے تل بھور۔ ۸	
صد مرحلہ پیمایم دبر جاے خودم	
روندگان منازل معنی طے مقامات میکنند و باز بدیوار ہم	

استقامت می گیرند چه خوش است - ع	
بے زحمت پاگرد جهان گردیدن	
تیلی کی بیل کون گهر مین کوس پچاس ہمین معنی دارد	
و این وصف اہل دل است کہ خود سیاح است - ع	
بنشین و سفر کن کہ بغایت خوب است	
تانت باجی راگ بوجھا اشارت بر ساز آئند و ساز آناہد	
میکند کہ ماے ہویت نام اوست پس از استماع آن ساز پرودہ	
حقیقت بر مستمع منکشف میگردد و خیال غیر را گنجائی نمیدہد	
در گنج دماغ مطلب جائے نصیحت	اکنین حجرہ پُر از زم زم چنگ زنا است
کہ بیان اوست پیٹ کا پرسان چلیجہ سبحان اللہ جلالت باطن	
بے تکلف از ظاہر ہوید است فاما بر آنکسے کہ شید است - ع	
در ختی گویدت انما الله	
ہو الظاہر ہو الباطن - ۵	
من عیان بر سر ہر کوچہ و کو می بینم	منہر می انجہ تو اشس سطلی و غلو
ہاتھ گنگن کو آرسی - ۵	

چشمی داری عالم اند نظر است	دیگر چه معلوم چه کتابت بایه
کوڑی مار بٹورھ چو گئے طعن بر باد میکند کہ نقد را گذارشته	بر نیہ را نئے و نیازے بے اند ہدرین معنی گئے گفتہ
بہ نزارم اذان کہنہ خدا کہ تو داری	بہر لحظہ مرا تازہ خدا کے دئے و گراست
منکہ امروز بہشت نقد حاصل میکنم	نہیٰ فرماے را بد را کجا باد کہتم
مور کھ کی دس رات چھیل کی ایک گٹھ می	این شان تیرے بڑا بہ
است کہ دما منکف می ماند و صوبے نہ	
اسے چلے نشین کمان نہ گشتی	نیر می نزدی نشانہ گشتی
و حقیقت از خود رفتہ را معلوم کہ	
نماز بخودی تکلیف ارکان یعنی تابد	جو و جد شہلیم یک سجدہ شوق میں گیری
بہر شب را شب قدر گویند و ہر روز را روز ولینے بہار تازہ چنا چہ قول کا زمان	
است شب خدائی است و روز محمدی با زاہد خدایہ از مصطفیٰ صلی اللہ	
علیہ وسلم آئے دل شب داند کہ جگر شان سوختہ کیست بہ نسیم سحر داند	
کہ چراغ شان افروختہ کیست و چھیل بر آئے آن گفتہ کہ مذا تہ بہر مقام	
یافتہ و از سیر تلوین بہ تمکین رسیدہ و رو تا فستہ پس عال ناہد انگہ	

تیرگی پشت و حدیث درون آخر نشد

شب بی پایان شد کنون کوته کم افسان را

و قول کامل آنکه ع

ز هستی تا عدم یک جست میدار و نثر از من

ببشایان آهون بشایان جاوون کمیت نه روند و ن بهی نیکماون ع

باراه استقامت میر و یحکم | نسی پے کشف و کرامت میر و یحکم

پس میگوید م و اهل سفر الزات و حالات تلوین این راه که معامله

و معائنه و مکاشفه گویند و میدهد و هیچ مرتبه را در نظر نمی آرد و مآذراغ

البصر و مآطفا بلکه میگوید ع

نسیسم چو قطبی و غوثی نیسم چو بسطامی

و بحر کز اعلا و مرجع معلی که مشاهده می نامند می رسد روزی در

موسم گرما که حرارتش با سوز عشق لاف بهمد می زدی و پیش زمین

باسینه عشاق حنیال بهسرمی کردی مسافر شدم یاری همراه بالود

خود در وقت ظهر بمنزل رسیدم و یارم در وقت مغرب رسید پرسیدم

که تا حال کجا بودی گفت که هر جا که درختان سبز و اشجار تازه می یافتم

خوا بے واستراحت می کردم ازین سبب بمنزل نرسیدم المجاز قنطره

الحقیقۃ پس باید دانست که مردان راہ جز مقصود اصلی دیگر در نظر نمی آرند
بلکہ خطرہ ہم نگارند ۵

فرہم میدہد آسودگی اشوق تیرے	برنگ غنچہ خوابی دیدہ ام صبح تعبیرے
الاستقامت فوق الکرامت کستی پر چھینگر بیٹھا سہا کہا یا وصف اندیشہ میکند کہ ۵	

اے برادر تو ہمین اندیشہ	باقی تو استخوان دریشہ
چون اندیشہ بر دل منویری کہ مجمع خراین است استقامت یا منت شاہ گردید۔ عم	

سن تہ کین سہ سب پا نوہ ناخو تو کاو و کیت	
آرے دل بادشاہ است و جوارح رعیت دوست ابا چون خبر یابی از سعیت او جوگی شقدار می پاوے تو جہاڑ تو ٹہری بو اوے منی مثل ازین فرد باید نصید ۵	

از لب میگوت آیا گریہم جرعہ	سیلیم از دو عالم ہدم و بیگانہ را
باہنہ مارین پرواچی ۵	
اے بلبل روضہ مقدس	مردار مجھے ہجھو کر گرس

صدیعت کہ یوسف خود را در زندان و چاه افکنده تا قدر و اتا و کوتاہ

نظر را - ۴

بشناس خویش را کہ تو شاہی نئی گدا

بر خود لقب از حواس کردی | حیوان دگر فیا س کردی

تنگی نہاے تو کیا پنچوڑے - اشارت بر اہل تجربہ و تفرید

مسکند کہ از ہمہ علائق یکتا است - معنی لفظ نہاے آنست کہ چند

در ... سے امکان غریب است اما نہ ازین فریق است ۵

کار پاکان را قیاس از خود بگیر | اگر چه ماند در نوشتن سیر و شیر

قول حضرت مخدوم شیخ بہار الدین ذکر یا است قدس اللہ روحہ العزیز

کہ میں طویلہ را در گل نہاؤم نہ در دل پس از روز حساب باکی نہاں نہ ۵

عاشقان را روز محشر با قیامت کاڑتا | کار عاشق ہر تماشائے جمال نیست

آہم کہانے کہ پیڑ گننے یعنی نظر بر کیفیت باید کرو نہ بر کمیت ۵

و کائی کہائیں کہ کلمہاڑ بانہد مہین درین ہر دو مثل حال نقل

مشاہدہ عیان است کہ مجذوب دانند و بالعکس اینہا کہ اہل مکاشفہ کہ

ہر چند صاحب کمال اند لیکن جو یاے مقام و حال اند و درین نقل

بیان اہل کشف و شہود پیدا است کو پانی بود زنی داشت مرخص
 سارقه چنانچہ شیر و دوغ و مسکہ و ہرچہ فرعیات شیر است نمیکنداشت
 و میخورد روزی پدر آن زن رسید شوہر شش با پدرش شکوہ کرد کہ
 دخترت شیر و دوغ و غیرہ نمیکند از من از دست او بجان آمدہ ام آخر الامر
 پدر با دختر نصیحت کرد کہ تو تنہا شیر را خوردہ باشی و دیگر فرعیات
 از دست نیالائی کہ در شیر ہمہ موجود است پس باید دانست کہ اہل
 شہود و مقامی یافتہ اند کہ ہمہ حالات و فرعیات مراتب تابع دوست
 آم کے آم گہ ٹہلی کے دام سبحان اللہ عجیب کیفیت کہ ہمہ کیستہا
 وابستہ از دست آری من لا اله الا الله

سب رنگ لایو لال بنان

گہرین کمانے کو ناخنہ میسرے پہر کا بیاہ این مثل راست
 و درست است گہرین کمانے کو ناخنہ اشارت بر فناے
 سالک است کہ ہمیشہ ندارد پس جائے کہ فنا است آجانبے
 نوید بقا است۔ ع

چو گشت تم مست و لالقیل نقاب انہرہ بکشودی

فغانی یار می آید بآئینی که سیدانی	ترا دیدار از زانی که من خود از میان رفتم
-----------------------------------	--

ناون نه جانون تیرالتون پھڑامیر - اشارت بر غیب میکند
 که بنامے ہم در تعین می آید و شوکتش بر غالب یومنون بالغیب
 بقیہ اوست ۵

اے عشق ندانم از کجائی	بیگانہ نماے آشنائی
-----------------------	--------------------

این آشنائی این است مہربانی ۵	مانام او ندانم او حال مانپرست
------------------------------	-------------------------------

در زری کا کیا کوچ کیا مقام این حال علایق و عوایق بریدہ است
 کہ سیر معنویش را الواحق صوری غلطی ندارد و بہر بہتہ فاذا فرغت فاضب
 والی ربک فارغب سرافراختہ و ذالیقہ مولو اقبل انتمو توا داشته
 آرے - ۵

غلام مہمت آئم کہ زیر چرخ کبود	زہر چہ رنگ لعل پذیر دازاد است
-------------------------------	-------------------------------

و در زری اشارت بر آنست کہ قطع و برید تعلقات کردہ -
 کہ ہی کی کون مین نو پنہ سیری کا چولا اگر چہ اوللک کا لانعام
 و ہلک المشقولون در باب تن پرستان است امانی الحقیقہ نہ مرتب
 علوی و سفلی در تنگ دل شان و دل بیت است ۵

درشت هر چه میطلبی بان خلط کن	بشناس خویش را که تو شباهی نمی گدا
اے شمع این فرزند پستی	امانه بدین صفت که هستی کاینجا نرود و خرد تو واکر و
پا و سیر کی لو کھڑی تین پاؤ کی پوچھہ این مثل را نیز ہر معنی اول محمول نموده من فہم فہم پوت بھئے سیانین دارور کی میانین وصف وجود ثانی میکنہ لم یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین	
تا وجودت وجود ثانی نیست	در تواز کا ہلی نشانی نیست
پس چون وجود ثانی متولد از سالک شدہ و کمال گرفتہ الزم و انسب کہ نحوست و خلی نذر و نقصانے خیال نہ گمارد حلاوت این مثل از کسب معلوم خواہد شد و و دھ ہود ہولا چھا چھ ہود ہولی۔ ۴	
یکسان ظہور و دست چہ در کعبہ و گنشت	
المقصود قول نارف است کہ خلق را در حق و حق را در خلق می بیند مفصل را در مجمل و مجمل را در مفصل یعنی یک رنگ است پنچ مل خدا خدا مل و پنچ معنی مثل ہم در حکایت پیدا اگر دید	

یارِ دارم جسم و جان صورتِ اوست	چشم و چو جان حجابِ صورتِ اوست
--------------------------------	-------------------------------

پس - ع

هر جا که اقامت نمایم دیار ماست

دو دود کا جلا چھا چھ پہونک پہونک پیٹے۔ اُرے پیشے کہ در
الطارہ آفتاب سوزند پس آفتاب را در آب بہ تکلف دوزند یعنی
سالک حیرتی کہ از ذات یافتہ - ع

جی دار دُرین مند منہ بہر نیا پہ چاہین

در صفات ہم کہ تزلزلات است سینے چھا چھ نہ بطر عبرت می نگرد و دیرین فرد
سطوت ذات و صفات باز جو سے

تا بفرم جلوه آن بے باک می آید برونا	خون چشم حلقہ فزاک می آید برین
-------------------------------------	-------------------------------

ہمدین معنی است ع

بیوست زندہ ی گردن سگشتگان گز	کہ این آسودگان را باز بے آرام خواهی کرد
------------------------------	---

نرور کوٹ جو پار - ع

دگر ناموس راز باسلامے

حال سالک است کہ نفرت بہ خود می خود مینماید کہ محکم ترین الحصن حصا

است تا سفر و کفشک و قعال پیاید - ۴

تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر نیز

کایا را کمین و هرم الشریعت انغالی آرس و هرم سینے دین ہو تو
چربم است که یافت دین از افعال است و آن بے جسم بی نسبت
و انظر لقیمة اقوالی - ۴

ترسم که من بهیم و غم در بدر شود

ازین حسرت محافظت او میخوابد و الحقیقه حالی چون حلاوت ۵

گر تجلی خاص خواهی صورت انسان بدین شخص را شناس گویم اول و پنجم آخر است

یافته در مرمت آن کوشیده مشهور است که حضرت ماحضت
غوث الاعظم همواره لباس فاخره پوشیدی و طعام لذیذ خوردی و
گفتو اسمی کالم اعظم و سبحانی ما اعظم شانی قول باینید است
قدس العز و ده و این حال اهل شهود است کایا را کمین پاپ
نیم - ۵

مسافران تواز قید جسم آزاد اند چه احتیاج بکشتی بو و شناور را

مسافران منازل معنی را از دور اطله صوری چه در کار دیگر بکشند

کلام قدسی است لا ینظر الی ابد انکم و انما لکم و اعمالکم
 و لکن ینظر الی قلوبکم و نیتانکم پس ازین قول نیز مرید اگر دید
 که جسم موقوف علیه نیست بلکه بے حاصل است و مفصل درین
 مثل احوال اهل کشف یافته می شود و گرنه در میان معنی مثلین
 تناقض رود بیا کاپیارا کاچهره بین پنیان درین مثل بیان آن
 شخص است که این شفقت را نشناخته و خود را در علائق کشف
 انداخته و آن آ نیست ۵

ترا ز نگره عرش میزند صفیر	مداومت که درین دایره چه افتاد است
---------------------------	-----------------------------------

دو بهر

تین لیکه کو کھا کر ٹھاڈو تو تمہیں کچھ بکوری	تیرونا نو لیت مری میں ٹیٹ و ہوم و ہوری
---	--

رفر و یکثر نشو لفظ ماحمول بر مقام اصلی است کہ آنرا صور علمیه گویند از ان زائیدہ
 در عین آمدہ و پیارا آنکہ چون خواستیم کہ خود را ظاہر کنیم آدم را آفریدیم یا
 آنکہ آدم را بر بنونہ خود آفریدیم خلق آدم علی صورتہ و بہ الانسان سری
 و صفتی موسوم کردیم پس معنی مثل باید دانست کہ باین کمال و ظہور اتم
 خود را عاجز و حقیر نموده و بنا بود شاگردیدہ ۵

از حادثات و صفات آن صوفیان گوییز	کز بود غم خورند ز نابود شدن
بیان دوست آرے ۵	
کسی مرد تمام هست از تمامی	کنز با خواجگی کار عنای
چکنا گهرا وصف دل عاشق است که خطر ه ماسو لے برو دیتام نگیرد و از ملامت خلق هیچ گرا نی ندارد گھر مین پکین چو سہ با سہر لے این مثل نیز حال عاشق است و شہرش درین فرو پیدا بظاہر مہ منکر گر چه در نظر سبزم	
بسان برگ حنا با لہم سیمہ خون است	گاہے کٹری او چھ کاڑھ لیا۔ درین مثل خوش حالتی است۔ ۵
قابلیم اینجا است جان و رکوعی دوست	خلق را وہی کہ جان و قالب است
کاشفی فرمودہ ۵	
چشم و غمره و خطیاد و زلف و راز	بجیلہ جان کچھان ا شتم او انگذاشت
مٹا لا بنیان پھر پھر تولے۔ ازان قبیلہ است کہ تمکین رسیدہ و از جبت وجوے معطل کردیدہ و لذت ملک چشیدہ و بنیان آن معنی دارد کہ دوکان دلش از لذت ہر مقام متلذذ است پس بچو	

از حادثات صیفان صوفیان گریز	کز بود غم خوردن زنا بود شادان
-----------------------------	-------------------------------

بیان اوست آری ۵

کسے مرد تماست از تمامی	کند با خواجگی کار غلامی
------------------------	-------------------------

چکنا کھڑا وصف دل عاشق است که خطره ماسوی برو قیام نکیر
 و از ملامت خلق بیچ گرائی ندارد کھرین بکین چو ہے باہری
 این مثل نیز حال عاشق است و شرش درین فرد پیدا است ۵

نظارہم منکر گر چہ در نظر بنم	بسان برگ خناباظم ہمہ نوشت
------------------------------	---------------------------

کای کھڑی او جہد کاڑھ لیا درین مثل خوش حالتو است ۵

قابلم اینجا ست جان بکوی دوست	خلق را و ہمے کہ جان ز فالست
------------------------------	-----------------------------

کاشفی فرمودہ ۵

ز چشم و غمرہ و خط سیاہ فرشت راز	بجیلہ جان کہ نگہدا شتم دانکدا شست
---------------------------------	-----------------------------------

ٹھالا بنیان پھر پھر تو لے ٹھالا ازان قبیلہ است کہ تمکین جیدہ
 و از جت و جوی معطل گردیدہ و لذت ملکہ چشیدہ و بنیان آن
 معنی دارد کہ دکان دشت از لذت ہر مقام متلذذ است پس ہجو
 کاملے ملکہ داشتہ و خود را معطل انکاشتہ ہر دم بہان یک حسن

حقیقی را در هر لباس می بپوشد

تو هر رنگی که خواهی جامه می پوشی

و از خوشی در خود نمی گنجد و میگوید

عاشقم نه نقاد جا بهشتا و جایکی مقید نیستم
یارگر هر جائی آمد بنده هم کلم نیستم

لاکھ اسیر نیچل پڑھے تو ایک بھوس لاکھی بھی

ترجمہ حدیث است اشارت بہ شرک خفی میکند کہ ہر چند تم رب

یکے رسیدہ اما از شرک تمام نہ رہیدہ الشِّرْکُ فِی امْتِی اخفی مِنْ

دَبِیبِ الْمَلَةِ الَّتِیْ تَدْبُ فِی لَیْلَةٍ مُّظْلَمَةٍ عَلَیْ جَنْحَتِهَا السُّودُ

اے کاش نبودے عراقی

اگر تست ہمیں حجاب باقی

اذا کر لیلتہ اللہ بن خطاب با ابانیزید بسطامی بود و اسیر برائے آن گفتہ

کہ محدودان چرا گاہ فضای انس را شبانی میکند ویرساند اپنہیں میں

بن سرک نہ دیکھی آ رہے از خود گذشتن معراج مر دانست

بیفشان بال و پرازا میزش خاک

بہر تا کسنگرہ ایوان افلاک

دلا بر سعی دیگران نشین که برای تو ز رفته اند و از گفته کسان خور سنده
 مشو که برائے تو نگاشته کانو کا جوگی آن کانو کا سمدہ درین مثل
 اشارت بہ نفی حق فیہ من روحی میکند کہ در شہر وجود از کثافت
 نفسانی لطیف او یافتہ نمی شود و با آنکہ در مقام علوی بشرفست و برات
 متجلی و منور است دیگر شود درین مثل صفت انسان کامل است
 کانو کا جوگی یعنی در مقام ناسوت کہ امکان است بحکم
 انا بشر مثکم طعنہ بدخواہان و بے بصران گشتہ و در دار اقرار و جواب
 از سلطنت انا احمد بلا میم برسند شاہی نشستہ کافرے با حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ایامی کہ حضرت قاسم وفات
 یافتہ بود این اجتر گفته و ہذا ساحرا و مجنون و مہتر جبریل علیہ السلام
 در لامکان از پس پردہ لالی وحی از وسفستہ صلی اللہ علیہ وسلم بجان اللہ
 چہ رفر رفتہ ۵

ماہیچ نیسم و جسم نیام	کہ چون گسیم و گہ ہم نیام
بلی کے بختون چھینکا ٹوٹا گریہ فی تحقیق حریص مال است	و عاشق ہم حریص جمال و جویان وصال پس عاشق سیکوید کہ انچہ نا بود

بوجود آمد و از غیب بشود آرے مدد طالعے بود کارے کہ از بازوے
سعی نمی کشود خود بخود از ہر رنگے جلوہ فرمود ۵

ہر لباسے کہ بہ پیش نظر می آید خلعت تازہ براسے قد بچو کیست

اچھا دام کھوٹا تو پر کھانوں کیا دوس اپنا دام اشارت
از عمل سالک است کہ کشودی از دنیا فتنہ و قلب گشتہ ع

قلب سیاہ بود از ان رجحام فرت

پس ترک اعتراض از متمد می کند و میگوید اگر چہ خورشید علی السویہ
برفغ ظلمت در نوید است اما روئے گا در سیاہ و روئے جامہ
سپید است ۵

طیب عشق سیحادم است و شفقت لیک
چو درد در تو نباشد و اگر اکبند

اکرون اور پھونک ۵

دلے داریم اندوہی سکر داریم سودائی
نمیدارم جز اندوہی و سودائی من مخزون

مرک پوت کی بڑی بڑی آنکھیں قول عاشق است

کہ خطاب از دل کردہ ۵

مسلمانان مرا وقتے دے بود	کہ باوے گفتے گرشکلے بود
دے ہمدردو یارے مصلحت بین	بتدبیرش امید رسا حلیے بود
کنون ضائع شد اندر کوہ جانان	چہ دامن گیر یارب منزلی بود

العاقل تکفیتہ الاشارة دیگر شنو مری پوت اشارہ
 بمرگی جسم است کہ موتو اقبل نمتو تو ا پس جانے کہ پنجین
 موت است الزم و انسب کہ چشمانش حتی بین و جلوہ چین باشد
 شرکت کی مانڈی ہزار میں پھوڑی ازین مثل اشارت
 بکنج خفی کرد شرکت آنکہ اضداد و استعداد و قابلیات دروے
 پیدا است و مانڈی عبارت بحال جامعیت نمودہ و بازار اشارت
 بہ ممکنات کردہ پھوڑی یعنی درظہور آوردہ فرو

ہمہ رنگے زیرنگی ست گر بینی پنج چنان	بسا رنگے کہ سے زیادہ چار و لہا چار گلیا
-------------------------------------	---

ع

یکے مومن یکے را کافرا کو	
ساہ کی بھون پڑی وونی اشارت بہ افتادگی و خاکساری مکنند	

پس باید دانست آنجا که افتادگی و خاکساری بیشتر یافت هم بیشتر رسد
 آن معنی دارد امر معروف خائن نیست مٹو مار کیے تازی کو
 کان چونخ درین مثل ارشاد ریاضت است مٹو یعنی جسم و تازی
 یعنی دل پس شیعہ و ضربے کہ در حالت ریاضت بجسم میرسد دل
 متنبہ میگردد و در پے آن کار نکامے نماید آری یافتن حلاوت
 دل موقوف بر ریاضت جسم است ۵

اندرون از طعام خالی دارد	تا در نور معرفت بینی
--------------------------	----------------------

و دل را با تازی برآید آن سنا سبت داده که در ترک تازی
 فضاے انس مهینا دارد خاما ۵

دلے کہ دل میدان کیرا باشد	نہ در طریق ہوا مرکبے یا باشد
---------------------------	------------------------------

دیگر شنودل مٹو میگردد و روح را تازی دانی اگر خود را بیازی مجمل آنکہ
 ضربی کہ بدل در حالت شغل میرسد حضوی روح پیدا می گردد حمایت
 کی گدھی عاقلی کولات مارے آری ع

شیران ز ادب پاسبی بوسند غم را	
-------------------------------	--

لفظ حمایت آنکہ عارفی کہ در کس و نا کس تعبیه ذات دیده بے تردد

مصرف و شاران گردیده روزی رسول صلی الله علیه و سلم میفرمود که با
 اهل بیت مقابل نباید شد و مداراے شراب و طعام نباید کرد و سهرین
 که شلنجی در باغ حضرت صلی الله علیه و سلم آمد نشست فی الفور آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم جلوای که مچخته پیشش برد و از دست مبارک
 خود لقمه در دهن او می انداخت و او بر هر لقمه گریه میکرد و مانوشها
 می نمود که لقمه بسختی چون می اندازی که دهم درو میکند و آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم بسیار ملول می شد و عجز و عذری می فرمود باید دست
 که حمایت ذات دین حال نمودار بوده و گرنه شلنج را خود امر فرموده
 چنانچه بالا گفته کنی نه کوٹھھی ترکش که ان طانگون درین شل
 حال درویشان اهل ظاہر است که کارے و کر داریے ندارند و
 شریے خوانند گفتھ نہ پوچھے با ترمی مجھوہن سہاکن نانوں
 بین این حال است لمولفہ

زخہ انتق بہ آتشہ ستیان ازستان | بلے جز آب نمایند خواصان بیار

نانو لیوہی اکی پس عین بران کسے کہ نامش انسان و توان فحلش
 نہ ایہ دیدی سرونیک کہ چرا آمدہ حیوان نہ کہ بہر چرا آمدہ کوئی

کا کر مصرع -

ہر آن ذوقے کہ من دارم بگفتارم نمی آید

آرے در مغرب جان سر شتہ اند بر روے کاغذ کلم تہ شتہ اند من خروا اللہ
 کل لسانہ سونان اور سنگندہ وصف انسان کامل است کہ ہر چیز
 بالقوہ مخزن اسرار الہی است اما بالفعل ہم متجلی بجللیہ جمال امتنا ہی است
 اندھلا بانٹے ریوڑ می پھر پھر اپنوں دے بشنوا ندھلا
 یعنی غیرانہ بیند و بر حال یگانگی نشیند پس ہر عرفان کہ مے گمارد و ہر
 ذوقے کہ مے برارد و بہر کہ جان مے سپارد و بدوست سیدادہ باشد
 فایما تولو فثم وجہ اللہ مونڈ منڈایا اور اولی پڑی باید نیست
 کہ مونڈ منڈایا عبارت از فقر و طالب میکند یعنی طمع دیگر از سر
 بدر کردہ اولی پڑی اشارت از سودا و واردات و تصدیعات
 و استخوان این راہ میکند

اینقدر پس کہ براہست سر و سودا دارم

مشہور است کہ آرد ہر سر ذکر یا علیہ السلام راندند بات پرانی
 جو کہے اینچا کھینچا پھر کے جائے مقولہ کامل است بات پرانی

اشارت بغیر ماسوا کردہ یعنی غیرت معشوق سخن غیر انجائی نمیدہر بقدر
 اگر بوقوع ہم آید موجب کشمکش عادت است چنانچہ خطاب با بطلانی
 رحمہ اللہ علیہ شدہ بود اذکر لیلۃ اللبن دیگر شذوبات پرانی
 اشارت بالوہیت میکند یعنی در اظہار آن حالتی است کہ
 منور صلاح رفتہ قدس اللہ روحہ آری سہنمان درمی پیار
 مین کوکھ پری ہوئی معنی این مثل در حکایت علّیہ صحت
 ۱۶۶ نہ مصرع -

در زیر کلمہ تست ہشدار

رومین راج نہ پائے ۵

عرفی اگر بگریہ میسر شد وصال صد سال میتوان تہناگریستن

جہان روکھ نامھ تہاں انڈھی روکھ میگوید جہان
 روکھ نامھ یعنی صحراے لامکان و فضاے بے نشان کہ تعین
 و نشانے ندارد ہمین شخص شخصی پیدا است کہ شجرہ زیتونہ لاشعریہ
 و لاغر بیتہ الایہ وصف دوست قول حسن واعظ رحمہ اللہ علیہ است

کہ تا تو در میان نامدی کرانہ پیدا نشد ۵

محیط و مطلق و پایانش ارد بجا حدیث
یقینم می شود و هر دم که ما باشیم سالها
جب گھر آئے پاتے تب گئے کروندے کھانے رتہ
سلوک میگوید یعنی جو آنے مورد و مرکز عرفان و طفل و پیر ازین
حالت حرمان بس موسمی کہ محیط انوار الہی باشد گذشتہ طلب
باطل نفسانی چون رفتہ

بہ نفس نور سیدہ ممانے است
پاس و ارش کہ بہتر از جانے است

گھر کا قاضی دودرے اگلے

من از بیگانگان چندان تنالم
کہ بامن ہر چہ کرد آن شناکرد

روزے لیلی را آزار شدہ بود و عمدے در میان آوردہ اگر صحت یابم
دیگے نختہ از دست خود یک یک کفچہ در کاسہ ہر یک فقرا و غریبا
میداد کسے مجنون اطلاع داد کہ لیلی امروز فرصت یافتہ طعام
بفقرا میدہد ترا ہر گونہ رفتن و از دست او طعام شدن و او را دیدن
لازم است بہر حال فی الفور مجنون کاسہ گرفتہ خوشان و شادان شین
لیلی رسید کاسہ فرا کرد لیلی بر کاسہ اش کفچہ چنان زد کہ پارہ شد
مجنون برقص آمد و خوشی ہما کرد و غریزہ من رفریگانگی درین بین پیدا

الہی شوقِ نوحہ بزرگانِ کریمیتنا	سر امید من پیریدہ دردانا تم اندازد
---------------------------------	------------------------------------

۵

تو نظر باز نہ ورنہ تغافل نگہ است	تو سخن فہم نہ ورنہ خموشی سخن است
----------------------------------	----------------------------------

مری کچھیا پاٹے کی نا و تحقیق است مری کچھیا اشارت
 بہو تو قبل انتم تو میکندارے تیار تو ہمیں کہ خود را دبا بازی تا بادوست
 بسازی مصرعہ

تو خود حجابِ خودی از میان بر خیز	
----------------------------------	--

اگونہ دوڑ پچھون چھوڑ حال کامل است کہ ہر مرتبہ را پس پشت داو
 طے مراتب کردہ ۵

اگر طالبی کاین زمین طے کنی	نخست اسپ باز آمدن بکنی
----------------------------	------------------------

مروے کہ در صفت ہیجا بہر پیچ پشت دادہ روے نیاورد و در نقبت
 علی ست کرم اللہ وجہ یعنی ہر مرتبہ را کہ پس پشت کرد باز بدو رو
 نیاورد و پوئے پاٹے کی پو تھی سوئے مکھ بچن اشارت
 بدل و زبان صدیقان است کہ اقرار باللسان و تصدیق باب
 وصفت ایشان است نفاق را گنجائی نیست اونٹ کی چوری

نہورے نہورے طرفہ تماشاست نہورے نہورے اشارت
 بمراقبہ میکند یعنی مراقبان معانی چون سردر گریان کشند حلاوت
 عرفان کہ علوالدرجات است دربر میگيرند و چوری عبارت از آنکہ
 دیگران نمی فهمند کہ چه میکند و ہرہ

احمدت او نگھے زمین لوگ جانیں او نگھاںھ
 بورالوگ نہ جانیں او نگھے او نگھے جانھ

تیتیر کے منھ کچھین اشارت بگفتار دل کردہ کہ ہمہ لذات تابع
 اوست جوئی سستی جو بجاٹے سیٹے ے

ہم خدا خواہی وہم دنیاے دن | این خیال ست محال شجنون

آرے چھوڑے گانو کا کیا ناتا و مرن چلی سوک سائے ازہمین
 قبیل است و معنی ہر دو مثل یکے است ے

اگر میل این راہ داری درست | بکا نہ تنگ است منزل سخت

کھیتی کھس سستی اشارت بہ ممکنات می کند یعنی رونق آہمی صفات
 بے مسمی و ذات نیست و نفخت فیہ من روحی ے

چو یک ساعت کند پنهان از ان رو | افتد در عرصہ بنا بود نشان گو

ارمغنی مثل گفتگوے معطله غلط شده اند اندھے کو اپنا کمر سوکوس
 میں سوچھے وصف نابیناست کہ بالاکد شتہ و اکثر جاگفته شدہ
 پس عجب نابینائے کہ مقام اصل خود را کل شے بیرجح الی صملہ ہوارہ
 می بنیدہ کول کوئے بلرام سیکا آرے ۵

تو قائم بخود نیستی یک قدم	از غیبت مدد میرسد و مبہم
---------------------------	--------------------------

میری سین اک لیائی نانو و ہر اہلساندر ارشاد بر تنبہا نایت
 میکند و اشارت بر بار امانت می سازد کہ ہرچہ ہست از دست
 از خود و شمر دن نادانیت کہ اسکا دشت اذا قورن بالقیم لم یبق
 لہ اذ یایدانست کہ غیر از جلوہ رایت ربی ربی دیگرے دخلے
 و نامے ندارد بے نیطق ولی لسمع ولی میصربیان اوست آری
 کھانے کو علاوالدین چہرے کو فروز گفتن لائق نیست
 چونکہ ہرچہ ہست از دست و بدوست و مہوست بد دیگرے
 منسوب نمودن نادانی است ع

عبارت را اشارت گفت بر خیر	
---------------------------	--

مصرعہ	
-------	--

نظارہ جمال خدابخز خدا نکرد

غزیر من موزات معارف در عبارت نمی گنجد تعلق از اشارت است
 پس از علم رسمی حصول نه تھو تھا پھٹکیے اڑ اڑ جاے و این بیچاره که
 درین امر عاجز است و حیران کو استعدادے و طاقتے کہ بدگیران اثرنا
 نماید آپ ہی بابا مانگنی دوار کھڑے درویش لیکن ذوقی
 و وجدانی درآنی کہ سر رہ برکنند این کس معطل می ماند و تاب اخفای
 آن نمیدارد کون کسے را جادو هانکٹھے پس لزوم و انسب آنست
 گوینده همانست نہ این ناتوان و بیچہر آنست اسیر کی ڈھنڈی
 محتیا سرخروے یا آنکھ تیل تیلی کا بہکت بہیا جو کی گفتن و
 منسوب نمودن کار نادان است آرے ۵

نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند | فی الحقیقت از دم نائی کند

مرے پر سودرے وہ وہ چہ خوش است ناز معشوق خرنیاز
 عاشق بر تابد ۵

من اندر خاک سید انش لکد کو بیگشتم | ہنوز آن شہسوہ میں مرجولانکری ارد

مختصر آنکہ مصرع -

نزدیکان را بیش بلج و حیرانی

یعنی نزدیکان مردگان حقیقی کھانے کو اونٹ لا دینے کو مرغی عبارت از نفس میکند که حرص آمال است و در پے بجابت و سمجت کمال آید و ساز که اگر عالمی در اختیارش دهند قانع نشود و در بار کشی یاد حق تحمل نمی آرد مصرع

خلافت نفس کا فوکن کہ رستی

پس بلیک کہ خصائل نامجمودہ اش تراشی کہ در سوختنیش عین فروختگی است کتے تو کسان کا سیکھے تو نائی کا اینجا کسان را با نفس مشابہ کرده ایک تماشا ئے است و در نوشتن سے اید من فہم فہم نائی با سالک مناسبت داده کہ خیال غیر می تراشد

مین تیری لچری کہان تو میری لڑکی کہلا و نادار شے کہ بپاش این باشد یعنی اس رحمن رحیم من از لذات نعیم تو و طاوت ما و را امید و بیم تو متلد و شوم و ہر بارے و تعلق کہ بہت بتو سپردم ہر ہر معنی بزرگے فرمودہ رباعی

فرزند بندہ ایست خدا را تو غم مخور تو آن نہ کہ بہر خدا وند پروری

که مقبل است کنج سعادت بر آید
در دبر است کنج زیادت چمی بری

درین مثل معنی توکل پیدا است آری کنجی المنفقون هویدا

سپردم تو باینه خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

آه صد آه رباعی

طفل تا کی و تا پو یا نبود
مرکبش جز گردن با پا نبود
چون درشتی کرد و دست پانمود
در عناققاد در کور کبود

میرے میان کی الٹی ریت سانوں مانس اٹھا و بھینٹ
حال سالک است سانوں مانس اشرت بر جریان اشک کدہ
و اٹھا و بھینٹ به قیام عبارت دل منسوب نموده یعنی (مرا بجا)
و قیام عاشق و زار ریت مصرع

که ماد و عاشق زاریم و کارمانا ریت

سود از دکان را جز زاری کارے نیست و غیر این وسیله در حریم جانان
یارے نہ فلیضحا و قلیلا و الیکو کثیرا

زین واقعہ هیچ دوست و تم نگفت
جز دیده که هر چه داشت و یا بخت

و این خود هویدا است که درین حال چشم را آب و تاب بے نمایش افتابیت

میرے بیان کی اگلی ریت اشارت ہزار معشوق نمودہ آئے		
دوہار گاہ کی دو لائین سہین رفز ناد ر رفت جیسا منہ		
تیسے تھپڑ آئے تکلوا الناس علی قدر عقولہم بوالہوسان و		
اہل خرد سخن عرفان بچو دری پیش نیران فی الواقعہ خرد اچہ یار ۵		
اے کہ از دفتر ستمل آتے عشق آزموی	ترسم این نکتہ تحقیق ندانی دست	
بوڑھے نوہ منہا سے فی الواقع ۵		
عشق ہر جا کہ سر بر افرازد	پیر صد سالہ راجوان سازد	
چہ خوش است مصرع		
	ہر گہ کہ یاد روے تو کردم جوان شدم	
سوت کے بنولے ہو جایہ بڑھیا بیٹھ بن رہی حال شوریدہ		
راست سوت عبارت از تعلق و تدبیر است یعنی ماندیا ناماند مصرع		
جیسی ہوں آج جاہو ما دھو جو کی بیت چن ہو سترین تین		
و بڑھیا بمعنی کبری کہ درین حال کمال دار و بیٹھ اشارت یہ لبس جدید		
کہ یہ ان لباس تازہ و صفات بے اندازہ در نظرش سے آید المقصود		
ہمہ باباغت ہر دم با جمال متنہا ہی کہ چندان حر دت از یک سیاہی است		

ساخت خرید و فروخت دارد ۵

خریداران جانان جان فروشند | بگردهند و شش ایمان فروشند

او چھی لڑائی کا کالا منہ فی الواقع جہاد کبیر یا پتیا لشکر ہستی برابید ۵

سینان جیفہائی فرکان منعم ودا | غریزان ہمتے یاران دعا وستان ۵

منوان گنگا نہایا ہے کھا کھدائی کسی ہے لاف من نعم مینا

در تذکرہ نوشتہ کہ حضرت جنید علیہ الرحمہ بعد بیت سال شہ

آمدند و گفتند تمام عالم بندہ من است اندھلون کا ہاتھی بیان یں

شمل در مثنوی مولوی رحمۃ اللہ علیہ مبین است عاشقی اوران

جی کا ڈر آ رہے ۵

تعلق حجاب است و دراصلی | جو پیوند با بگلی و اصلی

بھولے جوگی ادونا لا بھہ باید دانست بھولے جوگی اشارت

بہ محویت میکند یعنی ہر چند سالک را محو ہشتہ یافت معنی ہم

بیشتر ۵

کسان را درین بزم ساغر دہند | کہ داروے بہوشیش دہند

اگ کھائے سوانگارا گناہ سبحان اللہ و حقہ کہ آتش نارائے

الموقدة التي تطلع على الأفقده درو لها زبان میزند و در زبانها
بیانها نمودار میگردد ۵

شعله بر شعله بینی سوار	بر زبان چو عشق آرد گذار
------------------------	-------------------------

وز حضرت بهاء الدین سهروردی قدس الله روحه همدین معنی
سخن می فرمود ناگاه شعله آتش از زبان مبارکش جدا شد و در هوا
ناپدید گردید آه صد آه مصرع

دلا بسوز که سوز تو کار با بکند

دیس چوری پردیس یکجه حال کامل است یعنی در امکان
میرسان است و خراب الدنیا سجن المومنین و در امکان
نهایت سیراب و فیض یاب مصرع

گدا که تو از بهشت خلد مستغنی است

ترتبه ملوی را که پردیس گفته دیس گفته مقدمه سلوک است که مسافر
معنوی جبار است از دست و طریق عروج در گفتگوست والا نه وطن اصلی
بهوست کل شی می رجع الی اصله خصوصاً نزد ما مردم نادان که با تعلق
پند ان متعلق شده ایم که سوا امکان دیگر از جان رفته و نایاب است

را با چوڑی نگر می جس بجا وی تس لہو منقولہ مردان دین است
 لیمہ پروں جو پڑانت اٹھ کرتی رار لطیفہ رہروان یقین
 گنگا گئیں منڈ این سدہ ہر کرا بجا است کہ مجاںست یا این قوم
 کند کو ہر چہ محالست از سر نہ شناوری درین بحر گردن آسان نیست ع

یکام ہنگست منزل نخست

اینجا من مانی کھر جانی نیست قاعنی نیا و نگر نیکی تو کھر نہ جانہ
 و نیکی چنانچہ قول دیوانہ مصرع

چہ دانگیر یارب منزلے بود

گتے کو پند ول ہی مٹھا اشارت بر نفس است کہ امتیاز نہ دارد
 تیر نہ کمان است کی امان باید دانست کہ تیر و کمان اشارت بر تیر
 است و اینجا کہ تدبیر انگجائی نیست عین سلامتی و امان است چھری
 جو سون سینان کمی الوین درین مثل نیاز عاشق است و استغنا
 محبوب ۵

بے فرد بود و دمنت ہر خد تو کہ کم
 یارب مباد کس را خد و مر و آفتاب
 نے نے پیٹ چلے چنوں پر ہونس احوال نشان است کہ خند

شکست پیشترے یا بذلت زیادہ تر سازند چنانچہ کہے گفتہ دہرہ

ہر یا ہر سون ہیت کر چو کن بیان کی ریت	دام چو گئے دکھ کنسان تو کو کھیت
---------------------------------------	---------------------------------

ملان کی دوڑ مسیت تائین نشنو مسیت اشارت بدل است

یعنی مرد آگاہ راہ ہوارہ توجہ طرف دل صنوبری است ۵

کس نہ انست کہ آن شوخ بکا شانت	برد دل شینیم و یک آواز دیم
-------------------------------	----------------------------

ٹوٹی بانہ کل جندی بد آنکہ ٹوٹی بانہ بر رقع علائق ولواختی کردہ

یعنی از ہمہ گستہ در خود پیوستہ آرے لمولفہ

در خود چو نظر کنی جهان را بینی	کون مکانین و زمان را بینی
--------------------------------	---------------------------

بیخو و بخو درسی خدا میداند	جان را بینی تو جان جان بینی
----------------------------	-----------------------------

اس ماتمہ کا مانڈا اس ماتمہ مصرع

ہر عمل اجرے دہر کردہ جزائے دارد	
---------------------------------	--

مانگ کھانا مسیت مین سو نونان جانم بنگر مانگ کھانا

از نظر کہ مرئی جمال دوست کردہ مسیت بدل مناسبت دادہ

آرے اہل دلان را ہر دم افطار از نگاہ است افطر و ابرویتہ

بیان دوست دہوارہ در دل آرا نگاہ است کہ لی قلبان

عصیتہ فعصیت است در شان او ہو نہوئے کیہوں نو کرے
کا کیہوں درین مثل ماضی و مستقبل گنجائی نمیدہ و از دم حال شداد
مے کند

از آمدہ و رفتہ دگر یا دکن

حالی خوش باش آنکہ مقصود است

دنان چار کی چاندنی پھر اندھیارا پاکھ بیان واردات است
کہ بر سالک میگزد و چاندنی عبارت از تجلیات تلوین مے کند
و اندھیارا اشارت بر نور ذات کہ لایزال است مے نماید و معنی
اش آنکہ در حالت کسب راشتیاق تمام و طلب مالا کلام میگوید یعنی
تلوین را طے نموده تمکین مے سمے

ہر کراد و روز او یکان بود

سود عمر او ہمہ تا وان بود

کانے چوٹ کنوڈے بھینٹ درین مثل حال نظر بازان
است کانا چشم یک بین و حق بین دارد و بین نیست پس مے ہی ہم
از غیر نزدش خرتی شدید و کنوڈے بھینٹ ازین قبیل است ہر
واناست پدید العاقل تکفیتہ الاشارہ ہ جھینکا مول رو ہوو
کانوین بن جو انمردے کہ ہ نقطہ وحدت رسیدہ ہمہ تاب تجلیات

تابع اوست من له بهولی فاله الكل پر بہہ جو جب تم جہتی موتن
سیا کرتے جا کہ موتن جہتی چلتی سیل نہ دیکھی آتقول کامل ات
یعنی ہر دم کہ ہست دریا دہولی ہے آید و میرود احتیاج بقید نیست مصرع

یادش کمر از شود فراموش

سوختن بے تکلف و ساختن بے تصرف رفرے عجیب گہریاہ
بہو کنڈون کو جاے مصرع

در تست ہرچہ میطلبی نان عطا کن

پس بیگوید یعنی بظاہر مقید مشمولو لفہ ۵

کوہ ما بالالہ و گل روکت حیف لعل بے بہائے درت

لکڑے سانپ نہو جیے یا بنی پوجن جاے این ہر دوشل یک

معنی وارد ۵

رہ زت ہو بودم و نئے داستم شب باتو نعتودم و نئے داستم

کوہ کی چھوڑی پیٹ کے آس این مثل رنگین است و معیش بالعکس

عوام است یعنی کوہ و اشارت بظاہر کردہ کہ یہی اصل است و پیٹ را

بیاطن مرا نہودہ و حصول جاویدگی از و کشودہ لکھیں بھناں یا بنی گہریاہ

مردی که بخت بد الوهیت رسیده هر روزی که از او بوقوع آید خبر خداوید که نداند
 جوگی کالی میت جو اندران که سیر تلون می کنند افته و خصوصیت
 هیچ از آن منظور نمیدارند اگر چه نمایش و لذات آن تربت حلقه بگوش
 ایشان است اما بلع بودن نه کار و رویشان است المقصود با هیچ متما
 استقامت نمیکنند که بچپ پڑاوه سونا چاسے ٹوٹیں کان
 که گرم روان را در ترلا تلوین آمدن و ماندن از آن قبیلہ است که
 بچولے با بجن گاکے کھاسے چون باین سخنان سی آن زمان
 حلاوت آن معلوم نمائی بنظر سر سری تہینی چنانچہ اندھا بگھارا
 کیچ کھاسے کار جان باختن است و خود را از خود دور انداختن نہ
 آنکہ درین امر مصلحت ساختن کہ ^{پاک} بسون جانون یا کو بسون
 و در جان دادن چندان جاننا نثار تو سازند اوٹون مار بھویر یا دیکھ لیلی
 دوس یعنی امر علوی را ردی کنی و بر جان بازی سخن می آبی و تم کب غیر و ماسو
 اند میشوی جانم ز نهار ز نهار کارام نور افروانگماری که کھوڑا چاسے
 بنا میکی گون تاک پھر قی آسویس باید کہ نہ دوائی تابایی و خیال جوانی
 و نادانی را از دل بزداے کوڑھ مین کھاج ہر خبیث بخواہم کہ باشارت

عرفان بے محابا شیر نشوم و از تدبیر سر و ہنم کہ سانپ مرے نہ لاطھی ٹوٹے
 و ازین راہ فاش گفتن مصالحت نے نیم کو لٹھو سے کھل اُتری بھٹی
 بلد ہون جوک راز پوشیدہ را باہل آ ز یعنی با حیوان چون باز م
 فاما در آئی کہ تعبیه شوق و تسلط ذوق مستولی میگردد و ہینگ و ہینگ
 بلو کا راج کار و بار اختیار از دست میرود مصرعہ

تیرے ستوں کا نشہ دوست کیست

لمو لفقہ مصرع

گفتگوئے با کما نذاری مجال تیر نیست

آئے سخن عشق آمدنی ست اور دنی نیست والا نہ حال این عاجز معلوم کہ کبکی
 تبلن کبکا پلا مصرع

عمرے باید کہ یار آید کیستار

کا لہ ہین بنیا آج ہین سیٹھہ بودن دشوا است و یقین است
 کہ پوس ہے تین بچاک مبتدی را حال منتی گفتن کے نرا و است
 کہان را جا بھوج کہان گنگا تیلی مصرع

چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا

المقصود ہرگز نہ درین امر قاصر مابجا مگر آنکہ بھید پسراٹھی مچھلی پری

مصرع

کہ عشق آسان نمود اول و لے افتاد شکلا

از بے استعدادی خود قاصر و یک چند سطرے کہ نوشتہ ام اندھلی
کی بستی یا آنکہ کو بری لات بنگنی تعجب نیست ٹاٹ کا جامان
موج کی نجیا قال موافق حال خود زوہ ام الہی ہرچہ گفتہ ام برائے تو
گفتہ ام و بتو گفتہ ام و از تن گفتہ ام ۵

گرم جرم بنی مکن عیب من توئی سربراوردہ از عیب من

الہی از جمال تو حیرانم و در جمال تو نگرانم کہ بھون پریت نانھ الہی از
کبریا کی تو دلم ترسناک است چنانچہ لکڑی کے ڈر بندری ناچے الہی
از حالت خود کہ اور نہا سے تو مری سے پاتن کرواے نہایت
غمناک ۵

ہمچو من نا قابی ہوا بے دم دیوہ زین عیب ماعون سجدہ بر دم

الہی ہمتے بخش کہ سوز و ارون ایک کزنہ جیٹا و ن یعنی پردہ تعد
کثرت دیدہ بر مرزیکہ منقیم و آرمیہ شوم الہی در لذات جمال خود

چنان حریص کن کہ چنے چباے کے انگلی چاٹے یعنی سرسبھ
 شرک نماد و بیچ ازان نگذارم الہی ہر عمل و فعل کہ میکنم لایق درگاہ
 تو نیست عبادت من نادرست و ارادت من سست چنانچہ چیل
 مانڈے لے گئی تپا تھاری نون الہی طاقم طاقت لذت
 شوق و ذوق را برین شاق مگردان کہ ادھیلے کی بڑھیا ٹکا
 مندو ائین الہی عاجزم و ناتوان الہی بر کردارم خوردہ گیر کہ ایک
 گھر ڈاؤن بھی چھوڑے و تو رجی و غفوری و ستاری الہی حلاوت
 روحی از رانی فرماے کہ از سر کشی نفس در آرام چنانچہ دہی بجات
 مون موسل الہی عبادت نفسانی ازان قبل است کہ چھیری نے
 دودھ دیا میگنی بھر کیفیت روحانی کرامت فرماے مار گسیان
 تیری اولی ۵

بہجہ مرغ نیم سہل ماندہ ام در دم تو	یا بکش یا داندہ دہ یا از نفس آزاد کن
------------------------------------	--------------------------------------

این بیچارہ را چہ چارہ تن بہ تقدیر سلیم است فاحاصل از علم سہمی کہ
 گفتگو بہی حاصل است یعنی سارا دن بسپا چینی بھر کر اٹھایا و غتے
 نمودم و اختتامے کردم سوت نہ کپاس کولی سون لٹھی لٹھا

نه قوت وجدان و نه طاقت بیان پیش ازین احتیاج ندیدم و قسم
 دوزبان و سخنان لسان اسپیدیم پس رسیدم چو طی نذر پرائی تین
 خواهی بفرق کوش و خواهی بوصول

من غم ازین بزر و مرا عشق تو بس
 لغو ذبا لله من شر و ما لفسنا و من سیئات اعمالنا اللهم احفظنا
 من شر ما قضیت برحمتک و فضلک و کرمک یا ارحم الراحمین
 این دهره نهایت مرغوب دل آمده

دهره

پسلی پارڈ گڈ کی لاجی سنیوسی پیری
 اندھلی نین ایک پرکڑا دوڑیوسی لنگری

بایدانت پسلی پار اشارت براسوسی انداست و دگڈ کی لایاے برصد
 ہویت بلکہ عین نداشت و بھیری مقصود از بے لیمع شنوائی خود برداشت
 و اندھلی سہان معنی دارد کہ ممکن در نظرش نماندہ جلوہ بے بیصر مشاہدہ کرد
 و چو رعبارات از فات است اگر چہ کہے نے بنید و اوکار ہا سیکند
 و چو ر را با محبوب نسبت دادہ اند

مصرع

شوخ و زوایت کہ درست چراغ داد

فالحاصل مردے کہ از حکم بے میسر جلوہ دیدہ و یافتہ آنرا بجز ترانہ
 بے یسیر شنیده نشود و غیر از پاشکستہ برین حال نہ دود

مصرعہ

بر دند شکستگان ازین میدان گوے

تحت

حقوق مقصورات

اسلام میں تعلیم یافتہ مستورات

جمین ابتدائی اسلام سے زمانہ حال تک کی تعلیم یافتہ خواتین کی سوانح عمریوں
انکی عفت اور عصمت کا سچا فوٹو۔ انکے علم و فضل کے کرشمے، انکے
فیض۔ پاک۔ اور آبدار کلام۔ انکے استقلال کے ساتھ جوانمردیان۔
انکے تخت سلطنت پر جلوہ افروز یان یعنی تمامی اسلامی دنیا عرب و عجم شام
و روم مصر و ایران اور ہندوستان کی مخدرات کے حالات لکھے گئے ہیں۔
قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ (بہار) ہے۔ جلد طلب فرمائیے
ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا فقط

المشتی

سید افتخار عالم۔ مقبہ مارہرہ ضلع ایٹہ۔ ہماچل مغربی و شمالی